بسم اللہ الرحمن الرحیم

صِبْغَۃَ اللّٰہِ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰہِ صِبْغَۃً وَّنَحْنُ لَہٗ عٰبِدُوْنَ

اے سونیوالو جاگو کہ وقتِ بہار ہے ✤ اب دیکھو آکے در پہ ہمارے وہ یار ہے

کیا زندگی کا ذوق اگر وہ نہیں ملا ✤ لعنت ہے ایسے جینے پہ گر اس سے ہیں جدا

ڈھونڈو وہ راہ جس سے دل و سینہ پاک ہو ✤ نفسِ دنی خدا کی اطاعت میں خاک ہو

صِبْغَۃُ اللّٰہِ

تصنیف لطیف

حضرت مولوی حکیم شیخ صوفی عبد الرحیم صاحب طبیب خاص نواب محمد علی خان صاحب آف مالیر کوٹلہ

باہتمام

حافظ مبین الحق محمد یامین مہتمم احمدیہ کتبخانہ قادیان

بار اوّل ماہ دسمبر ۱۹۲۲ء قیمت ۶؍

مطبع وزیر ہند امرتسر میں باہتمام بھائی ... چھپا

شکریہ

الحمد للہ ثم الحمد للہ۔ اللہ تعالےٰ کا ہزار شکر و احسان ہے جس نے اپنی جناب سے توفیق عطا فرمائی کہ اس کتاب کو چھپوا کر شائع کیا جائے۔ ساتھ ہی قابل مصنف اور جن کے توسط سے طباعت کے لئے یہ کتاب ملی انکا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ ایکدن مکرم محترم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر تعلیم و تربیت نے مجھ سے فرمایا کہ مکرم بھائی عبد الرحیم صاحب نے ایک کتاب اسماء الٰہیہ پر تصنیف فرمائی ہے اور محکمہ تعلیم و تربیت کو چھاپنے کیلئے عطا کی ہے۔ یہ کتاب اپنے اندر حقیقت و معرفت کا رنگ رکھتی ہے اسمیں جو کچھ بھی لکھا ہے وہ ہر فرد بشر کے لئے خیر و برکت کا موجب ہے۔ یہ کتاب محکمہ تعلیم و تربیت کے لئے واقعی بہت مفید و موزون اور مناسب ہے میں پسند کرتا ہوں اگر آپ اسکو خوشخط چھپوائیں تو ایک دینی خدمت بھی ہے اور ثواب کا موجب بھی۔ اور انشاء اللہ آپکو فائدہ بھی ہوگا۔ کیونکہ ہر شخص کی دینی تعلیم بڑھانے کے لئے گویا یہ موتی اور جواہرات کا مجموعہ ہے۔ آپکو بہت جلد دوسرے ایڈیشن کی تیاری کرنی ہوگی۔ اور افسران تعلیم و تربیت حتی الامکان اسکی اشاعت میں کوشش کرینگے۔ چونکہ قابل مصنف نے اس امر کی ضرورت دیکھتے ہوئے یہ کتاب لکھی ہے اس لئے انکا شکریہ لازمی ہے اور ان کے لئے خاص دعائیں کرنی چاہئیں تاکہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے ان کو ایسے مسائل لکھنے کی اپنی جناب سے اور توفیق عطا فرمائے۔ آمین +

میں نے اسکا نام صفات الٰہی پیش کیا۔ لیکن ناظر صاحب تعلیم و تربیت نے فرمایا۔ چونکہ میں نے اس کتاب کو اول سے آخر تک غور سے پڑھا۔ اس کے پڑھنے سے اللہ تعالےٰ کا رنگ چڑھتا ہے۔ اسواسطے اگر اسکا نام صبغۃ اللہ رکھا جائے تو مناسب ہوگا۔ چنانچہ یہ نام سب کو پسند آیا اور اسی نام سے اسکو زینت دیگئی۔ اللہ تعالیٰ اسکو اپنی مخلوق کی ہدایت کا موجب بنائے۔ آمین +

خاکسار محمد یٰسین - ۸ دسمبر ۱۹۴۲ء

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

تمہید

التماس

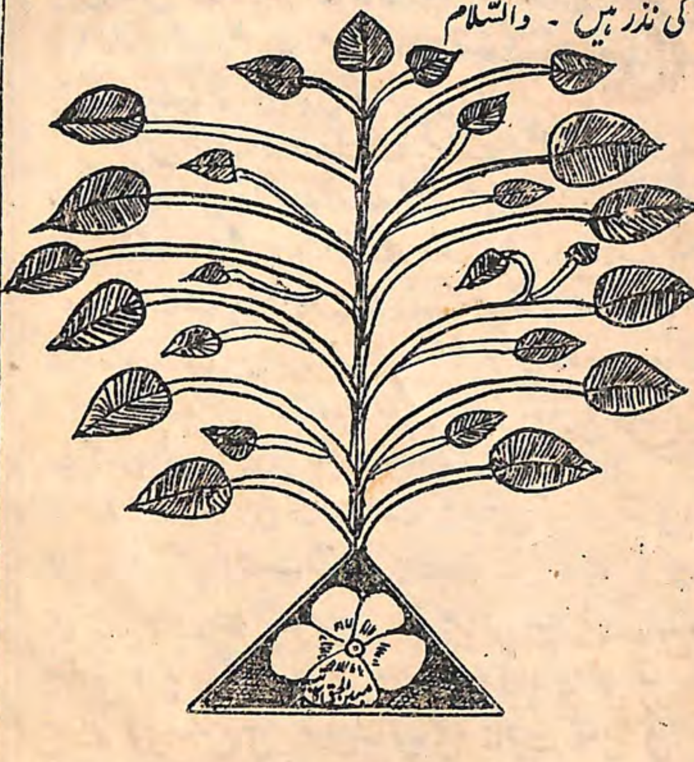
زمانہ کی رفتار کی افتاد نی زمانہ اس طرز کی ہوگئی ہے کہ مشاغل دینیہ اور حسنات کا پہلو روز بروز نظروں سے اوجھل ہوتا چلا جاتا ہے انسان کے وجود میں دو دل نہیں ہیں۔ اگر ایسا ہوتا تو یہ ایک دل سے دنیاوی مشاغل کو اپنا محبوب بنالیتا اور دوسرے دل سے آلٰہی رضامندی کے تمام ضروری پہلوؤں سے فروگذاشت نہ کرتا۔ مگر ایسا نہیں۔ دل صرف ایک ہی ہے اور کام دو ہیں۔ بالطبع انسان کو اپنے نفسانی اغراض کے اتمام کے لئے دل وجان سے مشغول ہونا پڑتا ہے۔ اس تگ و دو میں اور اس تیز رَو کے سامنے فی صدی دو تین انسان ہی ایسے نکلتے ہیں۔ جو تمام پہلوؤں پر نظر ڈال کر اپنی رفتار کو اعتدال کی صورت میں لاتے ہیں اور حقوق اللہ اور حقوق العباد میں انصاف اور عدل کی ترازو سے ٹھیک ٹھیک کمی بیشی نکالتے ہوئے جادۂ مستقیم پر اپنا قدم مارتے ہیں ورنہ عموماً کبھی حقوق اللہ کی ادائگی میں تفریط کا پہلو بھاری رہتا ہے اور کبھی حقوق

العباد کے لئے نہایت ہی کھلے دل سے افراط کی راہ اختیار کر لی جاتی ہے
ماں باپ میں دینی پہلو کا رنگ ذرا زیادہ رنگ رلئے ہوئے ہوتا ہے وہ
چاہتے بھی ہیں کہ ہماری اولاد میں ہم سے بڑھ کر دینی جوش اور
افراط تفریط کی راہ سے کنارہ کشی ہو مگر بہ سبب مشاغل اور کثرت کار
کے وہ اولاد کی تربیت کرنے سے مجبوراً قاصر و کوتاہ رہتے ہیں وہ اگر
نہ بھی رہیں تاہم آجکل خراب عنصر کے مواد اس کثرت سے بڑھ گئے
ہیں۔کہ چھوٹے معصوم بچے اُن کے اثر سے ضرور ہی متاثر اور ملوث
ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ضروری دینی علوم جو انسان کے ڈگمگاتے
ہوئے قدموں کا سہارا ہیں۔خالصاً تو عربی میں ہیں۔پھر جو ترجمہ شدہ
ہیں وہ تطویل سے خالی نہیں۔مزید برایں اُن پر عمل کرکے جو میٹھے
ثمرات حاصل ہونے کی اُمید ہے وہ تو پھر اور بھی آگے ہے۔بی۔اے
ایم۔اے بننے کے لئے کونسی کم محنت ہے جو اُسی اندازہ اور موازنہ کی پھر
دین کے حصول کے لئے بھی صرف ہو اور اپنے نیک نتائج پیدا کر سکے
لہذا اہم اور بطور اصول کے جو دینی امور ہیں اور مختصر سا رنگ رکھتے
ہیں کم از کم اُن پر ہی کار بند ہونا ابتدائی حصہ عمر میں کتنا واجبات
اور ضروریات سے ہے۔اکثر دیکھا جاتا ہے کہ انسان سولہ سترہ سال
کا نہیں بلکہ بی۔اے۔ایم۔اے بھی ہو گیا ہے مگر شرعی مکروہات
سے مفصل تو کیا مجملاً بھی اُسے اطلاع نہیں ہوتی۔پھر اس لاعلمی سے
وہ برا اثر جو عملی رنگ میں اُس کے حصے میں آ چکتا ہے۔عادتاً اس
میں ایسا گہرا اثر کر جاتا ہے کہ اب نئی طبیعت کے نام سے اُسے
موسوم کر سکتے ہیں اور وہ ایسی ناپسند اور مکروہ طبیعت ہو جاتی ہے

جو بسہولت نہیں بلکہ اچھّی خاصی محنت سے بھی بدلنے کے قابل نہیں ہوتی - خوش قسمت انسان ہُوا صلحا کی صحبت کے مصقلے نے اُس کے زنگ کو دُور کر دیا تو فبہا۔ ورنہ زنگ پر زنگ چڑھتا ہے اور ایسا دِل سیاہ ہو جاتا ہے کہ پھر جہنم کے دُرے کوئی دُوسرا ٹھکانا نہیں ہوتا۔ بدیں خیال محنت اور غور سے نہائت ہی مختصر اور ضروری حصّۂ دینی ہدیۂ ناظرین کیا جاتا ہے۔ جس کا جاننا مُبتدی کے لئے ہی نہیں بلکہ منتہی کے لئے بھی لابدی اور ضروری ہے

قرآن شریف اور احادیث کے دیکھنے سے جو تفصیل مباحات اور منکرات کی حاصل ہوتی ہے وُہ بے شک ایسی ہے کہ وُہ اُنکے دیکھنے پر ہی موقوف ہے - مگر جو بد قسمتی سے موقعہ نہ ملے - اور زمانہ کشاں کشاں کسی اور طرف لے جا رہا ہو تو پھر جس قدر مختصر شُدہ حصّہ پر ہی نظر پڑ جائے - وُہ بھی خالی از فائدہ نہیں۔ مثلاً ہم کسی قدر اپنے پیدا کنندہ مربی و محسن کے سنن سے آگاہ ہو جائیں وُہ جن باتوں کو ناپسند کرتا ہے وُہ ہماری نظر سے گزر جائیں۔ معاملات میں ہمیں صراط مستقیم نظر آنے لگے، ہم کوتاہی اور بھُول سے بچ جائیں تو یہ بھی تھوڑی بات نہیں۔ ہم نے کیا کرنا ہے کس بدی سے ہم نے بچنا ہے - اگر بچپن ہی میں ہم اُس سے آگاہ ہو جائیں - تو پھر اس سے بڑھ کر اور کیا سعادت اور خوش نصیبی ہو سکتی ہے - بڑے ہو کر اگر دن اور اچھّے ہُوئے - تو بڑے بڑے سمندروں میں غوطہ لگا کر دامنِ مُراد جواہرات سے بھر لینا بڑی بات نہیں - پھر بچپن میں ہی اگر چند چھوٹے اور کچھ موٹے موتی ہاتھ میں آتے ہوں - تو وُہ بھی لے لینا - کَون سی بُری

بات ہے ۔ پس قصے اور ناول کی طرح نہیں ۔ بلکہ غور و فکر کے بعد
عمل کی نیت سے آپ اس ناچیز کی تحریر کو پڑھیں ۔ پھر بالیقین
آپ ان کو موتی نہ پائیں ۔ تو الزام دیں ۔ بخدا یہ یقیناً سچے موتی ہیں
اس لئے کہ یہ تھیں سمندروں کے تہا سے لئے گئے ہیں ۔ جو
ایسے موتیوں کے لئے بڑی سے بڑی کانیں ہیں اور مفت میں آپ
کی نذر ہیں ۔ والسلام



بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰہَ یَنْصُرْکُمْ وَیُثَبِّتْ اَقْدَامَکُمْ

اِنَّ لِلّٰہِ تَعَالٰی تِسْعَۃً وَّ تِسْعِیْنَ اِسْمًا مِائَۃً اِلَّا وَاحِدًا مَنْ اَحْصَاھَا دَخَلَ الْجَنَّۃَ +

صفات الٰہیہ

زمین و آسمان کی بناوٹ - اشیاء کا ضرورت کے مطابق ہونا - اسی طرح جس کے لئے یہ تمام اشیاء مہیا کی گئی ہیں - اُس کے قویٰ - اُس کی پرورش - اُس کی حفاظت - اُس کی آسائش کے لئے بافراط اِن سب کا ہونا صاف بتا رہا ہے کہ ان سب کا خالق بالضرور صفاتِ کاملہ سے موصوف - اور

اشیاء کی ضرورت کے مطابق بناوٹ زمین آسمان

اسی جس شے کے لیے یہ تمام اشیاء مہیا کی گئی ہیں - اسکے قویٰ - پرورش - حفاظت - آسائش
کے لیے بافراط مہیا ہونا - صاف بتا رہا ہے کہ ان سب کا خالق بالضرور

جمیع کمالات ظاہری و باطنی سے متصّف ۔ حیّ ۔ قیّوم ۔ اور ہمیشہ سے لازوال اور لَیسَ کَمِثلِہٖ ہستی ہے جسے اللہ کہتے ہیں ۔ جس کے وجود پر اُس کے تمام اسماء حُسنٰے اپنے تجلّیات سے ہر وقت اور ہر آن میں روشن اور چمکتے ہوئے گواہ ہیں ۔ تاہم ۔ ہم اُن کی معرفت تامّہ کے بغیر نہ ہی منعم علیہم میں شامل ہو سکتے ہیں ۔ اور نہ ہی مردود اور گمراہ لوگوں کی راہوں سے ہمیں پوری پوری آگاہی ہو سکتی ہے ۔ جب ایسی ہستی کے اسماء کی معرفت پر ہی ہماری کامیابی اور ناکامی ۔ ہماری خوشی اور ناخوشی کا مدار ہے ۔ تو کتنا ضروری ہے کہ ہم اُس کے تمام اسماء حُسنیٰ پر نظر غائر ڈالیں اور نتیجہ خیز مطالب سے دامنِ مُراد پُر کریں ۔ چونکہ کسی آقا کو پوری طرح سے خوش کرنا یا اس کی ادنیٰ ناراضگی سے بچنا ہمارے لئے بالکل ہی ناممکن ہے جب تک کہ اُس کے پورے عندیہ سے ہم آگاہ نہ ہو جائیں تو...۔ نہائت ضروری ہے کہ ہم اس کے سنن اور اس کے صفات حُسنیٰ کو پہچانیں اور پھر ان کے ماتحت اپنی رفتار اور روش کو رکھ کر اس سے اس دائمی راحت اور آرام کو حاصل کریں ۔ جس کا دوسرا نام جنت (یا رضاء الٰہی کا اعلیٰ مقام) تمدنی رنگ میں ہے ۔

شرک کی اقسام

بایں خیال ۔ جن جن صفات سے وہ عظیم الشّان

ہستی موصوف ہے یا جن جن سطن کو وُہ اس خوش آباد عالم میں برت رہی ہے ۔ بطور مُشتے از خروارے ذیل میں مَا لَا یُدرکُ کُلُّہٗ لَا یُترکُ کُلُّہٗ کو مدّ نظر رکھتے ہُوئے درج کیا جاتا ہے لیکن سب سے پہلے اس بات کا بیان کرنا ضروری ہے کہ اس ذاتِ واحد کو جس کا ذاتی نام اللہ اور جس کی شان لَیسَ کَمِثلِہٖ کی مصداق ہے شرک فی الذّات ۔ شرک فی الصّفات ۔ شرک فی العلم اور شرک فی القدرۃ ۔ نہایت ہی ناپسند ہیں ۔ برنگِ دِیگر اسی ناپسندیدگی کا نتیجہ آگ ہے ۔ جس کو جہنم اور دوزخ سے تعبیر کیا جاتا ہے ۔

(۱) شرک فی الذات
۲ ۔ الصفات
۳ ۔ العلم
۴ ۔ القدرۃ

لہذا کوئی دُوسرا معبود کوئی دُوسرا مقصود کوئی غیر محبوب اور کوئی اور مسئول ۔ اُس ذاتِ بے مثل اور بے ہمتا کے سوا انسان کے لیئے نہ ہو ورنہ اس کو کبھی کافر ۔ منافق ۔ کبھی مشرک ۔ کبھی ضالّ اور کبھی مغضوب علیہ کی صفت سے متّصف کیا جائیگا ۔ اور ایسا تب ہی ہوگا ۔ جبکہ اسکی آنکھ بار بار کسی غیر کی طرف اُٹھے گی ۔ یا اس کی نفسانی خواہشیں حدِ اعتدال سے بڑھ کر کسی دُوسرے کے آستانے کی متلاشی ہونگی ۔ پھر یہی وقت اس کی ہلاکت اور تباہی کا ابتدائی وقت ہوگا ۔ جس کا مآل بجز خسران اور تباب کے اور کچھ نہیں ۔

(۱) معبود
(۲) مقصود
(۳) محبوب
(۴) مسئول

ضروری ہدایت

نیز اس سے پہلے کہ وہ صفات بالتفصیل ذکر کیئے

جائیں اس بات کا ذکر بھی خالی از فائدہ نہ ہوگا کہ ان صفات کے ماتحت اگر انسان اپنے تمام حرکات و سکنات کو باحتیاط استعمال میں لائے۔ تو پھر سلوک کے وُہ منازل جن کا عبور کرنا مُشکل تر اَور خالی از خطرات نہیں تھوڑے ہی عرصہ میں بسہولت یُوں طے ہو جاتے ہیں کہ ایک مخلص سالک مارے خوشی کے پھُولا نہیں سماتا۔ مگر ذرا صبر شرط ہے۔ اَور ذرا مقادیر کا ارصاد ضروری۔ کیونکہ بسا اَوقات جلد بازی سے جبکہ دو چار قدم ہی کی کسر رہ گئی تھی منزل بدستور دور اور ہنوز روز اول کا ہی مصداق ہوگئی۔ اللھم احفظ۔

۱۔ رَبِّ الْعٰلَمِیْن

بآہستگی بتدریج بڑھانیوالا۔ پالنے والا۔ پھر کمال تک پہنچانے والا * پس جان سے مال سے صدقہ وخیرات سے سانپوں بچھوؤں تک کی (بعض آدمی ان سے بھی بڑھ کر ہوتے ہیں) اسی صفت کے ماتحت منزلت پہچانو۔ صبر اور غفر اس صفت کے ماتحت کام کرنے کے لئے عمدہ سے عمدہ دوساتھی ہیں۔ اپنے اعداء کو بھی اسی صفت کے ماتحت وُہ پالتا اور رزق دے رہا ہے۔ لہذا مومن کو کتنا فراخ دِل اور کتنا وسیع حوصلہ ہونا ضروری ہے جہاں تک ہو سکے کھلانے پلانے میں دریغ نہ کرے۔ اس سے عمر بڑھتی رزق

کلاہ دلو کرد آں پسندیدہ کیش
چو جبل اندر آں بست دستار خویش

میں کشایش ہوتی اور بعض وقت کُتّے کو ہی پانی پلانے سے جنت مِل جاتی ہے۔

چونکہ اللہ تعالیٰ ربّ العالمین ہے اس لئے شرک اُس کو پسند نہیں۔ اُس کی ذات۔ اُس کے علم اُسکے افعال میں کوئی اُس کا نظیر نہیں اگر کسی کو اُس سا مانا جائے تو انسان کی ربوبیت بالضرور ناقص رہیگی جو اس کے لئے بالضرور موجب عذاب ہے۔ ریا۔ یعنے اُس کے لئے نہیں بلکہ کسی دُوسرے کے لئے اپنے عقاید اور اعمال کا اظہار ریا کہلاتا ہے۔ اور ایسا فعل انسانی بھی اس کی تربیت کا باعث نہیں لہذا یہ امر بھی ناپسند اور تکلیف دِہ ہے۔ نفاق۔ دین میں اخلاص نہ ہونا بلکہ طبیعت میں دو رُخی کا بڑھنا نفاق ہے یعنی اندر باہر یکساں نہ رکھنا بھی اس کے لئے مُہلک ہے۔ اس لئے منع اور حرام ہے +

شرک
گھروں کھا خصمے دا ناں گاں

ریا

نفاق

۲۔ اَلرَّحْمٰنُ

بے مانگے۔ بلا مُزد۔ بدوں صلہ و معاوضہ۔ بغیر کسی عمل کے لطف و نوازش کرنے والا + یہ تمام کی تمام موجودات اور زمین و آسمان کی خلق جب تک پہلے نہ ہولے۔ انسان زندہ ہی نہیں رہ سکتا پھر کونسا عمل اس کا ہُوا جس کے معاوضہ میں اس کو یہ سب کچھ دِیا گیا ہے۔ یتیموں۔ بیکسوں بیواؤں اور اُفتادوں کو بدُوں ان کے چیخنے چلّانے کے

دینا اسی لئے تجھ پر فرض اور واجب کر دیا گیا ہے رشتے داروں کو دینا دوہرے ثواب کا مستحق بناتا ہے۔ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم تو فرماتے ہیں کہ پہاڑ کے برابر سونا ہو تو میں بجز اُس درہم و دینار کے جو مجھ پر قرض ہو۔ اُس میں سے کچھ بھی رکھنا پسند نہیں کرتا تا۔ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ۔ کنجوس اور بخیل کبھی بھی ولی اللہ نہیں ہو سکتا۔ ایاک والبخل (بخل سے بچتا رہ) خدا تعالیٰ کے مقادیر اور اُس کی تقدیر پر اظہارِ ناراضگی اخلاص اور محبت کے بالکل خلاف ہے گویا اس کے علم و حکمت پر حملہ کرنا ہے اور یہ گویا محبت کو قایم نہ رکھنا ہے اور اُس سے قطع کرنا ہے۔ بغاوت۔ بادشاہوں اور ربّ العرش کے حکم کے سامنے اکڑنا اطاعت نہ کرنا بغی کہلاتا ہے۔ "فائدہ" دوستانہ تعلقات ہیں تو ذرا سی مغائرت ہی موجب قطع ہوتی ہے۔ پھر بغاوت تو اس راہ میں زہر ہلاہل سے بھی کہیں بڑھ کر ہے ۰

۳۔ اَلرَّحِیْمُ

تقدیر اور صحیح اندازوں کے ماتحت کام جو بھی کرے اُس کو بالضرور معاوضہ دینے والا ۰ قویٰ کو دی ہوئی چیزوں اور طاقتوں کو کام میں لگانا صحیح اسباب جمع کرنا کتنا ضروری اور لازمی۔ کافر محنت کرے گا اُس کی عطا سے حصّہ لیگا

مُسلمان سُستی کرے گا تکاسل سے کام لیگا عجز اُس کا وطیرہ ہوگا - تو یقیناً افلاس کا شکار ہوگا - دُنیا کمانے کے جُدا مقادیر ہیں - اور دینداری کے جُدا - عقلمند وُہی ہے - جو دُنیا میں کفایت کے مطابق دِل برداشتہ کام کرتا ہے اور آخرت کے متعلق زندہ دِلی اور بیداری سے حصّہ لیتا ہے دُنیا دار العمل ہے - ہر دو جہان میں بسر کرنا ہے پس دائمی کو مقدّم رکھ اور دُنیا کو مؤخر - ایک کو دُوسری کے تابع کر - تا آسمان سے بھی تیری معاونت ہوتی رہے ورنہ تُو اور تیرا کام چند دن کے لیئے اگر ساری محنت خرچ کر دیگا تو آخرت میں تُو کسی مُزد کا مستحق نہ ہوگا - كُلًّا نُّمِدُّ هٰٓؤُلَآءِ وَهٰٓؤُلَآءِ مِنْ عَطَآءِ رَبِّكَ وَمَا كَانَ عَطَآءُ رَبِّكَ مَحْظُورًا - نتدبر - جو تیرا کام کرے پسینہ سُوکھنے سے پہلے اُس کی مزدوری ادا کر مُحسن کو معاوضہ دے - ماں باپ کا بالخصوص احسان ادا کر - دینی معلّم کی ہر طرح ہی قدر کر - اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ بکثرت پڑھ - تا تیرے ہر دو جہان سنور جائیں -

آرزو

دین میں مداہنہ کرنا - ہاں میں ہاں مِلانا - غیرت نہ دِکھانا - چکنی چپڑی باتیں بنانا یہ سب کا سب خدا تعالےٰ کو ناپسند ہے - ایک طرف کا ہونا ضروری ہے - لغو اور ترک مالایعنی آرزو سے اعراض ازحد ضروری - ورنہ اصل کام میں روک اور غفلت پیدا ہوتی ہے - اور عزیز وقت

رائگان جاتا ہے۔

۴- مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ

جزا سزا کے دِن کا مالک۔ حلم اور رفق سے سلوک کرنے والا۔ مالکانہ حقوق رکھنے والا۔ پاداشِ اعمال کے وقت سَو گُنا رحمت سے بَرسنے والا۔ سبحان اللہ کوئی شقی ہی محروم رہیگا۔ سلسلۂ ربوبیّت کو انتہائی مقام تک پُہنچانے والا۔ حتّٰی کہ دوزخ بھی ایک دِن خالی ہوگا۔ اَور بُہت سے ہونگے جو اُس کی اپنی توجّہ اور عنایت سے بدُون بہت بڑے قیمتی عملوں کے وارث جنت کئے جائیں گے اُس کی رحمت اُس کے غضب پر سبقت لے گئی ہے یہاں تو وُہ نظر آ ہی رہی ہے مگر اُس دِن سَوگنا طاقت سے کام کرے گی وُہ شدید العقاب ہے مگر اُسی کے لئے جو اُس پر حملہ کرتا ہے اُس کے ارادوں میں روک ڈالتا ہے۔ اور اُس کے کاموں میں روڑا اٹکاتا ہے ورنہ وُہ تو وُہی ہے۔ جس کو چیونٹی تک جانتے اَور پہچانتے ہیں۔ قلم قاصر اَور بیان کوتاہ۔ یہی دن ہے جس دِن بے سینگ بکری سینگ والی کے ظلم کا بدلہ لے گی۔ اَور یہی دن ہے جس دِن جو کچھ بھی کیا جا چُکا سب کچھ عیاں اَور سامنے ہوگا اس دن کی فکر ضروری اَور قبلِ حساب محاسبہ روزانہ لابد۔ مُسلم اَور مجرم اُس کے سامنے یکساں نہیں لہٰذا۔ وَلْتَنْظُرْ

نَفۡسٌ مَّا قَدَّمَتۡ لِغَدٍ۔
دُنیا کی چاہ میں ہمہ تن کوشش کرنا اس کو اطمینان قلب کا موجب بنانا - قُلۡ هَلۡ نُنَبِّئُكُمۡ بِالۡاَخۡسَرِيۡنَ اَعۡمَالًا اَلَّذِيۡنَ ضَلَّ سَعۡيُهُمۡ فِى الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا پھر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو دین کو مقدم کرتا ہے دُنیا ناک رگڑتی ہوئی اُس کے پیچھے آتی ہے - پر جو دُنیا کو مقدم کرتا ہے وُہ خواہ کسی وادی میں ہلاک ہو خدا تعالیٰ کو اُس کی کیا پرواہ ہے ۔ بیجا زینت کرنا خواہ اسراف کے رنگ میں ہو خواہ تفاخر کے رنگ میں۔ نعماء الٰہیہ کو بھول جانا کما حقہ شکر نہ کرنا یا حقارت کی نظر سے اُس پر حمد و ثنا - اور اعمال صالح نہ کرنا - بالکل ترک شکر کرنا - حقوق اللہ اور اور اُس کے اوامر و نواہی کو نظر استخفاف سے دیکھنا اُن کی عظمت کو دل میں جگہ نہ دینا یہ بھی بدترین عیوب ہیں۔

۵ - مَالِكُ الْمُلْكِ

تمام مُلک کا مالک - ذرّہ ذرّہ جس کے دست تصرّف سے ہلتا اور کام کرتا ہے - عزّت اور راج کا حقیقی مالک۔ جسے چاہے دے جسے چاہے ذلیل کر دے - کسی وجود پر جو تغیّر اور تبدّل ہو رہا ہے وُہ اُسی کے ارادے سے ہے اُس کے سوا وُہ کسی غیر کی مِلک نہیں ورنہ جور و ستم لازم - تو بھی کسی کی مِلک میں بیجا تصرّف نہ کرتا بالشت

بھر زمین کسی غیر کی تیرے گلے کا ہار نہ ہو جائے۔ غصب نہ کر۔ چوری نہ کر۔ جو تیرا نہیں وُہ غیر کا ہی سمجھ ؛

حق سے مُنہ پھیرنا۔ اپنی خواہش نفس ہی کی اتباع کرنا اور اپنے نفس کو اپنا معبود بنانا۔ دین میں مکر بے جا اور دھوکا بازی سے کام لینا۔ حق کی مخالفت اور سخت عداوت کرنی۔ گناہ کر کے خوش ہونا۔ نادم نہ ہونا اور اُس پر دوام کرنا۔ اللہ تعالیٰ کو بھُلا دینا یہ تمام بھی بڑے بڑے کبائر ہیں ؛

۶۔ جَاعِلُ الْخُلَفَاءِ

مرسلین کو مبعوث فرمانے والا۔ اُن کا معلّم اُن کا ناصر ہونے والا۔ اُن کے اعداء کو برباد کرنے والا کتب اور صحف اُن کو دینے والا اپنے کلام سے اُن کو شرف دینے اور اُن کا ساتھ دینے میں بے مثل یگانہ۔ اُن کے ذریعہ اپنے وجود پر ہزاروں شاہد قائم کرنے والا۔ اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا کر دکھانے والا۔ لَنُھْلِکَنَّ الظّٰلِمِیْنَ کے دور میں اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰہِ ھُمُ الْغَالِبُوْنَ مقابلۃً معزز بنانے والا۔ انسان کو اعلیٰ اخلاق سکھانے والا۔ اور ہدایت کی راہ سے اچھی طرح آگاہ کرنے والا۔ دورِ باطل اور شیطانی زور کو کم کرنے والا۔ ظلمت کو ہٹانے والا اور فساد اور اعتدائی اور کفر و

فسق وغیرہ کی جگہ عدل و انصاف کو قائم کرنے والا۔ ایسے وقت تُو ان صلحاء کے ساتھ ہو جا۔ دُعا سے التجا سے اُن کی صداقت کا قائل ہو۔ خبردار تکذیب میں جرأت نہ دِکھا۔ اس مَیدان میں بے دھڑک نہ پھر۔ ورنہ محروم رہے گا۔ دیکھ الٰہی ارادے میں روک نہ ڈال۔ ورنہ ہلاکت کا ہر وقت منتظر رہ۔ وُہ تیری لاج رکھتا ہے تجھے قائم رکھتا ہے۔ تجھے رزق دیتا ہے تیرا حافظ و ناصر ہے مگر ان کے مقابلہ میں وُہ کسی طرح بھی تیرا ساتھی اور حامی نہیں۔ رات گئی دِن نکل آیا تو پھر رات نہیں لا سکتا۔ نامراد نہ بن۔ اور تکذیب کے لئے دلیرانہ قدم نہ اُٹھا۔ ورنہ ذلیل ہوگا مُنہ کی کھائے گا۔ اور خسر الدنیا والاٰخرۃ کا مصداق ہوگا۔

خدا تعالےٰ کے حُسن سے ناواقفیت اُس کی عادتوں سے لاعلمی۔ اللہ تعالےٰ کی رحمت سے مایوسی۔ خدا تعالےٰ سے بدظنی اور دِل پر اثر کرنے والی ناامیدی اُس کی طرف سے۔ یہ بھی گناہ ہیں اور سخت ترخطرناک ہیں۔

۷۔ اَلحَفِیظُ۔ المُمِیتُ

ذرّات۔ مرکبات کا نگہبان۔ جان کا اجل مسمےٰ تک قائم کنندہ۔ ہر شئے کے قوام کو درُست رکھنے والا۔ جب تک چاہے۔ نظامِ عالم کی سلک کی کڑیوں میں جوڑ اور پیوستگی مضبوط کرنے والا۔ ورنہ الممیت کا دَورہ شروع پھر

تاخر اور تقدم ناروا - دُعا - سفارش - دوا دارو - پھر سب کالعدم یفعل ما یشاء - ما اعظم شانہ - پس تُو بتدبیر کا پہلو اشیاء میں نہ استعمال کر - متعلقین کے حقوق کی حفاظت کر - مرنے سے پہلے اپنے اُوپر موت وارد کر - تا الممیت کے ارادے کے وقت تیرے نفس میں کسی قسم کا مضائقہ نہ رہے - جسم پر مَوت ہو مگر رُوح تیری اطمینان سے فَادْخُلِیْ فِیْ عِبَادِیْ کی نعمت سے مسرور ہو مگر اس کے لئے نفس سے علیحدہ ہونا ضروری اور نفسانی خواہشات پر اس کے مُنہ کو مقدّم کرنا اولیٰ - پھر دائمی زندگی اور ہمیشہ کا سرُور حاصل - اپنے اقوال اور اعمال کو محفوظ رکھ - بد گوئی اور کسب اعمال میں سُستی نہ کر جو مَوت سے مشابہ ہے - زندگی کا پہلو اختیار کر - نہ کہ مَوت کا - بے شک وُہ رُوحانی زندگی کے لئے قرآن شریف کا حافظ ہے انبیاء کے لئے بھی محافظ رکھتا ہے - اُن کے اعداء پر الممیت صفت کا اجرا زیادہ کرتا ہے نڈر ہو کر نہ پھر - ورنہ مکائد شیاطین کا شکار ہو جائے گا - وُہ تیری حفاظت سے اعراض کرلیگا پھر تیرا انجام جو کچھ بھی ہوگا وُہ صاف عیاں -

علم کو چھپانا - اس پر عمل نہ کرنا - علم پر ناروا فخر کرنا علماء کا اکرام نہ کرنا - لنظر استخفاف سے اُن کو دیکھنا - جان بُوجھ کر اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسولؐ پر جھوٹ باندھنا خدا تعالےٰ کے قدر کی تکذیب کرنا یہ بھی گناہ ہیں اور

بہت ہی مکروہ گناہ ہیں۔
اور اَولیاء اللہ سے دُشمنی اور عناد رکھنا۔ نبی کریم محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی سُنت کو چھوڑنا بُرا طریقہ۔ نیا امر اسلام میں پھیلانا +

۹۔ اَلتَّوَّابُ

نادم اور غلط کار کی خطاؤں پر بشرطیکہ وُہ صداقت سے رجوع الی اللہ کرے بڑی رحمت سے مائل ہونے والا بالخصوص جبکہ اس کے اعمال میں بھی درستی پیدا ہو چکے ایسی حالت میں سیّأت کو حسنات سے بدل دینے والا جو بالشت بھر اُس کی طرف آئے اُس کے لیئے ہاتھ بھر۔ اور جو ہاتھ بھر آئے اُس کے لئے دونو ہاتھ کے پھیلاؤ کے برابر۔ اور جو چل کر آئے اُس کی طرف دَوڑ کر آنے والا۔ ہمّت سے اُس کی طرف اخلاص بھرا قدم اُٹھا بھائیوں کی لغزشوں سے اعراض کر۔ تا وُہ تیری طرف اپنی رحمت سے مائل ہو اور تیری غلطیوں کو معاف فرمائے خُوب یاد رکھ جزا بالکل موافق اور بدون کمی کے دینا بھی اُس کی عادت سے ہے لہٰذا طبیعت کا میلان اُس کی طرف رکھ۔ اور درگزر کرنے کا احسان کبھی نہ بھول۔ فتح مکّہ کے وقت کا لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ۔ تیرے مدِّ نظر رہنا نہایت ہی ضروری ہے۔

زمانے کی ناموافقت کے وقت اُس کو بُرا بھلا کہنا کیونکہ اچھے

بُرے دِن اِنسان کے اپنے اعمال کا نتیجہ ہیں۔ پس اپنے کو ملامت کرو نہ کہ دِن رات بنانے والے کے فعل کو۔ ایسا کلمہ مُنہ سے نکالنا جو خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب ہو۔ مثلاً اُس کی شان میں یا اَولیاءُ اللہ کی شان میں۔ قرآن شریف یا دِیگر کتب دِینیہ کی ہتک میں۔ یا دیگر بزرگوں کی حقارت کے لئے۔ یا ایسا کلمہ جِس کی بُرائی عرف میں بُری ہے یہ تمام اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے۔ لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ۔ محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجنا کیونکہ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ کے خلاف ہے یہ تمام مذکورہ افعال ناکردنی بھی خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب ہیں ٭

۱۰۔ اَلْعَزِیْزُ۔ ۱۱۔ ذُوانْتِقَامٍ

اَلْعَزِیْزُ۔ عظمت والا۔ شریف۔ جس کو کوئی چیز عاجز نہیں کر سکتی۔ لا مثل لہٗ۔ نہیں پسند کرتا کہ اُس کو یا اس کے شعائر کو حقارت سے یا نظر استخفاف سے دیکھا جائے اُس کی کتب۔ اُس کے رُسل۔ اُس کے دِیگر شعائر کو لااُبالی سے نہ دیکھ۔ اُس کی عظمت دُنیا میں پھیلا۔ اُس کے مقرّبین اولیأ کی نصرت اَور خدمت کے لئے ہمہ تن کوشش کر۔ اُس کے پہلو میں بے غیرتی نہ دِکھا۔ اُس کے حدود۔ اُس کے اوامر و نواہی پر مطلع ہونے کی کوشش کر۔ ایسا نہ ہو کہ تیری

غفلت تیرے لئے کانٹے بو کر تجھے ذو انتقام کے سامنے مستوجب سزا بنا دے اُس کے نام کے سامنے تیرے رونگٹے کھڑے ہو جائیں تیرے دل میں خشیت ہو اور کسی غریب کا کسی بے کس کا تجھ سے دل نہ دُکھے اور نہ ہی تو اس کے حقوق میں کسی قسم کی کوتاہی کر۔ ورنہ وُہ زیر دست کے لئے بالضرور ہی بدلہ لیتا ہے اس لئے کہ وُہ عزیز بھی ہے اور وُہ منتقم بھی ہے۔ ہاں تجھ پر کوئی ظلم کرے۔ تو القصاص جائز اُس سے بدلہ لے۔ مگر اُتنا ہی جتنا کہ تیرا حق ہے۔ جو شعائر اللہ کی پرواہ نہیں کرتا یا اُن کو حقارت کی آنکھوں سے دیکھتا ہے یا وُہ ان سے اعراض کرتا ہوا تجھے نظر آتا ہے تو تُو اُس سے الگ ہو جا اُس کے ساتھ خور و نوش سے بچ ورنہ اُس العزیز اُس المنتقم کی سطوت تیرے لئے تیار ہے۔ اور تُو ویسا ہی عذاب کا مستحق ہے جیسا کہ وُہ تیرا لاپرواہ ساتھی۔

کبیرہ گناہوں پر رضامند ہونا ان کی اعانت میں ہاتھ پَیر ہلانا کوشش کرنا۔ قرآن شریف کو پڑھ کر بُھلا دینا اُس پر عمل نہ کرنا۔ دین اور قرآن شریف کے مسائل میں ناحق جھگڑا جاری رکھنا۔ حق کے آگے گردن نہ جُھکا دینا۔ ظاہری نجاستوں۔ مثلاً پیشاب۔ پاخانے اور دیگر آلائشوں سے تنزہ اختیار نہ کرنا۔ غسل اور وُضو کا اتمام نہ کرنا ننگا بلا وجہ بے حیائی کے رنگ میں ہونا۔ نماز کو چھوڑ دینا۔ یا اُس میں

تاخیر کرنا - یہ بھی کبائر ہیں پس اِن سے بچو -
نماز کے ضروری ارکان کو چھوڑنا - یا لاپرواہی سے اُن کو ادا کرنا - اطمینان کے حصول کے لئے کوشش نہ کرنا جماعت کے ساتھ نماز ادا نہ کرنا حالانکہ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ کی تاکید اور اللہ جلّ شانہٗ کا صاف حکم ہے - اسی طرح صفوں کو ٹھیک نہ کرنا - امام سے مسابقت کرنا نماز میں آسمان کی طرف دیکھنا - نماز میں اِدھر اُدھر التفات کرنا - جُمعہ کی نماز کو بلا عذر چھوڑنا نماز میں کُولھوں پر ہاتھ رکھنا - یہ سب بھی ناپسند اور خدا تعالےٰ کے منشاء کے خلاف ہیں ؞

۱۲- اَلْقُدُّوْسُ

نقائص اور عیوب سے بالکل پاک - اپنی ذات میں اپنے افعال میں اور اپنے علم میں بے مثل تقدّس مآب - لہٰذا ظاہری نجاست اور باطنی فحشاء سے بچ - محل اتہام سے بھی محترز رہ - وَرنہ تیری تردامنی تیری اولاد میں بھی اثر کرے گی اور اس کا بھی تُو ہی ذمّہ دار ہوگا - قَالَ اللّٰہُ تعالیٰ - لَا يَلِدُوْا اِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ؞ اپنی بیوی سے خاص علیحدگی کے وقت بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا وَ جَنِّبِ الشَّيْطٰنَ مَا رَزَقْتَنَا کہ لے تا تیری اولاد مسّ شیطان سے محفوظ رہے - پھر اُن کی تربیت ایسے رنگ میں کر کہ وُہ بیہودہ

اور نصرانیت سے نیز مادہ پرستی سے علیحدہ رہیں۔ خوب یاد رکھ بچہ فطرت اللہ پر ہی پیدا ہوتا ہے مگر ماں باپ کا بہت کچھ اثر اُن کے دین پر پڑتا ہے۔ جس کے وہ ذمہ دار ضرور ہیں۔ اسی لئے کفر اور فجور کو آئت مذکورہ میں۔ اولاد کی طرف بھی منسوب کر دیا گیا ہے یعنی وہ ایسے حد درجہ کے کافر اور فاجر ہیں۔ کہ اولاد میں بھی ان کا اثر ضرور ہی پہنچیگا ڈر کا مقام ہے اور عفت اور پاکدامنی کو اختیار کرنا کتنا ضروری۔

قبور کو مساجد بنانا۔ چراغ جلانا۔ طواف کرنا۔ اُن کو لپٹنا۔ اُن کی تعظیم ویسی ہی کرنا جو خدا تعالیٰ کا حق ہے اسباب کے تہیاء ہونے پر اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کو مُسبب خیال کرنا۔ مصیبت کے وقت کپڑے پھاڑنا پیٹنا تعویذ گنڈوں پر بھروسہ کرنا۔ خدا تعالیٰ کی ملاقات کا دل میں اشتیاق نہ ہونا بلکہ کراہت رکھنا (دُنیا داروں کی طرح) رمضان کے مہینے کے روزے نہ رکھنا۔ یہ بھی اپنی اپنی جگہ ناپسند اُمور ہیں۔ اور حقیقی مولیٰ کو ناراض کرنے کا مُوجب ہیں٭

۱۳۔ اَلسَّلَامُ

فنا اور زوال سے محفوظ رہنے والا۔ سلامتی کا خواہاں۔ اپنے سُنن اور عادات میں سلامتی کا برتاؤ کرنے

والا - یُسر دینے والا - تیرے پڑوسی تجھ سے امن میں آسائش میں رہیں ورنہ تیرے اِیمان میں فرق ہوگا - کسی جاندار کو تجھ سے بے وجہ ایذا نہ پہنچے - اسے ناحق تلف ہونے نہ دینے - حتی المقدور زوال آنے نہ دے - اپنے ہم جنسوں کے بگڑے کام دُرستی پر لا - تیری زبان پر اگر ہر ایک کے لئے السّلام علیکم ہے تو تیرا دِل اور تیرے جوارح بھی اُس کے ساتھ ایسا ہی برتاؤ کریں - المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہٖ - بغض عناد - اعراض - فخر - تکبر سب کے سب اس راہ میں روک ہیں - حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک اُونٹ کی حالت زار پر اُس کے مالک کو اُس کے ساتھ حُسن سلوک کرنے کی تاکید کی - پس السّلام کا مظہر بن -

حج باوجود طاقت اور قدرت کے نہ کرنا - حج کے ایّام میں فسق و فجور اور جدال اور رفث سے کام لینا - اللہ کے نام کے سوائے کسی کے لئے سانڈھ وغیرہ چھوڑنا خُون - مُردار - سؤر وغیرہ کھانا ممنوعات ہیں *

۱۴ - اَلمُؤمِنُ

امن و اطمینان دینے والا - وعدوں کو سچّا کرنیوالا صحیح واقعات کو ماننے والا - مومن کی بھی ماننے والا - تو اور تیرا وجود باعثِ امن و اطمینان ہونے چاہئیں ......

تیرے وعدوں سے تیرے بھائی کو امن ملے۔ تجھ سے کسی کو ناحق گھبراہٹ نہ پہنچے۔ سچ کا انکار تجھ سے کبھی بھی نہ ہو۔ اپنے قول سے اور اپنے اوزار سے اسی طرح اپنے بیہودہ جوش اور حرکات سے طبایع میں اضطراب پیدا نہ کر۔ راستے سے کانٹا ہٹا۔ سڑکیں بنوا۔ امن و عافیت کے سامان بہم پہنچا۔

الٰہی سلسلے کی غرض نہ سمجھ کر دنیا سے کنارہ کشی کرنا۔ اس سے منقطع ہونا۔ یعنی تبتل کرنا منع ہے۔ نظر اندازی ناجائز طور سے شہوانی اغراض سے کسی غیر عورت پر یا کسی نوجوان لڑکے پر بالکل ہی منع ہے۔ قال اللہ تعالےٰ قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِھِمْ۔ وَ یَحْفَظُوْا فُرُوْجَھُمْ

۱۵- اَلْمُھَیْمِنُ

حاکم۔ اپنے سامنے ہر شئے کو رکھنے والا + خوف سے پناہ دینے والا + خوف زدہ کو پناہ دے۔ اپنے کاموں کا نگران بن۔ عجز اور کسل تیرے پاس نہ پھٹکنے پائیں ان سے ہر نماز میں بھی پناہ مانگتا رہ۔ بالخصوص جب کہ تجھے حکومت سے بھی حصّہ ہو۔ ورنہ تیرے کام ناقص اور ادھورے رہیں گے۔ اور حکومت کی ایسی حالت تیری بدنامی کا موجب ہوگی نہ کہ نیک نامی کا۔ اپنی ذمہ واری کے ہر پہلو پر اپنی نظر وسیع رکھ۔ اور اس طرح انتظام کے تار و پود کو ہرگز ہرگز

ڈھیلا ہونے کا موقعہ نہ دے۔

شہوت کے جوش کو سوائے منکوحہ بیوی کے اور طور سے پورا کرنا بالکل ہی ناواجب ہے۔ وَالَّذِیْنَ ھُمْ لِفُرُوْجِھِمْ حَافِظُوْنَ اِلَّا عَلٰٓی اَزْوَاجِھِمْ اَوْ مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُھُمْ۔۔۔۔۔ ۔۔۔۔۔۔۔ فَاِنَّھُمْ غَیْرُ مَلُوْمِیْنَ٭ فَمَنِ ابْتَغٰی وَرَآءَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْعَادُوْنَ٭ ہاتھ سے اعلام سے اتیان فی الدبر مرد ہو یا عورت سے ہو۔۔۔۔ اور وہ تمام طریقے جو مذکورہ حد شرعی سے تجاوز کرتے ہیں سب کے سب ہی حرام ہیں اور خدا تعالیٰ کی ملامت کے نیچے اور اس زیادتی کی سزا کے بالضرور مستحق ہیں۔ کسی کے سامنے جماع کرنا بھی اسی زمرہ میں ہے۔ اور سخت تر بے حیائی ہے۔

۱۶ - اَلجَبَّارُ

کمزوریوں اور شکست ریخت کی اصلاح کرنے والا۔

اس لئے اپنی اور اپنے بھائی کی کمزوری کی روزانہ اصلاح کرتے رہو۔ دینی کمزوری کا بالخصوص خیال رکھو۔ اسی میں عذاب الٰہی سے بچاؤ ہے ورنہ جب فسق و فجور کے باعث عذاب آتا ہے تو سب پر آتا ہے قیامت جہّال پر ہی آئیگی جبکہ اشرار بہت بڑھ جائینگے۔ دین کی فکر روزانہ کرو۔ دنیا کے پیچھے پڑنے والا خواہ کسی وادی میں ہلاک ہوتا پھرے خدا تعالیٰ کو اس کی پرواہ بالکل نہیں ہوتی۔ تفقہ فی

الدین خود حاصل کرو اور دوسروں کے معلّم بنو۔ تا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع سے سماوی برکات کو حاصل کر سکو۔ وُہ خود یُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَيُزَكِّيهِمْ۔ پر تا حیات برابر عمل کرتے رہے۔

مومن کا قتل۔ اُس کے قتل کے لئے اعانت۔ اسباب مہیا کرنا وغیرہ یہ سب کچھ منع ہے۔ بلا وجہ مسلمان کو مارنا اُس کی ہتک کرنا۔ ذلیل کرنا بھی ناجائز +

۱۷۔ المتکبّر

صفاتِ خلق سے برتر۔ بڑائی اور برتری کا اہل۔ اس صفت کے ماتحت جس منزلت پر کسی کو اللہ تعالیٰ نے رکھا ہے اُس سے اپنے آپ کو یا کسی دوسرے کو نہ گرائے۔ تمام انبیاء مرسلین اسی کے ماتحت اپنے آپ کو اپنے مرتبہ پر رکھ کر دعوئ نبوت و رسالت کرتے چلے آئے ہیں۔ اور جو خوبی حق نے اُن کو دی تھی۔ اُس کا اظہار اُنہوں نے نہایت ہی ضروری سمجھا۔ اپنے ہاتھ سے جو اُس نے بنایا ہے۔ اُس کو نہ بگاڑو۔ ورنہ اُسکی بڑائی کے مقابلے میں تمہاری بڑائی کام نہ آئے گی اپنا بنا رزق بگاڑنا اسی لئے ممنوع ہے۔ کسی بھائی کو حقیر نہ سمجھو۔ اُس کی حقارت نہ کرو۔ کیونکہ وُہ المتکبر ہے اُس نے ہر ایک کو ایک منزلت دی ہے تم کون ہو جو اُس

کو اُس کی عطا شدہ منزلت سے گراتے ہو۔ ذِلّت اُٹھاؤ گے مُنہ کی کھاؤ گے ؎ گرحفظ مراتب نکنی زندیقی ۔ یہی کبر وہ بدتر صفت ہے۔ جو انسان کو بعض وقت بالکل ہی اُوندھے مُنہ گِرا دیتی ہے۔ سب سے زیادہ مشکل اس صفت سے اپنے آپ کو پاک کرنا ہے۔ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَکّٰے ۔

جادو سیکھنا۔ سکھانا۔ کاہن بننا بنانا۔ کسی چیز کو بدوں ارادۂ الٰہی ضرر رساں یا نفع رساں سمجھنا بھی مکروہ گناہ ہیں ۔

۱۸۔ اَلْخَالِقُ

ہر ایک شئے کا صحیح اندازہ لگانے والا ۔ ہر ایک شئے کو بنانے والا ۔ وُہی جس کی خلق سے کوئی بڑی چھوٹی شئے باہر نہیں۔ کسی نبی ولی کی یہ مجال نہیں کہ اُس کی خلق جیسی کوئی چیز پیدا کر سکے ۔ خَلَقُوْا کَخَلْقِہٖ فَتَشَابَہَ الْخَلْقُ عَلَیْھِمْ ۔ کبھی نہیں ہونے کا۔ سب مِل کر ایک مکھّی تک بھی نہیں بنا سکتے۔ پس اپنے اُمور کو صحیح اندازوں کے ماتحت سرانجام دے ۔ اندھا دھند کام کرنے سے کوئی چیز صحیح نتائج پیدا نہیں کرتی ۔ اور نہ ہی کسی امر میں اس طرح حسب مراد کامیابی ہو سکتی ہے۔ ایجادوں میں بالخصوص ٹھیک ٹھیک اندازہ لگانے

ہی سے موافقِ مطلب نئی اشکال پیدا ہوتی ہیں - اور انسان کی معاون و مددگار بنتی ہیں -

زنا کرنا - یا اُس کے مبادی میں بے خوف ہونا بھی بُرا ہے - کسی کو ناحق پکڑ کر فروخت کرنا اور ایسا روپیہ کھانا بھی کبائر سے ہے *

۱۹- اَلْبَارِیُٔ

صحیح اندازوں کے بعد تدریجاً ہر ایک شئے کو اس کا کامل وجود دینے والا * لہٰذا ہر ایک کام کا پہلے اندازہ لگاؤ پھر بتدریج اُس کو جانچ تول کر بڑھاؤ اس کی تدریجی حالت میں جلد بازی سے کام نہ لو - تا ثمرات پکے ہوئے ملیں ورنہ خام اور بدمزہ - دین کے مسائل تو بہت کچھ تدریج سے ہی طے ہوتے ہیں - درخت کی طرف غور کرو - اُس کا ابتدائی حالت کا رنگ - پھر رفتہ رفتہ بڑھنا پھر ایک حالت پر پہنچ کر پھول اور پھل دینا یہ سب کا سب کس قدر تدریج اور آہستگی سے ہوتا ہے پھر تیرے لئے جلد بازی کیا نتائج پیدا کر سکتی ہے یہ خود بخود سوچنے اور غور کرنے سے معلوم ہو سکتا ہے - عقل مند کے لئے تو اشارہ ہی کافی ہوتا ہے -

حکومت اور امارت باوجودیکہ ظالمانہ اور خائنانہ شکل میں وہ نظر آتی ہے پھر بھی اُس کی خواہش کرنا

مسلمانوں کے اُمور میں ظلم اور جور اور فسق کو دخل دینا۔ گویا وَاللّٰہُ لَا یُحِبُّ الْفَسَادَ کے بالکل ہی خلاف کرنا ہے +

۲۰ - اَلْمُصَوِّرُ

ہر ایک مخلوق شئے کی نرالی نرالی تصویر بنانیوالا + اشکال میں اور ہر ایک شئے کے نتائج میں جُداگانہ صورت عطا کرنے والا - پس اس کے ہاتھ کی بنی ہوئی مخلوق کو نظرِ تحقیر سے نہ دیکھ اُس المصوّر کا خیال رکھ اگر بہت ہی ناگوار نظر آئے تو الحمد للہ الذی عافانی من ما ابتلاک بہٖ بے ساختہ تیری زبان پر جاری ہو۔ نماز میں وساوس نہ آنے دے ورنہ یہ بُرا نتیجہ پیدا کرے گی جو اپنی شکل میں ممیّز نہ ہوگا - گڈ مڈ کرنا اُمور میں بُرے بُرے اشکال پیدا کرتا ہے جو زیبا صورتیں نہیں رکھتیں ہر ایک کام کرنے سے پہلے اچھی طرح سوچ لو ورنہ نتیجہ ضرور ہی بُری شکل کا نکلے گا جس کو تم دیکھنا شاید پھر پسند نہ کرو گے۔

امانات صالح کے سپرد نہ کرنا - امیر اور امام کا جور اور حق تلفی پر کمر باندھنا - خدا تعالےٰ کے حدود میں شفاعت کرنا یا مداہنہ کرنا - بالکل ناجائز اور نا درست اور قابل مواخذہ +

۲۱ - اَلْغَفَّارُ - اَلْغَفُوْرُ

غلط کاریوں - اور کوتاہیوں پر پردہ ڈالنے والا - اُن کے بد نتائج سے بچانے والا - ایک حد تک نہیں بلکہ بکثرت یہی سلوک کرنے والا - حتیٰ کہ مومنین کو بھی یہی تاکید کرنے والا - اس صفت سے جو انسانی دُکھوں کا صحیح علاج ہے بہت کچھ کام اپنے بھائیوں کے متعلق لیتے رہو - مگر اُس حد تک کہ بھائی کی اصلاح کو نظر انداز نہ ہونے دو - جس معافی سے بگاڑ زیادہ ہو اُس کے قریب نہ جاؤ - وہاں انتصار سے ہی برتاؤ کرنے کا حکم ہے اُس پر عمل کرو - بکثرت استغفار کرتے رہو اس سے دِل کا زنگ اُترتا ہے - اور وہ خدا تعالیٰ سے بُعد میں نہیں رہتا - محمد صلے اللہ علیہ وسلم اپنے تربیت یافتہ لوگوں میں بیٹھ کر کبھی دِل پر زنگ محسوس کرتے تھے - اور استغفار سے اُس کو دُور کیا کرتے تھے اب اپنا اور اپنے ساتھیوں کا خود ہی قیاس کر اور اُتنی ہی مقدار استغفار کی بڑھا - لوگوں کی خطائیں اور اُن کی لغزشیں لے کر اُن پر حاشیے نہ چڑھاؤ - بلکہ نَسْیًا مَّنْسِیًّا ہونے دو تا الغفار کی صفت کے مظہر ہو سکو - سید الاستغفار یوں ہے اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِكَ مِنْ

شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْءُ لَكَ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْلِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ جو صبح شام اس کو یقین سے کہتا ہے۔ مرے تو جنت میں جاتا ہے۔

شراب کا پینا اُس کا اُٹھانا اُس کا بیچنا وغیرہ منع ہے جہاد فی الدّین ترک کر دینا۔ دل سے زبان سے ہاتھ سے مال سے خواہ کسی طرح بھی ہو اور اس میں تساہل کرنا۔ بُرا ہے۔ امر بالمعروف نہ کرنا۔ نہی عن المنکر نہ کرنا۔ یہ سب کچھ خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب ہے۔

۲۲- اَلْقَهَّارُ- اَلْقَاهِرُ

بڑی شان والا + غالب + اپنی قضا کا انفاذ کرکے منوانے والا + دین کے معاملے میں کفار کے سامنے بالکل ہی سخت تر ہو۔ اُن کا اثر تجھ پر نہ پڑ سکے۔ دینی معاملے میں تیرا صحیح فیصلہ تجھے کسی سے ہراساں نہ کر سکے۔ خواہ باپ کا سامنا ہو خواہ تیری ماں کا یا تیرے کسی خاص عزیز کا۔ اس وقت تیری شان اتنی بڑی ہونی چاہیئے۔ کہ کسی مخلوق ہستی کی عظمت تجھے مغلوب نہ کر سکے۔ نہ ہی کوئی تلوار تجھے اس سے ٹلا سکے۔ اور نہ ہی خطرناک بارود کے شعلے۔ ورنہ اس موقع پر یہ تیری ہستی کو ناقص تر شئے سے بھی بڑھ کر ثابت کرے گا اور تُو القاہر کا مظہر ہونے کے

بالکل ہی لائق نہیں ہوگا۔

مقابلہ بالکفار کے وقت پیٹھ دِکھانا۔ اسی طرح مال غنیمت سے خیانت کرنا۔ طاعون کے خوف سے بھاگنا ضمانت دے کر پھر قتل کردینا یہ بھی سب کی سب بُرائیاں ہیں +

۲۳۔ اَلْوَهَّابُ

بکثرت لطف و احسان کرنے والا + مایوسی کے وقت اپنے پاس سے کل اسباب اور ثمر خیز نتائج سے متمتع کرنے والا + داد و دہش میں مذکورہ صفت کا جلوہ تجھ میں نظر آنا چاہیئے۔ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بحران سے بہت سا مال آیا مسجد میں بڑا ڈھیر لگ گیا۔ تقسیم کیا اور اتنا دیا کہ بعض نے اپنے زور سے زیادہ اُٹھانے کی کوشش کی۔ اور آپ نہ اُٹھے۔ جب تک کہ ایک چونی بھی وہاں نہ رہی۔ پھر آپ قسم کھا کر فرماتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ کی راہ میں دینے سے مُسلمان کا مال کبھی بھی کم نہیں ہوتا۔ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا۔ مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ط وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ط وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ پس رشتہ داروں کو بالخصوص اور غیروں کو بھی اِتنا دے کہ

کامل اتباع کا رنگ نظر آنے لگے ۔ حقدار کو اُس کے حق سے زیادہ دینے کی عادت اختیار کر ۔ خدا تعالےٰ کے دِیئے پر نظر ڈال ۔ اور غور سے دیکھ تا تجھے اس راہ میں زیادہ مدد مِلے ۔

غیر اللہ کی قسم کھانا (اُن کی عظمت خیال کرتے ہُوئے) گھوڑا وغیرہ تکبّر کے لیئے پالنا ۔ نذر کا وفا نہ کرنا ۔ اسلام یا نبی صلے اللہ علیہ وسلم یا دین سے قسم کے وقت یا کسی اور نوع سے برّیت کرنا بھی بُرا اور سخت ہی بُرا ہے ۔

۲۴ ۔ اَلرَّزَّاقُ

کھانے ۔ پہننے ۔ پینے ۔ تنفس وغیرہ کے لئے ۔ نیز ما بعد الموت کے بھی سب سامان عطا کرنے والا ۔ حلاوتِ ایمان سے بہرہ وَر کرنے والا ۔ جو کچھ تجھے ملا ہے سب سے کچھُ نہ کچھُ بالضرور اُس کی راہ میں دے ۔ کپڑے سے سامان عیش سے ۔ علم سے مال سے ۔ الغرض ہر ایک چیز خرچ کر ۔ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ پر تیرا عمل ہو ۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ایک شخص پر ناراض ہُوئے ۔ اُس کا وظیفہ بند کر دِیا اُس شخص کی غلطی بھی فی الواقعہ بڑی تھی ۔ مگر اُسی الرزاق نے ایسا کرنے سے روک دِیا ۔ دیکھتے نہیں دنیا میں ایسی

بھی خبیث ہیں جو اس کا انکار کرتے ہیں اس کو گالیاں دیتے ہیں پھر بھی کس طرح ہر آن میں ہزاروں نعمتوں کی بارش اُن پر برسا رہا ہے اسی لئے کہ وُہ الرزاق ہے۔

ایذا اور دُکھ اور ناحق کی دشمنی اور جھگڑے پر باوجود جھوٹا ہونے کے کمر باندھنا۔ قاضی کو خوش کرنا گو خدا تعالیٰ ناراض ہی ہو جائے۔ بُرے اعمال سے ہے +

۳۵۔ الفتّاحُ

حیرتوں۔ گھبراہٹوں۔ اندھیروں کے وقت رحمت کے دروازے کھولنے والا + حق اور باطل کو واضح کرنے والا + ظلمت سے کسی کو نکال اس کی حیرت اس کا اضطراب کم کر۔ حق کو واضح کر۔ باطل سے آگاہ کر تو ریا اور تقیہ تیرا شیوہ نہ ہو تیرے کلام میں مطالب کے اظہار کے لئے وضاحت ہو وجل اور تمو یہ بالکل ہی ناجائز۔ مخلوقات کو حیرت اور پریشانی میں نہ ڈال۔ تیرے دل میں کچھ ہو تیرا عمل اس کے اُلٹ ہو ایسا نہ کر یہ وضاحت کے خلاف ہے حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم ایک غلّے کے ڈھیر پر گئے اس میں اپنا ہاتھ دھکیلا تو دانہ اندر سے تر نظر آیا فرمایا یہ کیا ہے۔ مَنْ غَشَّنَا فَلَیْسَ مِنَّا۔ تجارت میں نقص کا اظہار کرو اس سے برکت ہوگی۔ اس طرح ناحق کا حکم نہ ہوگا۔

انصار اللہ سے بغض رکھنا اُن کو گالی دینا یا ستانا +

ہیں سے کسی کو بُرا کہنا۔ حشر۔ نشر۔ شفاعۃ۔ جنۃ۔ نار کا مُنکر ہونا بھی بے دِینی ہے۔

۳۶۔ عالم الغیب۔ العلیم۔ علّام الغیوب

چھپے اور ظاہر کو جاننے والا۔ لازوال اور لاانتہا علم والا اپنے غیب سے جسے چاہے حصّہ دینے والا۔ ایسے مولےٰ کے ماتحت جہالت سے رہنا بالکل نامجانست ہے۔ پس علم کے لئے کوشاں رہنا نہایت ہی ضروری۔ طالب علم کے لئے فرشتے بھی پَر بچھاتے ہیں۔ رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا۔ بڑے تضرّع سے پڑھا کر۔ علم نور ہے اور جہالت ظلمت۔ صحابہ رضی اللہ عنہم ایک حدیث کی خاطر مہینے تک کا سفر اختیار کرتے تھے۔ کم از کم علماء کے پاس بیٹھنا بھی ازدیاد علم کا باعث اور درجۂ ولایت تک پہنچانے والا۔ اپنے اہل و عیال اور اقربا کی غور و پرداخت ضروری۔ اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمَاءُ۔

نفس کے لئے غضب دِکھانا۔ بدلہ لینا ہو تو دِین کی خاطر اچھا۔ نفس کو اس کا عادی بنانا شیوۂ صلحاء نہیں عفو۔ درگذر اس راہ میں امن کی راہ ہے یہی حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا طریق تھا۔ ورنہ دُوسرے پر زیادتی کا اندیشہ۔ مظلوم ہونا ظالم ہونے کی نسبت متّقی بے شک پسند کرے گا۔ کینہ توز ہونا مومن کی صفت

نہیں - خود پسندی - اپنے نسب و حسب کا فخر شیخی مارنا یہ سب کا سب منع ہے +

۲۷- القابضُ -۲۸- الباسطُ

صدقات لے کر بڑھانے والا - تھامے رکھنے والا + روکنے والا + رزق کی کشائش کرنے والا + اپنے مقادیر کو مناسب وقت تک روکتا بھی ہے پھر کشائش بھی کرتا ہے - بارش سدا نہیں ہوتی رُسل کا زمانہ بھی ہمیشہ لگا تار نہیں رہتا - باغ میں سدا پھُول ہی نظر نہیں آتے - نہ سدا دن ہے اور نہ ہی سدا رات - خوشیوں کے دور دورے بھی ایک حد رکھتے ہیں - سدا غم و الم کی گھٹا بھی نہیں چھائی رہتی - قبض - بسط - اپنا اپنا کام اپنے اپنے وقت پر کر رہی ہے - کھانا ایک وقت تک رُکتا ہے پھر اطلاق کی صورت اختیار کرتا ہے اسی میں نظام عالم خوش اسلوبی سے اپنا رویّہ رکھتا ہے اُن کے وقت کو پہچان اور عمل میں کسل کو نہ آنے دے - کبھا درخت کی بہار پھلوں اور پھولوں کی سج دھج سے سدا ایک ہی رنگ رکھتی ہے - لہذا ایام قبض میں صبر اختیار کر مقادیر کو نگاہ میں رکھ - قریب ہے کہ ایام بسط اپنا دورہ شروع کریں - اور تیری حالت دوسرے رنگ سے رنگین ہو کر پھر اپنی مرادوں سے وافر حصّہ لے -

تیری رفتار اسی رنگ کی ہونی ضروری ہے۔ یعنی قبض کے وقت تیرے کاموں میں روک رہے اور بسط کے وقت اُن میں بسط کا تجھے خیال رہے نہ ہر وقت کا روزہ ہی اچھا ہے۔ اور نہ ہی ہر وقت کی نماز وقت کے مناسب۔ مناسب قبض یا بسط ضروری۔ تدبر۔ تفلح۔

حسد کھانا (زوال نعمت چاہنا) تکبّر کرنا (بڑا بننا) بھائی سے کھوٹ کرنا۔ سودا سُلف دغا سے دینا۔ کم دینا۔ بھائی سے دل صاف نہ رکھنا۔ اِعراض کرنا۔ طمع بڑھانا۔ سب کے سب مکروہ افعال ہیں۔

غرباء فقراء سے ہنسی مخول کرنا۔ امراء اغنیاء سے تملق اور مداہنہ کرنا (جو صفات اُن میں نہیں وُہ بیان کرنا) جو صفات نہیں پائے جاتے اُن کی حمد وثنا اپنی طرف منسوب ہونے کی حرص رکھنا۔ لوگوں کے عیوب نکالنا۔ یہ بھی گندے افعال ہیں ؎

۲۹-الخافض-۳۰-الرّافع

انسان کو اُس کے اعمال کے موافق نیچا دکھانے والا۔ نظامِ عالم کے لئے اُونچ نیچ کرنے والا ؎ اچھے اعمال کی پاداش میں رفعت دینے والا۔ بعض کو بعض پر فوقیت دینے والا۔ ایامِ اللہ پر نظر رکھو بے فکر نہ ہو۔ اَسْفَلَ السَّافِلِیْن بھی تیار ہیں اور اعلےٰ

مراتب فردوس میں بھی مہیّا ہیں - ادنیٰ کاموں کی طرف نہ جاؤ - بڑی بڑی اُمنگوں سے کام کرو - ایمان والو کو جن کے اعمال صالح ہونگے بے شک رفعت دیگا ورنہ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ بھی ایک مقام ہے - جو بدکاروں منافقوں کا مقام ہے - جب حالت پستی کی طرف جا رہی ہو تو یا رافع کا وظیفہ ذرا سمجھ کر کرو - اُس کے مطابق پھر اپنے اعمال بناؤ - ضرور نکبت کے ایام بدل جائینگے - صدقہ خیرات ایسے اوقات میں عجیب کام کرجاتے ہیں -

اللہ کے بندوں سے استہزا کرنا - خدا تعالیٰ کی مخلوق سے فریب اور دھوکا بازی کرنا - بدظنی کرنا بھی گناہ سے ہے - باطل پر بدلہ لینا بھی گناہ ہے -

علم محض دُنیا کمانے کے لئے سیکھنا - عہد پُورا نہ کرنا - اللہ سے اُس کے رسولؐ سے اُس کے بندوں سے اور جمیع النّاس سے - صالحین سے بُغض رکھنا (عدم محبّت) ظالمین فاسقین سے بُغض نہ کرنا - بلکہ محبّت کرنا +

۳۱ - المعزّ - ۳۲ - المذلّ

یہاں وہاں عزت دینے والا + مقابلہ کے وقت مومنین کو بالخصوص عزت دینے والا + کفار کو نیچا

دِکھانے والا ٭ بد افعالی کے باعث انسان کو زیر کرنے والا ٭ جو خادم دین ہوں اُن کے ساتھ مُٹ بھیڑ کے وقت خاص طور سے اپنی معیت رکھنے والا ٭ تو اس کے پیاروں کی عزّت کر۔ دِین میں اُن کا معاون بن۔ خادم بن۔ صحیح اسباب کے ماتحت جو ذِلّت کا مستحق ہو اُس کے ساتھ ویسا ہی برتاؤ کر ورنہ ہر ایک کے مرتبہ سے اُس کو نیچا نہ کر اور نہ ہی خواہ مخواہ کِسی کے ساتھ ایسا برتاؤ کر جِس سے اُس کی ذِلّت ہو۔ مناسب تذلیل اور تنبیہ اوب کے لئے ہاتھ سے نہ دے ورنہ تو فساد کا موجب ہوگا اور جن کا تو مُربّی ہے اُن کے بگاڑ کا باعث۔ اچھّے کام کرنے والوں کی عزّت کر۔ تیرے ہاتھ میں عصاء حکومت ہے۔ تو ان کو مراتب اور انعامات سے سرافراز کر۔ تا دُنیا مناصب جلیلہ کی اُمنگ میں اچھّے کاموں کو شوق سے کرے۔ طبایع میں اچھّے کاموں کے کرانے کے لئے شوق نہ دِلانا بھی لوگوں کو خود ذلیل کاموں کے لئے گویا تیار کرنا ہے۔

مُحسن کی نعمت کا کُفر کرنا۔ مضطر اور حاجتمند کو کھانا لباس نہ دینا اس معاملہ میں دِل سخت ہونا اتنا شریر اور فحاش ہونا کہ لوگوں کے دِل ڈریں۔

دراہم توڑنا (سِکّہ رائجہ توڑنا) اُن میں کھوٹ

ملانا - راہ میں پھلدار درختوں سایہ دار درختوں کے نیچے پاخانہ پیشاب کرنا - حائض سے جماع کرنا - یہ ناجائز امور ہیں +

۳۳ - السّمیعُ

سُننے والا + مضطرب مظلوم کی دُعا بہت جلد قبول کرنے والا + متقی کی پُکار کا جواب دینے والا + دُعا کے وقت اضطراب پیدا ہو تو بہت جلد کامیابی کا حصول - مظلوم کی آہ و پُکار سے بیچ اُس کی آواز براہِ راست پہنچ جاتی ہے کوئی روک درمیان میں نہیں رہتی رعایا ماتحتوں کے لئے اپنے کان کھُلے رکھ - تا اُن کے حقوق کی نگرانی کرنے میں تجھے امداد ملے - خدا تعالیٰ نے جو احکام تیری تربیت کے لئے بھیجے ہیں اُن کو کان لگا کر سن اور عمل کرتا وُہ بھی تیری پُکار کو فوراً ہی استجابت کا رنگ عطا فرمائے -

ایسی چھت پر سونا جس کی منڈیر اُونچی نہ ہو عورتوں کا بال چُگوانا - گدُوانا - دانتوں میں فاصلہ دِلوانا - محض خوبصورتی کے لئے یہ سب کچھ منع ہے +

۳۴ - البصیر

ہر حالت میں ہر وقت میں دیکھنے والا + ہوشیاری

سے خوش اعمالی سے اپنی زندگی کو گذار۔ کیونکہ تو البصیر کے سامنے ہے وہ تجھے اندھیروں میں بھی ویسا ہی دیکھتا ہے جیسا کہ نصف النہار میں۔ اپنے کاموں کے انجام پر نظر رکھ اُن کے نتائج کو پہلے ہی تاڑ۔ آنکھوں سے بے جا کام نہ لے ورنہ ہزاروں قسم کے اُلجھاؤ کا اندیشہ ہزاروں گھر بے جا دیکھنے سے برباد ہو گئے۔ ہزاروں جانیں عین عنفوان جوانی میں بُری طرح سے اس جہان سے اُٹھ گئیں۔ ایسا کیوں ہوا۔ وہاں دیکھا گیا۔ جہاں نہ دیکھنا اچھا تھا۔ اور اُس کو نہ دیکھا گیا جس کو دیکھنا ضروری تھا۔ آنکھوں سے بے جا دیکھنے کا سوال ضرور ہوگا۔ پھر تو کس غفلت میں ہے۔

مصلّے کے آگے سے گزرنا۔ خواہ مخواہ امام بننا حالانکہ لوگوں کو ناپسند ہے۔ اکیلے سفر اور عورت کو اکیلا سفر بھی منع ہے فال پر اعتماد کر کے سفر چھوڑنا بھی توکّل کے بالکل خلاف ہے۔

۳۵۔ اَلْحَکَمُ

صحیح فیصلہ کرنے والا۔ فساد سے روکنے والا۔ جس کے افعال میں کوئی عیب نہیں۔ بے شک اسی کے سُنن سے آگاہ ہو کر اگر تو کام کرے گا تو تیرے افعال عیب سے پاک رہیں گے انسانی کمزوری عیوب!

اور نقائص سے بہ سبب غیب نہ جاننے کے زیادہ حصہ لے سکتی ہے اس لئے تو اُس کے قضاء قدر۔ اُس کے سُنن اُس کی بتائی ہُوئی راہوں پر قدم مار۔ اتباعِ محمد صلے اللہ علیہ وسلّم میں سر جُھکا کر چل تا تیرے لئے اس صفت کے فیصلے ٹھیک ٹھیک ہوں اور تُو امن و امان سے زندگی بسر کر سکے۔ نہ ہی ٹیڑھا بن۔ اور نہ ہی ٹیڑھی راہ اختیار کر ورنہ الحاد کرنے سے تیرا انجام بالضرور بد اور بُرا ہوگا۔

تخطی رقاب (گردنیں پھاند پھاند آگے جانا) لوگوں میں بالوتی بن کر بیٹھنا اور اناپ شناپ ہانکنا۔ خواہ مخواہ ریشم پہننا (خارش کی بیماری وغیرہ میں جائز ہے) زنانہ شکل بنانا۔ یہ تمام حرکات بُرے ہیں +

۳۶ - العدل

جس کا قول فعل۔ فیصلہ حق و انصاف سے ہو پس تیرا قول احسن ہو پکا ہو۔ لغو سے پاک ہو اور رسیدہ ہے راہ سے تجاوز کرنے والا نہ ہو۔ اُس میں ہنسی اور تمسخر اور کثرت نہ ہو۔ ایمانداری سے ہے کہ انسان بھلا کہے ورنہ خاموش رہے اپنا فعل محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے فعل کے مطابق رکھ۔ آپ فرماتے ہیں۔ اگر فاطمہؓ میری بیٹی بھی چوری کرے۔ تو مَیں اُس کا بھی

ہاتھ ہی کاٹوں - لہٰذا شہادت کے وقت حق کا پہلو اختیار کر خواہ رشتہ داروں پر ہی کیوں نہ بنے - غریب امیر تیرے انصاف سے یکساں حصہ لیں - مکروہ اصوات اور اُجڈ جھگڑالو اُس کو بے شک ناپسند ہیں - اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى - فیصلے سے پہلے تفتیش مشورہ اور شہادت ضروری ہیں تا یک طرفہ فیصلہ نہ ہو اور حق ہاتھ سے جاتا رہے -

عورتوں کا ایسا باریک کپڑا پہننا کہ اُن کے جسم کو نہ چھپائے - شیخی اور بڑائی کے لئے کپڑوں کو لمبا کرنا یا ٹخنوں سے نیچے لٹکانا - رفتار میں شیخی اور بڑائی کا اظہار کرنا ۔

۳۷ - اللطیف

مہربان ۔ جس کی کیفیت دریافت سے بالا تر ہے اپنے تمام صفات میں انسان کے لئے رفق اور لطف رکھنے والا ۔ لہٰذا تمدنی بود و باش میں اس صفت کا بہت کچھ مظہر بن - غلظتِ قلب اور سختی زبان - پھر پکڑ میں بے جا سختی - یہ سب لطف اور رفق کے خلاف ہیں ان کی عادت نہ ڈال - ہاں لطف ایک حد تک ہی ممدوح ہے - اس کا بھی خیال رکھ ایسی طرز اپنے قول اور فعل میں نہ پیدا ہونے دے جو مخلوق کے لئے ضرر رساں

اور ایذا دہندہ ہو۔ ورنہ لُطف کے خلاف۔ فخر کرنا تکبّر کرنا۔ لوگوں کو حقارت سے دیکھنا۔ لین دین میں سختی کرنا۔ یہ سب کچھ مہربانی سے بہت دُور۔ اَور رفق سے بعید بھی۔

زکوٰۃ دیر سے دینا یا نہ دینا قرضخواہ کا تقاضا جبکہ مقروض تنگ ہو۔ صدقہ کے مال میں خیانت کرنا +

۳۸۔ الخبیر

ہر ایک شئے سے باخبر + آگاہ کنندہ + لہذا انسان بیدار مغز ہو اپنے معاملات سے باخبر ہو۔ اپنے اعمال کی خبر رکھے۔ اپنے بھائی کو آگاہ کرتا رہے۔ نشہ افیون وغیرہ اسی لئے حرام ہیں کہ اُن کے استعمال سے انسان باہوش نہیں رہتا۔ حُکام منتظمین۔ سلطنت و حکومت والے بے خبری سے رہیں تو اُن کا سب کچھ برباد ہو جائے۔ ایک رات مدینہ میں غل غپاڑہ ہُوا۔ تو لوگوں کے سنبھلنے کے پہلے پہلے محمد صلے اللہ علیہ وسلم گھوڑے پر سوار واپس آ رہے تھے فرمایا خیر ہے۔ پوستی۔ افیونی صفت رہنا سخت ہی نقصان دِہ۔ اپنے دِین و دُنیا سے با خبر رہنا موجب ثمرات۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْکَسَلِ۔ اپنی اَولاد اور اہل کی تربیت سے بیخبر رہنا گویا اپنی آیندہ کی پود پر خود درانتی چلانا ہے۔

کم تولنا - کم ماپنا - غنی ہوکر سوال کرنا - ایسا پیچھے پڑھ کر مانگنا کہ دینے والا تنگ ہو جائے رشتہ دار تنگ ہوں - غلام مضطر ہو - ایسی حالت بھی ہو پھر بھی اُن کا خیال نہ رکھنا - لوجہ اللہ جو سائل ہو - اُس کو لا پرواہی سے رَدّ کر دینا +

۳۹-الحلیمُ

بدلہ لینے میں دِھیما + خطا کاری پر ایک وقت تک پردہ پوشی کرنے والا + انسان اپنی حالت کو بدل کر جب تک دِگرگوں ہو تب تک انتظار کرنے والا +

لَوْ یُؤَخِذُ اللّٰہُ النَّاسَ بِظُلْمِھِمْ مَا تَرَکَ عَلَیْھَا مِنْ دَآبَّۃٍ وَّلٰکِنْ یُّؤَخِّرُھُمْ اِلٰٓی اَجَلٍ مُّسَمًّی ط پس بہت تیزی نہ دکھاؤ - العجلۃ من الشیطٰن بُردباری اور تحمل کا وطیرہ اختیار کرو - گانٹھیں تو آہستگی ہی سے سلجھتی ہیں - بدلگام مُنہ زور ہونا اچھا نہیں - بالخصوص حکام بالا دستوں کے سامنے - ایسا ہی زیر دستوں اور بے کسوں کے سامنے اینٹھنا بھی بالکل ہی ناروا ہے برداشت اور تأنیّ کے لئے اکتساب کرو - تا تم الحلیم کے مظہر بن سکو - حلم سے بعض جگہ کام نہ لینا - تو سراسر نقصان ہی نقصان ہوتا ہے اس لئے اس صفت کے حاصل کرنے کے لئے حتی الوسع بہت ہی کوشش

سے کام لو۔

صدقات دینا مگر احسان جتانا۔ مال کثرت سے ہو پھر اس کو فی سبیل اللہ خرچ نہ کیا جائے۔ مخلوقات کے احسانات کا کفر کرنا۔ یہ سب برا ہے ؛

۴۰۔ العظیمُ

جس کی عظمت اور بڑائی کبھی تنزّل اختیار نہیں کرتی ؛ اپنے علم اور قدرت میں بہت بڑا ؛ عظمت والے کی عظمت مدنظر رکھو نہیں تو ذلیل ہونا پڑیگا خود بڑا بننے کے لئے سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمُ کی کثرت کرو۔ تا تمہیں بڑائی اور عظمت سے حصّہ ملے۔ خسّت اور کمینگی کی طرف میلان نہ رکھو نہ ہی طبیعت کو اس طرف جانے دو۔ بُری صورت بُری مثل کے مصداق نہ بنو۔ بلند پردازی کی ہمیشہ کی اُمنگ سے سرشار رہو۔ خوب یاد رکھو جب تک تنزل سے نہ بچوگے۔ عظمت کو حاصل نہ کرسکوگے۔

بعض حصّہ حیوان کا کاٹنا۔ یا ناک کان وغیرہ انسان کے کاٹنا۔ ذبح یا قتل کے وقت بھی احسان کو نہ برتنا۔ جان داروں کو آگ سے جلانا۔ بہت ظلم ہے ؛

۴۱ - الشکور

ادنیٰ سی اطاعت کا بھی قدر دان + محدود زمانے کی اطاعت کے بدلے غیر محدود زمانے تک اجر دینے والا + دل سے زبان سے اور اپنے جملہ اعضاء سے اعمال حسنہ بجا لانا ضروری - اُس کی طرف بالشت بھر چل تا وُہ ہاتھ بھر تیری طرف آئے - چل کر اُس کی طرف جا تا وُہ دَوڑ کر تیری طرف آئے - رَبّنا غفورٌ شکورٌ - رستے سے کانٹا ہٹانا - کُتّے کو پانی پلانا - ہر تر جگہ والے پر رحم کھانا یہ سب کچھ اُس کے نزدیک عجیب طرح کی قدر رکھتا ہے - بنی نوع انسان کے لئے قدر دان بن - اُن کی محنتوں کی قدر کر تا وُہ تیرے کاموں کو اخلاص اور محبت سے سر انجام دیں - "مزدُور خُوش دِل کند کار بیش" پر نظر رکھ - ہر معروف کے لئے سستی نہ کر تا تیری ہر سعی کی قدر کی جائے - جَزَاءً وِّفَاقًا اُس کی عادت ہے - اِس کا خیال رکھ - مثلاً رحم کر تا تجھ پر رحم ہو - دے تا تجھے دِیا جائے - علیٰ ہٰذا القیاس ہر معروف کا بدلہ ضرور ہے - اس سے نظر اندازی نہ کر -

سُود لینا - اور حیلوں سے اسمیں کام لینا - آزاد کو پکڑ کر فروخت کرنا - جھُوٹ - دغا فریب کی خرید و فروخت

کا مال کھانا۔ یہ تمام ناجائز ہے

۴۲۔ العلیّ۔ الاعلیٰ

اپنے جلال اور علو میں لاشریک + عارفین کے علم اور وصف سے برتر + سبحان ربی الاعلیٰ کی کثرت ضروری تا وہ الاعلیٰ ہستی تیرا علو اور مرتبہ بڑھائے۔ سجدے میں بالخصوص اس کا ورد ضروری تا بہت جلد قبولیت کا درجہ حاصل ہو۔ اپنی حیثیت اپنی حالت کو خود نہ گراؤ وہ اسے یقیناً پسند نہیں کرتا۔ جو تم اپنے ہاتھ سے بگاڑو گے وہ بھی اُسے پسند نہیں۔ کیونکہ وہ علو چاہتا ہے نہ کہ پستی اور تنزّل۔ اعلیٰ بننے کا ہمیشہ خیال رکھو۔ اپنی قوم اور اقرباء کو بھی تنزل سے بچاؤ۔

غلّہ کو اس نیّت سے بند رکھنا کہ ذرا اور مہنگا ہو جائے (یہ احتکار کہلاتا ہے جو ۴۰ دن تک بند رکھتا ہے) والدہ اور اُس کے بچّے کو جُدا جُدا کر کے بیچ دینا خود لینے کی نیّت نہ ہو مگر مال کی قیمت بڑھائے جانا یہ یہ سب منع ہے

۴۳۔ الکبیرُ۔ الاکبرُ

اپنی بڑائی اور شان میں بے نظیر۔ تشابہ سے برتر

جائز تکبر اور بڑائی کی صفت میں حدِّ اعتدال سے نہ بڑھو۔ مگر انسان اپنے سے کمزور کے مقابلے میں اس صفت کا اظہار تو بالکل ہی نہ کرے۔ کیونکہ وہ مستکبر کو کبھی بھی محبت سے نہیں رکھتا۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ خدا داد بڑائی کو تو ہاتھ سے نہ دو۔ ہاں بناوٹ اور تصنع کی بڑائی جو نقصان رسان ہو یا اپنے بھائی کو حقیر کرنے کے لئے استعمال کی جاتی ہے۔ اس سے بالکل ہی اجتناب کرو۔ کیونکہ تواضع للہ کرنے سے انسان کبھی بھی چھوٹا نہیں ہوتا۔ اوامر نواہی جو من اللہ ہوں۔ ان کے سامنے کبھی بھی گردن اونچی نہ کرو۔ ورنہ شیطان کے بھائی بن جاؤ گے۔ جو بڑا ہو اس کی بڑائی کو تسلیم کرو۔

ایک شخص ایک چیز کا خریدار ہے ابھی اس نے فیصلہ نہیں کیا۔ مگر دوسرا آدمی اس کا خریدار بنتا ہے یہ منع ہے۔ خشک غلّہ اناج پھل۔ تازہ پھلوں وغیرہ کے بدلے بیچنا۔ ہاں قلیل مقدار تازہ اشیاء کے کھانے کی غرض سے جائز ہے۔ اشیاء کو بھگو کر یا ان میں ملوّنی وغیرہ کر کے جس کو خریدار علانیہ محسوس نہیں کر سکتا بیچنا بھی بالکل منع ہے۔ جھوٹی قسمیں کھا کر جس سے خریدار کو اعتبار آ جائے اور اشیاء خرید لے۔ حالانکہ وہ اشیاء درست اور فائدہ مند نہیں ہیں

یہ بھی ناجائز ہے +

۴۴- اَلْمُقِیْتُ

ہر ایک شے کے ضروریات اس کے بقا کے لئے بہم پہنچانے والا ۔ چیز کا بقا مطلوب ہو تو اُس کے بقا کے سامان اُس کو دو۔ علم قایم رکھنا چاہتے ہو تو اُس کے لیئے کامل تیاری کرتے رہو۔ نماز کو قائم رکھنا چاہتے ہو تو اُس کا ہر طرح دھیان رکھو۔ رشتہ داروں کے حقوق کا بقا مطلوب ہو تو اُن کا بھی خیال رکھو حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے مصر کی فتح کی خوش خبری میں یہ بھی ارشاد فرمایا تھا کہ مصر والوں سے اچھا سلوک کرنا۔ ہاجرہ ہماری ماں وہیں کی تھی۔ حضرت خدیجہؓ کی سہیلیوں کو اُن کے مرنے کے بعد کچھ نہ کچھ آپ بھیج دیا کرتے تھے۔ باپ کے دوستوں کے ساتھ سلوک رکھنے کی بھی تاکید کی ہے اور اُس کا نام نیکی رکھا ہے۔ دُنیا کی اشیاء کی نگرانی نہ کروگے تو وُہ بالضرور برباد اور بے سُود ہو جائیں گی۔ کب سے سورج قائم ہے چاند ستاروں کا حال بھی یہی کچھ ہے۔ کیسے وُہ اُن کے بقا اور قیام کے لئے سامان مہیا کرتا رہتا ہے پس تم بھی جس کا قیام چاہتے ہو اُس کے قیام کے لوازمات اُس کو دو۔

ایسا قرض دینا جو نفع کا طالب ہو یا اُس سے نفع

لینے کی صورت ہو یہ بھی منع ہے قرض لینا اور نیت نہ ادا کرنے کی ہو یہ بھی منع ہے۔ غنی ہونا مالدار ہونا اور پھر حق دار کو اُس کا حق ادا کرنے میں دیر کرنا بھی ظلم ہے۔

۴۵ - اَلحَسِیبُ

ٹھیک ٹھیک حساب رکھنے والا۔ کامل عمدہ صفات والا۔ آفات کو ٹلانے والا۔ اپنے اعمال کا حساب روزانہ رکھو اور حَاسِبُوْا قَبْلَ اَنْ تُحَاسَبُوْا پر عمل کرتے رہو۔ آمد خرچ کو بے حساب نہ رکھو۔ خیال رکھو کہ دین کی خاطر کتنا اور کیا کچھ کیا ہے اور دنیا کے لئے کیا اور کتنا وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ۔ ہاں وصیت بھی حساب کے ساتھ ہو اور صدقہ خیرات بھی باحساب (لیکن بعض وقت سب کچھ ہی خدا تعالیٰ کے دین کی نصرت میں لگا دینا بھی باحساب ہی ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک بار سب کچھ ہی حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے لا رکھا آپ نے پُوچھا گھر میں کیا چھوڑا فرمایا اللہ اور اُس کا رسولؐ۔

یتیم کا مال کھانا۔ مال کو حرام جگہ خرچ کرنا پڑوسی کو ایذا دینا خواہ وُہ کسی مذہب کا ہو اسراف فی المال خواہ عمارت میں ہو خواہ کسی دُوسری جگہ۔

۴۶۔ ذُوالجَلالِ وَالاِکرام

اپنے اوامر و نواہی کے جاری کرنے پر مقتدر اور مستحق ۔ درکِ حواس سے بالاتر ۔ پس اُس کے جلال اور اُس کی شان میں تیرے افعال شرکت غیر سے بالکل ہی برتر ہوں ۔ اُن میں چھچھورا پن نہ ہو اُنہیں اُس ذی شان ہستی کے لئے ایک امتیاز نظر آئے تیرے دِل میں اُس کا جلال اور اُس کی شان ایک خصوصیت پیدا کریں ۔ تا کسی غیر کے لئے اُس سے وُہ حرکات سرزد نہ ہوں جو اُس کے سوا کسی دُوسرے کے لئے شایان نہیں ۔ پستی کی طرف جانے کے لئے کوشش نہ کرو ۔ ہمیشہ اپنی عزّت کو بڑھانے کے لئے اُس سے استدعا کرتے رہو ۔

حدود الارض کو توڑ کر تصرف بے جا ۔ بیچارے اندھے کو یا ناواقف کو گمراہ کرنا ۔ کسی غیر کی زمین دبا لینا ۔ ضامن بن کر پھر ضمانت نہ بھرنا ۔ یہ سب بُرائیاں ہیں جو منع ہیں ۔

۴۷۔ اَلکَرِیمُ

نفع رسانی میں سب سے بڑھ کر ۔ بلا منّت احسان کرنے والا ۔ نفع رسان وجود بنو ۔ نیکی کرو ۔ مگر بلا منّت

لینے کی صورت ہو یہ بھی منع ہے قرض لینا اور نیت نہ ادا کرنے کی ہو یہ بھی منع ہے۔ غنی ہونا مالدار ہونا اور پھر حق دار کو اُس کا حق ادا کرنے میں دیر کرنا بھی ظلم ہے +

۴۵- اَلْحَسِیْبُ

ٹھیک ٹھیک حساب رکھنے والا + کامل عمدہ صفات والا + آفات کو ٹلانے والا + اپنے اعمال کا حساب روزانہ رکھو اور حَاسِبُوْا قَبْلَ اَنْ تُحَاسَبُوْا پر عمل کرتے رہو۔ آمد خرچ کو بے حساب نہ رکھو۔ خیال رکھو کہ دین کی خاطر کتنا اور کیا کچھ کیا ہے اور دنیا کے لئے کیا اور کتنا وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ۔ ہاں وصیت بھی حساب کے ساتھ ہو اور صدقہ خیرات بھی با حساب (لیکن بعض وقت سب کچھ ہی خدا تعالیٰ کے دین کی نصرت میں لگا دینا بھی باحساب ہی ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک بار سب کچھ ہی حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے لا رکھا آپ نے پُوچھا گھر میں کیا چھوڑا فرمایا اللہ اور اُس کا رسولؐ۔

یتیم کا مال کھانا۔ مال کو حرام جگہ خرچ کرنا پڑوسی کو ایذا دینا خواہ وُہ کسی مذہب کا ہو اسراف فی المال خواہ عمارت میں ہو خواہ کسی دُوسری جگہ +

تیری نظر نہایت ہی غور سے کھلی رہے۔ آیاتِ قرآنی پر تیرے خیالات میں انتشار نہ ہو بلکہ یک سوئی ہو ایام اللہ۔ مکر اللہ سے غافل نہ ہو۔ اوقات مغتنمہ اور اچھے بھلے بد برے دنوں پر تیری نظر لگی رہے ذکر اور یادِ الٰہی کے وقت خاص طور سے توجہ رکھو۔ اپنے مفوّضہ امور کے انجام میں گہری نظر سے کام لو کسی کی کوئی چیز زبردستی چھین لینا۔ چیز مانگ کر لینا مگر اس سے ناجائز فائدہ اٹھانا غیر معین ع‌ ہیں مزدور کو مزدوری دینے میں دیر کرنا یا نہ دینا +

۴۹۔ اَلْمُجِیْبُ

دعا کو قبول کرنے والا + مضطر کی بالخصوص سننے والا + دعا میں اضطرار شرط ہے وہ پیدا کرو۔ اقبال الی اللہ میں خاص رنگ پیدا کرو۔ جو کھٹکھٹاتا ہے اسی کے لئے کھولا جاتا ہے استجابت للہ بالایمان پہلے حاصل کرو۔ تا اجابت میں دیر نہ ہو سائلین کی خبر لو تا تمہاری بات کی جلد ہی شنوائی ہو۔ حق داروں کو ان کے حقوق دو۔ تا تمہارا حق جلدی تم کو دیا جائے بے کسوں کا ساتھ دے ان کی امداد میں سستی سے کام نہ لے۔ تا تیرے کام اس کی ولایت اور نصرت سے بہت ہی جلد سرانجام پائیں۔ مظلوم۔ مسافر مومن

داحسان اور نہ ہی زیادہ لینے کے خیال پر - کرم کو وسیع اور بڑے پیمانہ پر رکھو - دیکھتے نہیں کس طرح برسات کے قطروں کی طرح ہر وقت اور ہر آن میں وُہ کرم نوازی کر رہا ہے - جس چیز کی طرف انسان کی رغبت جا سکتی ہے وُہ سب مہیا ہے اور انسان کے وجود سے پہلے - رشتے داروں پر بالخصوص نظرِ لطف رکھو - حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلّم فرماتے ہیں شوربا ذرا بڑھا لیا کرو تا پڑوسیوں کو بھی کچھ حصّہ مل جائے - بہرکیف کرم کا پہلو بھاری رکھو -

شریک کی خیانت کرنا - وکیل ہوکر پھر وکیل کرنے والے سے خیانت کرنا - قرض میں جھوٹا اقرار کرنا یا نسب میں جھوٹ اختیار کرنا (مثلاً ادنیٰ قوم سے بڑی قوم بن جانا) یہ سب ممنوع ہیں +

۴۸ - اَلرَّقِیْبُ

اپنی خلق سے غافل نہ ہونے والا + اُن کے اقوال افعال اور ضمائر پر نگران - مخلوق ہونے والی اشیاء کا بہت پہلے بینا + تو بھی اپنی حرکات اور اپنے اقوال وغیرہ کو اچھی طرح سے دھیان میں رکھ - نتائج پر پہلے فکر کو دوڑا لو - الغیب - الآخرۃ - ملائکہ - اس وراء الورا ہستی - حشر نشر کے واقعات - دوزخ - جنت وغیرہ وغیرہ سب پر

کرنا اِس صفت کے اظلال سے زیادہ تر تجھے نفع مند کریگا وَرنہ عفو اور رحم میں وسعت نہ ہونا الواسع کی صفت کے بالکل ہی منافی اور اُس سے گویا دُور سے بھی دُور تر رہنا ہے۔

چُغلی کھانا - ایسا جھوٹ بنانا کہ انسان حیران ہو جائے - یعنی بُہتان باندھنا - ہر مجلس کی بات کرنا دو رُخا رہنا نکاح بلا ولی کرنا - یہ سب خدا تعالیٰ کو ناراض کرنے والے حرکات ہیں ۔

۵۱ - اَلْحَکِیْمُ

اغراض سے بَری ۔ جس کے افعال حق و حکمت رکھتے ہیں ۔ احسن تدبیر کرنے والا ۔ لغو سے پرہیز کرو حتی المقدور اپنے جائز اغراض کو مخلوقات کے آرام کے لئے قربان کرنا سیکھو - قرآن شریف میں جو حکمتیں بیان کی گئی ہیں اُن کو مدّنظر رکھ کر اُن پر عمل کرو - اپنے کاموں کو احسن رنگ میں سرانجام دو - اپنی زندگی کی رفتار حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی رفتار کے مطابق بناؤ کیونکہ آپ کا معلّم وُہی آسمان و زمین کا مربّی ہے جس کی تعلیم میں حق اور ہدائت کو اعلیٰ پیمانہ پر بیان کر دیا گیا ہے جو شفاء اور قلوب کے احیاء کے لئے اپنی شان میں بے حد اور بے مثل ربوبیّت کی تکمیل رکھتا ہے

والد کی اپنے بچوں کے لئے ۔ روزے دار کی حالت سجدہ میں ۔ جُمعہ کی رات ۔ قربانی کی رات ۔ عید الفطر کی رات ۔ رجب کی پہلی رات ۔ شعبان کے نصف کی رات ۔ لیلۃ القدر وغیرہ وغیرہ سب دُعا کی قبولیت میں جُدا جُدا اپنا نیا رنگ اَور اپنی نئی بُو رکھتے ہیں ۔

ضروریات سے بڑھی ہُوئی اشیاء سے لوگوں کو روکنا ۔ گری ہُوئی اشیاء باقاعدہ اعلان کئے بغیر اُن سے فائدہ اُٹھانا وصیت میں ظلم کرنا ۔ امانت میں خیانت کرنا غیبت کرنا ۔ بُرے بُرے لقبوں سے پُکارنا ٭

۵۰ ۔ اَلْوَاسِعُ

اپنے معلومات ۔ مقدورات ۔ رحمت ۔ مغفرت میں وُسعت والا ٭ پس تیرے معلومات رُوحانیہ اَور قوائے قُدسیہ میں بھی وُسعت کا ہونا ضروری ہے ۔ اس غرض کے لئے تو وُہ علوم سے بھری ہُوئی کتاب زیر مطالعہ رکھ جس میں کُتُبٌ قَیِّمَۃٌ مکتوب ہیں ۔ اَور اُسوۂ حسنۂ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی تیرے وسیع تطہر کے لئے لوازمات ضروریہ سے ہے ۔ کثرت سے اپنے بھائی کی خطائیں معاف کر ۔ اَور اپنے رحم کو بھی تنگ دائرے میں محدود نہ رکھ ۔ تا الواسع کے زیر سایہ تُو کھُلی آسائش کا وارث ہو سکے ۔ غیظ وغضب پر حکومت

پر غور کر۔ پھر اس کے نتیجہ میں اُس کو اپنے لئے خاص کر اور اُس کی محبت سے اس طرح حصّہ لے۔

انسان اپنی عورت کا بھید دُوسروں سے ظاہر کرے ایذا اور دُکھ دینے کے لئے نکاح کرنا۔ عورتوں میں جو منکوحہ ہوں عدل و انصاف نہ کرنا۔ ناجائز ہے *

۵۳۔ اَلمَجِیۡدُ

خیر کثیر دینے والا + عظمت والا + اچھے اعمال والا۔ فی الواقعہ خیر کثیر جو انسان کو اشرف بنا کر دی ہے اس کی کوئی حد نہیں زمین و آسمان سب کا سب خیر ہی خیر سے بھرا پڑا ہے۔ جس چیز کی بھی انسانی فطرت تقاضا کر سکتی ہے وُہ سب کی سب وافر رنگ میں مہیّا کر دی ہے پھر ہمیشہ ہمیشہ کی نعیم اور دائمی زندگی اُس کی رضوان سے ملی ہوئی ایک جُدا خیر ہے جو کبھی منقطع نہ ہو گی۔ اچھے اچھے اعمال کرنا فساد اور بگاڑ سے بچنا نادار کو کما کر دینا۔ مہمان نوازی کرنا گرے ہُوئے کو اُٹھانا۔ ضروریاتِ حق میں مُمد رہنا یہ سب شرافت حاصل کرنے کے ذرائع ہیں۔ اور مخلوقات کو خیر کثیر پہنچانے کے سامان۔ بد بننا بدی کی طرف میلان رکھنا حد سے بڑھنا حقوق تلف کرنا یہ سب شرافت اور مجد کے خلاف۔ اور خدا تعالیٰ کے صفات ہیں۔ نہ زنگین۔

پس تیرے اعمال اور اقوال میں اُسی وقت چمکتی ہوئی حقیقت کا انکشاف ہوگا جبکہ تُو اُن کو خدا تعالیٰ کے تعلیم دادہ علوم کے مطابق بنانے کی کوشش کریگا ورنہ اس کے علاوہ سب باطل ہوگا جو بالکل نکمّا اور بے اجر اور بے ثمر کام ہوگا۔

منگنی پر منگنی کرنا۔ خاوند بیوی میں فساد ڈالنا اُن کو جُدا کرنے کی کوشش کرنا۔ بیوی کو طلاق دینا۔ جلد بازی سے۔ پھر کسی دُوسرے سے اُس کا نکاح کرنا مگر اُس کو اُس کے قریب نہ جانے دینا پھر اُس سے طلاق دلوانا۔ تاکہ دوبارہ اس سے نکاح کرلے یعنی حلالہ کرنا۔ یہ حرام ہے*

۵۲- اَلْوَدُوْدُ

محبت کرنے والا * محبت کیا گیا * اغیار سے ہٹانے والا * اغیار سے کٹ کر اُسی کا ہونا۔ اپنے نفس پر اپنی جان و آبرو اپنے خویش و اقارب پر اس کو مقدم کرنا اپنے مساکن اور احباء سے اُسے عزیز رکھنا اسی کا نام تبتل ہے جو اُسے پسند ہے اور اُس کی محبّت اور وداد کو جذب اور کشش کرنے والا ہے جو اُسے چھوڑ کر اغنیاء کی طرف جاتے ہیں اُنہیں اُس کی طرف لا۔ اور لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَفْسَكَ اَلَّا يَكُوْنُوْا الْمُؤْمِنِيْنَ

جدھر تیرا میلان ہوگا تجھے اُسی طرف کا کر دیا جائیگا
اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوا مَا بِاَنْفُسِہِمْ
کیسی متنبہ کرنے والی صفت ہے۔ الحذر الحذر

عورت کا اپنی بد مزاجی سے اپنے خاوند کو ناراض رکھنا۔ اور عطر وغیرہ لگا کر باہر نکلنا۔ بے غیرتی اور بے حیائی کے عادی رہنا خواہ مخواہ قسمیں کھا کر عورت سے جُدا ہونا۔ اُس کو ماں کہہ دینا۔ پاک دامن کو تہمت لگانا۔ یہ سب بُرائیاں ہیں۔

۵۵۔ اَلشَّھِیْدُ

اپنی ہستی کی شہادت دینے والا + ہر ایک امر پر گواہ + اس صفت کے ماتحت انسان اپنے اعمال کو اپنے نفس کو حاضر کر کے سرانجام دے۔ ایسا نہ کرے کہ یہ مع اپنے خیالات کے کہیں کا کہیں نکل جائے اور ہر ایک وُہ روحانی کام جس کو کرنا ہے ادھورے کا ادھورا رہ جائے۔ مثلاً پنج وقتہ نماز ہے حج کے مناسک ہیں۔ عمرہ ہے۔ قربانی ہے۔ اعتکاف ہے۔ اور ذکر الٰہی ہے۔ الغرض عبادت کے تمام وُہ مسالک جو بدوں احضار نفس تکمیل نہیں پا سکتے ضرور ہے کہ اُن میں انسان اچھی طرح شہید علیٰ نفسہٖ ہو کر توجہ سے کام کرے ورنہ وُہ درجہ ثواب کا جس کے حاصل کرنے

ہونے کے شیوے ہیں جن کا انجام فی الآخر نہایت ہی مُہلک اور برباد کُن ہے۔

خواہ مخواہ کھانے کے لئے طفیلی بن جانا اور حرص کرنا۔عورت کا مہر نہ دینا یا جو اُس سے وعدہ بوقت نکاح ہو چکا ہے۔اُس کو پُورا نہ کرنا۔تین دن سے زیادہ مُسلمان ایک دُوسرے سے ناراض رہیں اور دِل میں بُغض و کینہ رکھنا بھی منع ہے۔

۵۴-اَلْبَاعِثُ

مُردہ قوی کو اس دُنیا میں بھی زندہ کرنے والا مُرسلین مبعوث فرمانے والا۔جزا سزا دینے والا لہٰذا مُردہ اقوام میں زندگی کی رُوح پھُونک۔مُرسلین کی اغراض کو قایم رکھ۔اپنے اہل و اقارب کا بالخصوص خیال رکھ۔یُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ صفت کا پرتو تجھ پر ہمیشہ پڑتا رہے۔اتقیاء۔شرفاء کے مُردے اسی لئے ہوتے ہیں۔کہ وُہ اس صفت کے ماتحت دِل دے کر کام نہیں کرتے اور اولاد وغیرہ ناہموار ہو جاتی ہے زندہ کرنے والی شریعت کا خیال رکھ۔اُس پر عمل کر۔خدا تعالےٰ کے صفات کو مدّنظر رکھ تا دائمی زندگی تیرے شاملِ حال رہے اپنا تعلق اس دائم زندہ رہنے والے سے بڑھا تا مُردگی کے اثرات سے تُو محفوظ رہے ورنہ

یہ تمام کے تمام عیوب بالکل ہی ناجائز اور حرام ہیں۔ کیونکہ
حق کے بالکل ہی برخلاف ہیں۔ چمکتے ہوئے ہیرے کی
طرح ہو۔ ملمع سازی سے باز آؤ چال چلن نمایاں اور
واضح بناؤ عمل میں صداقت اور صفائی ہو اور قول اس
کے خلاف نہ ہو۔

جس عورت کا خاوند مرجائے اُس کا قبل وقت معین
کے بناؤ سنگار کرنا۔ عورت کا ایّام عدّت کو مناسب جگہ
میں نہ گزارنا۔ عورت کا نان نفقہ۔ ممنوع باتیں ہیں ٭

۵۷۔ اَلْوَکِیْلُ

جس کے بھروسے پر تمام وہ امور رکھے جاتے ہیں
جو بطور نتیجہ کے انسانی کوشش کے بعد رُو پذیر ہوتے
ہیں۔ موکل کو بڑھ کر دینے والا ٭ عَلَی اللّٰہِ فَلْیَتَوَکَّلِ
الْمُتَوَکِّلُوْنَ۔ جس کے بھروسہ پر اُمور سونپ دیئے جائیں
یا ایک حد تک کی سعی کے بعد امور کو مجبوراً چھوڑ دیا
جائے وہ صرف الوکیل ہی ہے۔ ورنہ انسان اور اُس
کی سعی نہایت درجہ کے کمزور اور نامکمل حیثیت کے
اندر بیشک اُس زائد مدد کے محتاج ہیں۔ جس تک
انسانی رسائی کا ہاتھ بہ سبب چھوٹا ہونے کے بالکل
ہی ناپہنچنے کے قابل ہے۔ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہ کا بھی
یہی مفہوم ہے اور اسی لئے اس کو مفتاح الجنۃ سے تعبیر

کی نیت رکھی جاتی ہے پورے کا پورا حاصل نہیں ہو سکتا - چنانچہ یُؤْتُوْنَ مَآ اٰتَوْا وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ اسی کی طرف اشارہ ہے - بہتیرے نماز پڑھتے ہیں - لیکن کوئی پانچواں حصہ ثواب کا حاصل کرتا ہے اور کوئی اسی نماز سے تیسرا اور دوسرا اور دسواں - یہ صرف اپنے کام پر نہ شہید ہونے ہی کا نتیجہ ہے جو اتنی کمی رہتی ہے علیٰ ہٰذا القیاس ہر ایک کام کا یہی حال ہو سکتا ہے - پس آنکھیں کھول کر ہر ایک کام کو احضارِ نفس سے تکمیل دو - تا کمال کے مرتبہ کو حاصل کر سکو -

مومن کو گالی دینا - میعاد گزرنے سے پہلے شرعی ممانعت کو جائز کر لینا (مثلاً طلاق رجعی کے وقت وغیرہ) باپ اپنے بیٹے کا انکار کر دے یا بیٹا اپنے باپ کا - خاندانوں میں طعن کرنا - عدّت کے ایام میں خیانت کرنا یہ تمام کا تمام ناجائز ہے *

۵۶ - اَلْحَقُّ

جس کی ذات کے لئے واضح اور روشن دلائل ہیں حقیقت پسند * انسان کا چال چلن حقیقت آمیز ہو - نفاق دو رُخی اس میں نامناسب اور بالکل ہی ناروا ہے - اندر باہر سے یکساں اور یکسو ہونا ضروری - تقیہ قول الزور - ایمان میں حق کو چھپانا - بہتان - افترا - کذب

جسم کو مضبوط رکھنا اگر ضروری ہے تو رُوحانی اُمور میں سُستی اور تکاسل سے بھی گریز واجب۔ کیونکہ آلہ کی حفاظت کرنا اور پھر اُس سے کام نہ لینا اِس قدر جہالت اور نادانی ہے کہ اُس کی نظیر اور مثل محال اور ناممکن خیال رہے۔ کہ جسم کمزور ہوگا۔ تو رُوحانی امور میں سُستی اور تکاسل ضرور ہوگا۔ اس طرح جسم کمزور نہ ہوگا بلکہ رُوح کمزور ہوگی۔

آزاد کو غلام بنانا بیچنا۔ جانوروں کو لڑانا (اُن کے سر پھٹیں آنکھیں پھُوٹیں لہُو لُہان ہوں۔ اور حضرت انسان خُوش ہوں) بڑا ظلم ہے +

۵۹۔ اَلْکَفِیْلُ

ضروریات کو بامحل اور بر۔وقت پہنچانے والا + انسان پر خرچ کرنے والا + ہر قسم کے رزق۔ روشنی کا سامان۔ دریا پہاڑ۔ اناج۔ چار پائے وغیرہ کس خُوبی سے انسان کے کام کے لئے لگا دِئیے گئے ہیں اور عین وقت پر اپنا اپنا کام دے رہے ہیں مومن اور مومنات کی پھر کتنی بھاری ذمہ داری ہے کہ وُہ اپنے عہود اور مفوّضہ اعمال کو بروقت سرانجام دیں۔ حقوق العباد کا بوجھ اس پر نہ رہے بیکسوں اور بے بسوں کا یہ کفیل رہے پھر حقوق اللہ کی

کیا گیا ہے۔
چھوٹی اولاد کو ضایع ہونے دینا۔ ماں باپ کی نافرمانی کرنا اُن کی خبرگیری نہ کرنا۔ رحمی تعلقات کو نہ ملانا۔ بلکہ رشتہ داروں وغیرہ سے قطع کرنا نوکر کا اپنے مالک کے کام میں خیانت کرنا۔ غلام کا اسی طرح عذر کرنا ٭ غدر

۵۸۔ اَلْقَوِیُّ

بڑی طاقتوں والا ٭ دُھن۔ عجز اور کسل سے کام نہ لینا چاہئے۔ بالخصوص دشمن کے مقابلہ میں حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم ورزش جسمانی کا بھی خیال فرمایا کرتے تھے۔ حضرت عائشہؓ کے ساتھ دَوڑنا گھوڑے اُونٹ وغیرہ کی سواری کرنا گھوڑوں اُونٹوں میں مسابقت کروانا۔ صحابہؓ کے ساتھ مِل کر کام کرنا یہ سب کچھ آپ سے ثابت ہے۔ اَعِدُّوْا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ وَّ مِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ یہ بھی اسی کی طرف اشارہ ہے۔ مومن قوی ضعیف مومن سے بہتر ہوتا ہے یہ بھی آپ ہی کا ارشاد ہے ان اُمور سے طاقت کو بحال رکھنا کھلی طرح سے واضح نظر آتا ہے اپنے قوی کو تلف ہونے سے بچانا کتنا ضروری ہوا۔ ہاں حرام سے نہیں۔ طیّبات سے۔ لحوم سے اور مقوّی مشروبات اور ورزش جسمانی سے

ادائگی بھی بر وقت اس سے ہوتی رہے۔ شکریہ میں جو بھی اُس خرچ کرنے والے نے اس پر خرچ کیا ہے اس سے اُس کے عباد اور اُس کے بے زبان جانوروں پر خرچ کرے۔ اور ہر موقع اور محل کو ہاتھ سے نہ دے۔

مومن کے متعلق تجسّس کرنا۔ اُس کے مخفی حالات معلوم کرنے کی سعی کرنا جانوروں سے لواطت کرنا۔ عورتوں کا آپس میں ناجائز طور سے قوی شہوانیہ کو تحریک دینا۔

۶۰۔ اَلْمَتِیْنُ

قوی۔ شدید۔ جس کو اپنے افعال میں مشقت کلفت اور تکان لاحق نہیں ہوتی۔ چھچھوراپن اور چڑچڑاہٹ جتنی بھی کم ہو بہت اچھی ہے۔ متانت کو ہاتھ سے نہ دو۔ اس سے انسان کی عزت اور وقار قائم رہتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے ذکر اور اُس کی یاد کی کثرت تکان اور سُستی کا علاج ہے۔ اعضا کے ضعف کے لئے یہی ایک اکسیر ہے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے آپ سے غلام مانگا تو سُبْحَانَ اللّٰهُ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ۳۳ ۳۳ بار پڑھنے کی تاکید فرما دی۔ حضرت زکریا علیہ السلام نے وَهَنِ عَظْمِ کو

پیش کیا تو بھی وَاذْکُرْ رَبَّکَ کَثِیْرًا ارشاد کیا گیا۔ مومن کے اندرونی اور بیرونی قوئے کو ذکر الٰہی سے زندگی اور تقویت حاصل ہونا سلسلۂ الٰہیات کا ایک راز ہے جس پر کاربند ہونا مومن کے ضروری وظائف سے ہے۔ ورنہ ممات کا اندیشہ اور ہر دو قسم کے قوئی کی ہلاکت۔

چوری کرنا۔ راہ مارنا۔ پردے والے اندر جھانکنا خفیہ باتیں سُننا۔ بلا اجازت کسی کے مکان میں گھُسنا۔ یہ بھی سب کا سب نادرست ہے *

۶۱۔ اَلْوَلِیُّ

پرورش کے لئے نگران۔ مومنین کا دوست۔ سب سے زیادہ اقرب۔ مقابلہ کے وقت کفار اور مومنین بالمقابل ہوں۔ تو یہ صفت مومنین کی خاص طور سے نگرانی کرتی ہے مثلاً خوارق سے کام لینا۔ سامان مہیا کرنا۔ ہلاکتوں سے بچانا۔ عطوفت اور مہربانی سے کام لینا۔ خصوصیت رکھنا لہٰذا مودت اخوت اور دِلی دوستی بجز مومن کے اور کسی کے ساتھ نہ رکھ۔ کفار کو اور اُن کو جو اُس کے نہیں ہیں۔ اپنا محرم راز نہ بنا۔ خُوب خیال رکھو دوست اپنے دوست کے مذہب میں بالضرور رنگین ہو جایا کرتا ہے پس جب بناؤ اچھّا ہی ساتھی بناؤ۔ تاکہ تم ناگہاں کہیں اُس کی ولائت سے دُور نہ ہو جاؤ۔

ختنہ نہ کرانا۔ السّلام علیکم نہ کرنا۔ یہ پسند کرنا کہ لوگ اُس کے لئے تعظیم کو اُٹھیں۔ مُسلمانوں کی غلطیاں پھیلانا یہ سب کا سب بُرا ہے +

۶۲- اَلْوَالِی

سب چھوٹی بڑی چیزوں کا مالک + اُن پر حکمران انعام کرنے والا + تمام حُکّام اور حکومتیں عدل و انصاف سے کام کریں تو اسی صفت کا مظہر ہیں۔ تسلّط بِٹھانا۔ اور حکومت کی عنان کو تھامے رکھنا اسی صفت کے ماتحت انسان سے ہو رہا ہے ورنہ تمام کا تمام شیرازۂ حکومت اور اُس کے ثمر خیز نتائج نکمے اور بے سود ہو جاتے اور یہ سب کا سب علاوہ بدنما ابتری کے سراسر تکالیف کا مجموعہ ہی نظر آنے لگتا۔ ہاں محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کے ماتحت طرز حکومت کا ہونا ٹھیک اُس مالک حقیقی اور منعم حکمران ہی کی حکومت کا طرز ہوگا۔ جو جہان کے لئے سُکھ اور دائمی رحمت کا موجب ہوگا۔ ورنہ مصائب اور مخلوقات پر ظلم و تعدّی کا موجب۔ فلاح ہے تو اسی میں اور نظامِ عالم کا شیرازہ بکمال و خُوبی وابستہ ہے تو اسی سے ایسی قسم کھانا کہ دُوسرے کا حق ڈوب جائے جھُوٹے کی اعانت کرنا۔ رشوت لینا۔ سوائے تجارت کے لوگوں کے اموال میں کمی کرنا +

۶۳-المولیٰ

محب + اَڑے وقت میں مومنین کے کام آنیوالا +
نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ + مومنین پر ایّام فترت آتے
جبکہ خاص مصالحِ الٰہی کے موافق نصرت میں ذرا دیر پڑ
جاتی ہے اور مخالفین اور مکذبین بدگمانی میں بڑھ کر اکثر
خیال کرنے لگ جاتے ہیں کہ اب ان کے خاتمے کا وقت
ہے لیکن یہ صفت پھر اول الذکر لوگوں کے ساتھ وہی برتاؤ
کرتی ہے جو اَڑے وقت پر اُن کی طرف داری اور پاس
داری میں ہمیشہ سے اس صفت نے کیا ہوتا ہے۔ پس
نصرت آتی ہے اور ہر مخالف کو خس و خاشاک کی طرح
اُڑا کہیں کا کہیں پھینک دیتی ہے۔ اِس لئے تو سنبھل
کر دو گروہوں میں سے افضل گروہ کو اختیار کر اور اُن
کا محب بنا رہ اور ایّام اللہ پر گہری نظر سے تاڑ لگائے
رکھ۔ تاکہ تُو اُس کی کارسازی اور وقت پر کام آنے
کی رمز کو اچھّی طرح پہچان سکے اور ردّی چیز کی طرح
اِدھر اُدھر نہ پھینکدیا جائے اس غرض کے حاصل کرنے
کے لئے تو اُن کی دقتیں دفع کیا کر جو درماندہ اور عاجز
ہو کر اس قدر رہ جاتے ہیں کہ بدوں کسی محب اور اس
المولیٰ کے کسی خاص مظہر اتم کے بغیر اُن کا وہاں
سے اُٹھنا کسی طرح بھی ممکن نہیں ہوتا۔ تو اُس وقت

اُن کا ہو تاکہ وُہ المولیٰ محبت بھری کارسازی سے اڑے وقت پر دَوڑ کر تیرے کام آسکے۔

ہدیہ قبول کرنا بدیں نیت کہ یہ سفارش کر چکا ہے یا کرے گا۔ تقسیم کرنے میں ظلم کرنا۔ جھوٹی گواہی دینا ایسا جھوٹ جو ضرر رساں ہو۔ جھوٹی گواہی چھپانا یہ تمام ممنوع ہیں +

۶۴- اَلْحَمِیْدُ

حمد والا + جس کے تمام افعال غلطی سے پاک ہیں پس علم ہی ایک ایسی چیز ہے جس سے انسان کا رتبہ اور منزلت بڑھتی ہے اس صفت کا مظہر بننے کے لئے علم دوست بن سہ پیر شو علم بیاموز + خدا تعالیٰ کے افعال صفات اُس کے مقادیر اُس کے سنن اُس کی کلام پر نظرِ غور کرتا ہوُا زندگی بسر کر۔ اہلِ علم کی رفاقت میں اپنے اخلاق کو دُرست کر اور خر پیر شد ہنوز خر بماند کا مصداق نہ بن افعال میں غلطیاں کم ہونگی حمد بڑھیگی خُلق عظیم میں بہرہ وَری ہوگی۔ بشرطیکہ اُس علم کی طرف رجوع کیا جائیگا۔ جس کو علمك ما لم تكن تعلم و كتاب لا ياتيه الباطل من بين يديه ولا من خلفه تنزيل من حكيم حميد کے نام سے موسوم کیا گیا ہے خیتھل الی القران والحدیث +

شراب خوردن کی مجالست - بیدین فساق کی صحبت - جُوا کھیلنا - شطرنج وغیرہ کھیلنا - سارنگیاں دوتارے بجانا یہ بھی سب بُرائیاں ہیں +

۶۵- المُحْصِیْ

گِن گِن کر ٹھیک ٹھیک مقادیر کا علم رکھنے والا + اپنی کائنات کا احصاء رکھنے والا + مومن کی نیکیوں کو بالاستیعاب شمار میں محفوظ رکھنے والا + خدا تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں مصنوعات کے وجود کے لئے کچھ اس طرح کی ٹھیک مقدار قائم کی ہوئی ہے کہ جب سے اس کائنات نے وجود لیا ہے عجیب رفتار سے بدوں نقص کے عمدہ سے عمدہ طرز میں اس کا قیام ہو رہا ہے اور ہر ایک چیز کے صحیح اندازے گِن گِن کر لگائے گئے ہیں - پھر اُن کے مقادیر کا علم عجیب طرح سے وُسعت بے پایان لئے ہوئے ہیں کہ بدون اُس المحصی کے اُن کو کوئی احاطۂ علم میں لاکر ٹھیک طرح سے نہیں گِن سکتا - یہی سبب ہے کہ کبھی بھی اُس الرحمن کی خلق میں کسی قسم کا فتور نظر نہیں آسکتا در اصل تناسبِ مقدار ہی ہے جو اس تمام عالم کی خوبصورتی کی رُوح و روان ہے - پس کتنا ضروری ہے کہ ہر ایک عقلمند انسان خدا تعالیٰ کی اس صفت کو مدّ نظر رکھ کر اپنے مقاصد و مرام کے حصول کے صحیح ذرائع کو اوّل

علم سے احاطہ کرے پھر ان کی صحیح تناسب کی سلک میں منسلک کرے اور اس طرح اپنے مطالب کے نتائج کے چمکتے ہوئے چہرے پر شوق سے نظر ڈالتا ہوا چلا جائے تو ہر ایک امر آسان ہے اور اس کے حصول کے لئے ہر قسم کی سہولیت مہیا و موجود۔ ورنہ ترقی کا تمام سلسلہ بند اور مسدود اور حیرانی دگنی نہیں بلکہ چوگنی۔

انسان کی محبت میں یا عورت کی محبت میں ناجائز اشعار کہنا۔ مسلمانوں کی ہجو کرنا۔ ایسی شئے کا دعوے کرنا جو اس کی نہیں ناجائز طور سے غلام سے خدمت لینا جو شرعی حد سے باہر ہو +

۶۶-المُبدِیُٔ

عدم سے ایجاد کرنے والا + بنانے میں بے مثل علم طبعی پر گہری نظر اور اس میں نئی نئی ایجادیں اسی صفت کے مظاہر ہیں انسان میں اگر اس صفت کا جلوہ اپنا پرتو نہ ڈالتا۔ تو ممکن نہ تھا کہ یہ آگے آگے نت نیا قدم اٹھانے کے قابل ہو سکتا اور اس ترقی کے زینہ پر اتنی دور چڑھ سکتا جہاں کہ یہ اب دور سے دور پہنچ سکتا ہے غیب کے متعلق اس کو علم نہیں ہے یہ اس کوچے سے بالکل ناآشنا ہے لیکن یہ صدہا سال کے واقعات پر بہت ہی پہلے اس صفت کے ماتحت لمحہ

بھر میں ایک فوزی نظر بلاریب مار سکتا ہے اور وہ اسی طرح کہ شیء اپنے اعمال میں اس قسم کی درستی پیدا کرے کہ ان کے نتائج اس کو ایک نئی منزل پر جا کھڑا کریں پھر وہاں سے یہ اسی طرح اور آگے بڑھنے کی کوشش کرے پھر اور آگے - پھر اور آگے - اس کی ایسی رفتار اس طرح یقیناً ایک دن اس کو کشاں کشاں اس المبدئ کے زیر سایہ لے جائیگی - جس کے لئے پھر دوسری نئی بدأ کا پیدا کرنا بلکہ اس کو نئی زندگی سے ملبوس کرکے ایسے دائمی مقام میں رکھنا اس کے لئے اپنی اس صفت کے ماتحت نہایت ہی آسان اور سہل ترین ہے اور یہی وہ مقام ہے جس کو فردوس بریں اور رضاء الٰہی کا مقام کہا جا سکتا ہے -

انسان کی پیدائش کی غرض اس کی تکمیل تربیت ہے - اسی غرض کے لئے اس کو بتدریج بڑھایا گیا ہے یہ شئے مذکور نہ تھا - پھر انسان سمیع بصیر بنا دیا - اب کچھ عرصے کے بعد ایک دوسرے عالم کے لئے تبدیلی کھا کر - ہمیشہ ہمیشہ کی زندگی اور جنت اس کا گھوارہ ہوگا جس میں نہ تو مرے گا اور نہ ہی بھوکا پیاسا اور ننگا رہیگا اس کی ترقی کا قدم روز بروز پھر اور آگے بڑھتا چلا جائیگا نہ آنکھوں نے وہ کیفیت دیکھی ہے اور نہ ہی کان اب اس کے متعلق کچھ سن سکتے ہیں *

۶۷- المعیدُ

مردہ قوٰی کو پھر حیات دے کر لوٹانے والا + بار بار ایک کام کو کرنے والا + بارشوں سے مُردہ زمین کا بار بار زندہ کرنا - اسی طرح ہر سَو سال کے بعد رُوحانی پژمردگی کو پھر زندگی دینے کے لئے مجددین کا مبعوث کرنا اسی صفت کا تقاضا ہے پس اس صفت کے ماتحت اگر انسان اپنے جسمانی اور روحانی امور میں بار بار اصلاح کرنے کا خیال رکھے گا - تو ممکن ہے کہ اُن میں تر و تازگی رہ سکے ورنہ تباہی اَور ابتری اَور خرابی کا اندیشہ ہے - انسان کی طبیعت کچھ اسی بات کی فطرت عادی ہے - یعنی جب تک کہ یہ اپنے امور میں بار بار نظرِ ثانی نہ کرے اُن میں وُہ دُرستی اور صفائی اُس خوبی سے ہرگز ہرگز پیدا نہیں ہوسکتی - جو بار بار کے اعادہ سے ہُوا کرتی ہے چنانچہ نمازوں اور اذکار الٰہی میں تکرار اَور اعادہ بھی اسی لئے روحانی قوٰی کی مردگی کے لئے آبحیات سا حکم رکھتا ہے ھلم جرًّا

انسان کے پاس اگر علم کامل اَور قدرتِ کاملہ ہوتی تو پھر اس کو کسی قسم کا زوال اَور تنقص عارض نہ ہوتا - مگر یہ دونوں صفات بکمال و اتم طور سے صرف اس ہستی کے ہی شایان ہیں جس کا نام ربّ العٰلمین اور الٰہ العرش ہے جس موصوف میں یہ دونو صفات کمال کا رنگ دِکھا رہے ہیں اَور موجودہ مخلوقات کی عجیب صنعت اس پر گواہ

بن رہی ہے اُسی کا نام اللہ جل شانہٗ ہے جس پر کبھی فنا اور زوال کا سایہ نہیں پڑ سکتا۔جس کے اقتدار اور جس کی عظیم الشان ہستی سا پھر کوئی دُوسرا مثیل نہیں۔جتنا بھی انسان اس رمز پر غور کرے گا اُتنا ہی بیش از پیش سعادت سے حصّہ لے گا +

۶۸۔ المُحیُ

حالت مُردہ کو تازگی بخشنے والا + زندگی عطا کرنے والا + زندہ کرنے والا + خدا تعالیٰ کے دِین اس کی کتب کے احیاء کے لئے رُسُل اور انصار اللہ کا ساتھ دینے کے لئے کیسا ضروری ہے کہ انسان تا حیات ابدی سعی میں لگا رہے انسان کو زندہ کیا اُس کو دائمی بقا کے لئے شرف بخشا اُس کی نسل کو قائم کیا۔پس خدا تعالیٰ کی تقدیس میں اس کی بڑائی میں اُس کی مدح اور ثنا میں جتنا بھی یہ سرگرم رہے اُتنا ہی تھوڑا ہے اس کے نام کو پھیلائے اس کے لئے ایثار دِکھائے۔ اور دُنیا و مافیہا اس کے مقابلے میں پسِ پُشت ڈالتا رہے تو ممکن ہے کہ یہ اُس دائمی زندگی کو حاصل کر سکے۔ جو اُس الحیّ اور اس المحی کی وساطت سے یہ سبب اسمیں فنا ہونے کے بطور انعام کے اسے یقینی طور سے مِلسکتی ہے۔رُسُل پر صلوٰۃ بھیجنا عباد اللہ الصالحین کے لئے رحمت کی استدعا کرنا۔نیز ماں باپ رُوحانی اُستاد

اور محسنین کا خیال ایسے وقت میں رکھنا اِسی لئے ضروری ہے کہ یہ سب کے سب اس کی دائمی زندگی کے بقا میں ممد و معاون ہیں۔

یہ جہان اُس کی رحمت کی ذیل کے وسیع اور فراخ ہونے کی وجہ سے ہی آباد اور شادان ہیں۔ گناہوں پر وُہ فوراً ہی لال پیلا نہیں ہو جاتا۔ بلکہ مُہلت دیتا ہے۔ صبر سے کام لیتا ہے۔ حتیٰ کہ علوم کے بڑے ماہر یعنے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام بھی متیٰ نصر اللہ کہ اُٹھتے ہیں۔ پھر کہیں بدوں کا پیمانہ لبریز ہوکر تباہی کے سامان اُن کے لئے بہم پہنچائے جاتے ہیں۔ وُہ بھی پھر رأفت اور رحمت کی ملونی سے الگ نہیں ہوتے بلکہ بہت سی گنجائش ہوتی ہے جس سے خشیت بھرے دِل پھر بھی فائدہ اُٹھا لیتے ہیں۔ یہ ایک ایسی صفت ہے جو بیشک شریر اور بد انسان کو کسی طرح گستاخ اور اندھا دلیر بننے کے لئے مُہلت دیتی ہے مگر سہ دیر گیر و سخت گیر مر ترا۔ بالآخر انجام ہو جاتا ہے وَلَا یَاْمَنُ مَکْرَ اللّٰہِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ اسی کی طرف اشارہ ہے ✦

۶۹ - الواحد ۷۰ - الاحد

اپنی ذات اور صفات اور افعال اور قدرت میں بیمثل و یکتا ✦ اس صفت کے ماتحت انسان اپنے اُس تعلق کو جو

اُس کو اپنے اُس رفیق اعلیٰ سے ہے ایسے امتیازی رنگ
میں اختیار کرے کہ خدا تعالیٰ اس کو اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ
تَوْحِیْدِیْ وَتَفْرِیْدِیْ کی صدا سے مشرّف و ممتاز فرمائے
اس طرح اگر یہ تبتل اور انقطاع میں اکیلا اور موحّد نظر آئیگا
تو یقیناً اس کے لئے وُہی خوارق خدا تعالیٰ کی طرف سے ممتاز
اور مخصوص کئے جو حُنفاء اور متبتلین الی اللہ کے لئے پسند
اور اختیار کئے جاتے ہیں۔ مگر بہت ہی کم انسان ہیں۔ جو
اس مقام پر کھڑے ہوتے ہیں۔ مَا یُوْمِنُ اَکْثَرُھُمْ اِلَّا
وَھُمْ مُشْرِکُوْنَ طُوْبیٰ لِمَنْ تَفَرَّدَ وَانْقَطَعَ اِلَیْہِ۔

قضاء قدر۔ ہر ایک چیز صحیح اندازوں سے بنائی گئی
ہے۔ آگ جلاتی ہے جس طرح کہ بد کی صحبت بھی ضرور
ہی اپنا اثر دکھاتی ہے۔ پتھر موم نہیں اور موم پتھر نہیں
گیہوں سے گیہوں ہی اُگیگی اور جو بجز جَو کے اور کچھ نہیں
اُگا سکتے۔ مسلم اور مجرم بھی برابر نہیں ہو سکتے۔ انسان
کو بڑھانے اور تکمیل تربیت کے لئے بنایا گیا ہے نہ کہ
جور و ظلم کرنے کے لئے اِنَّ اللّٰہَ لَیْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِیْدُ
اللہ تعالیٰ بندوں پر ظلم نہیں کرتا بلکہ اِنَّ اللّٰہَ بِالنَّاسِ
لَرَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ بالضرور اللہ تعالیٰ لوگوں کے ساتھ نرمی
کرنے والا ہر قسم کی محنت کا بدلہ دینے والا ہے۔ پس
انسان اپنے کئے کی سزا پاتا ہے۔ اُس وقت اپنے نفس
کو ملامت کرے نہ کہ زمانے کو کوسے۔ اور نہ ہی خدا

تعالےٰ سے بدظنّی کرکے تباہ ہو +

انسان کو اُس کی اپنی سرشت میں محض بد نہیں بنایا گیا - ورنہ ظلم ہوتا - جس سے وُہ قدُّوس مُبرّا ہے - بلکہ نیکی اور بدی کے تمیز کرنے کے قوے اس کو دئے گئے ہیں - انبیاء رُسُل اور کُتب اور ہدایت کا سلسلہ بھی سلسلہ وار رکھ دیا گیا ہے - جو تقویٰ کرے گا اُس کے لئے جنت کے دروازے کھُلے ہیں - مگر بد کے لئے دھکتی ہُوئی آگ بھی ہے - پاگل مجنوں اور جن کو ایسے قویٰ نہیں دئے گئے جو نیکی اور بدی کی تمیز کر سکیں وُہ پھر لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا کے ماتحت سزا سے بَری بھی کر دئے گئے ہیں - یُرِیْدُ اللّٰہُ بِکُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیْدُ بِکُمُ الْعُسْرَ اللہ تعالیٰ انسان کے ساتھ ہمیشہ آسانی اور سہولت کا برتاؤ کرتا ہے - عُسر کا ارادہ بھی نہیں کرتا - پس اس کے انعام پر اُس کی حمد کرنی چاہئے - اور دُکھ اور تکلیف کے وقت توبہ استغفار سے کام لینا چاہئے - خود انسان اپنے کئے کی سزا پاتا ہے - اس میں کسی دُوسرے پر الزام ناحق کی بدظنی اور ہلاکت ہے +

۱۷ - الحیُّ

جس پر کبھی فنا نہیں آتی - اسی طرح وُہ انسان بھی کبھی فنا پذیر نہیں ہُوا کرتا جو اُس الحیّ سے سچّا تعلق پیدا

کر لیا کرتا ہے حتیٰ کہ وہ تمام کام جو وہ اس میں ہو کر شروع کرتا ہے وہ بھی ادھورے اور ناقص نہیں رکھے جاتے۔ شکرا للہ سعیھم ان کے لئے ہی مخصوص ہے پھر یہی قوم ہے جس کے پس ماندے بھی کبھی فنا نہیں کئے جاتے۔ اور پھر یہی قوم ہے جس کے پس ماندوں کے لئے اُس کو خود خیال ہوتا ہے اور وُہی پھر ان کا کفیل اور عجیب طرح کا نگران اور متولی بنا رہتا ہے۔ موٹی بات ہے لایزال سے تعلق رکھنے والا۔ فنا ہو تو کس طرح ہو۔ ڈھور بھی ہیں۔ گدھے گھوڑے چیونٹی ہاتھی حضرت انسان اشرف المخلوقات بھی۔ پھر شاہ و گدا بھی۔ کوئی پیٹ کے بل رینگتا ہے تو کوئی ہوا میں طرارے بھی بھرتا ہے یہ ادنےٰ اعلےٰ اونچ نیچ۔ نشیب و فراز سب کا سب خدا تعالیٰ ہی کی طرف سے ہے یہ زندگی کی تقسیم بھی اُس کے اپنے ہاتھوں کی بنائی ہوئی ہے مگر ہر ایک اپنے اپنے قوائے کے مطابق مکلف ہے چیونٹی سے ہاتھی کی طاقت کا اگر مطالبہ نہیں ہے۔ تو پھر گدا ایک شاہ کی ذمہ داریوں سے بھی بری ہے ہر ایک اُس نعمت کے متعلق سوال کیا جائے گا۔ جو اُس کو دی گئی ہے اس کی نعمت زیادہ ہے پھر انسان میں شکریہ کے بجائے کفر ہے تو بوجھ بیشک بھاری ہے جو اُٹھانا پڑے گا۔ نعمت کم ہے تو منعم پر اتنا ہی بوجھ بھی

کم ہے - مگر خدا تعالیٰ کی رضا جوئی کے لئے جو بھی قدم اُٹھائے - ہر دو آزاد ہیں یہ تو ممکن ہے کہ درویش سبکرو تیز رفتار ہو - مگر یہ بہت ہی کم ہے کہ مالدار ہو کر پھر ذاکر شاغل اور خدا کے لئے ویسا ہی ہلکا پھرتیلا قدم اُٹھاتا ہو جیسا کہ ہر وقت بلبلانے والا گوشۂ تنہائی میں بے کس دیار ہونے کی وجہ سے فرش سے عرش تک طرفۃ العین میں پہنچ جاتا ہے - تلک بہ تلک شکایت کرنے کی کسی کو گنجائش نہیں - صرف سمجھ کا پھیر ہے ٭

۷۲ - القیّومُ

تمام اشیاء کو تھامنے والا ٭ اس عالم کا اور اُس عالم کا تمام نظام اُسی قیوم کے اشارے سے ہے اور وہی ہے جو انسان کے تمام ضروریات کے سامانوں کو اُن کی اپنی اپنی جگہ میں سنبھالے ہُوئے ہے - اور جس جس چیز پر کسی دوسری چیز کا قیام ہے - وُہ بھی اس کے تھامنے سے ٹکی ہُوئی ہے - سینکڑوں اجرام ہیں اُن کی بڑائی اور ان کی وسعت کا علم صرف اُسی کو ہے - پھر بھی اپنی اپنی جگہ سب کام میں لگا رہتے ہیں - اور کس خوبی سے اپنی اپنی جگہ پر قائم ہیں - اور کام دے رہے ہیں - چھوٹے سے چھوٹے ذرات بھی اُسی کے سہارے سے لہرا رہے ہیں - اور جس مطلب کے

لئے اُن کا قیام ہے وُہ اس سے کبھی نہیں چُوکتے - تو بھی جس کام کے لئے رکھا گیا ہے اس کو سر انجام دے اور مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنَ کا خیال رکھتے ہُوئے اپنے وجود کو دُوسروں کے قیام کے لئے لگا - تا تیری خلق عبث اور نکمی نہ کہلائے گِروں پڑوں کو سہارا دے - بے بسوں کا ہاتھ تھام - وُہ جو رہ گئے ہیں وُہ تیرے ساتھ ٹیک لگا سکیں اور تو اُن کے لئے سہارے کا ستون بَن سکے - تو غیروں کو تھام تا وُہ تجھے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے تھامے رکھے - اور جزاءً وفاقًا تیرا انعام ہو سکے۔

زندگی میں عمر میں رات اور دن کی فراخی میں اگر کچھ حاصل کرنا ہے تو وُہ خدا تعالیٰ سے تعلق اور اس کی محبت پھر اس کو سب چیزوں پر مقدّم کر کے اُس کے لئے ہو جاتا ہے یہ ایک کام ہے جو انسان کا کام ہے - اور یہ ایک چیز ہے جس کے لئے یہ مکلّف ہے - مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنَ - نہیں پَیدا کیا مَیں نے جن اور انس کو مگر اسی لئے کہ مجھے پہچان لیں - میری قضاء قدر کے ساتھ پُوری موافقت کریں اپنے نفس پر اور دُنیا و مافیہا اور آخرت و مافیہا پر مجھے مقدم کریں +

۷۳ - الواجد

وُہ غنی جس کو کبھی فقر لاحق نہیں ہوتا اپنے غنیٰ

کے سبب بھرپور + لَا یَجِدُوْنَ فِیْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا کے مصداق بنو دُوسروں کے اشیاء سے غنی رہو غنیٰ در اصل نفس کا غنیٰ ہی ہے۔ بطور کسب کے اس صفت کو حاصل کرو۔ جو بفضلہ بہت جلد حاصل ہوسکتی ہے ورنہ زمین و آسمان کے برابر بھی زر و سیم ہوگا تو نفس کبھی سیر نہ ہوگا۔ اور نفس میں بھُوک کا جُھوکا لگا رہیگا تو اس سے بڑھ کر اور کوئی عذاب نہیں۔

انسان غنی ہو ہر چیز کی افراط اس کے پاس ہو۔ اغراض ہر طرح سے پُوری ہوئی ہوں۔ تو خدا تعالیٰ سے اعراض کا مادہ اس میں زیادہ ہو جاتا ہے۔ ٹھوکر لگے۔ بے بسی اس پر سوار ہو کوئی اس کا دستگیر نہ ہو۔ تو بے شک بار بار آسمان کی طرف مُنہ اُٹھاتا ہے یا رب یا رب کہ کر پکارتا ہے۔ فطوبیٰ للغرباء۔ قد حصلوا ما فقدوا اغیارھم

۶۷۔ اَلْمَاجِدُ

اچھے اخلاق والا + عزت والا + رفعت والا + اعلےٰ اخلاق کو قرآن شریف اور احادیث سے حاصل کرو حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں سرمُو فرق نہ ہو۔ کیونکہ اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ صرف آپ ہی کے پسندیدہ اخلاق کی مدح میں ہے پس جن اخلاق کو خدا

تعالیٰ پسند کر چکا ہے وُہی تمہارے اخلاق ہوں تو ضروری ہیں - آپ ہی کی تأسی اور متابعت سے رفعت اور عزّت کا ملنا نہایت ہی یقینی اور قرینِ قیاس - صحابہ کرام تو جہاں آپ نے ٹھوکر کھائی وہاں خواہ مخواہ ہی ٹھوکر کھا لیا کرتے تھے - رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ کیا ہی اچھی قوم تھی - وَلَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ ؎

کوئی داروغہ انسان پر مقرر نہیں - بَلِ الْاِنْسَانُ عَلٰی نَفْسِهٖ بَصِيْرَةٌ وَّلَوْ اَلْقٰى مَعَاذِيْرَهٗ انسان اپنے نفس کے متعلق خوب بصارت رکھتا ہے - عذر خواہ کتنے ہی کیوں نہ کرے - حقوق اللہ اور حقوق العباد کے لئے اس کو خُوب ہوشیار کر دیا گیا ہے - پس عدل اور احسان پر نظر ضروری ہے - نفس کی طرفداری زیادہ نہ کرے ورنہ مارا جائے گا - گھاٹا کھائے گا - قیامت کے ترازو کی میزان اُن کے غیر موافق ہو گی - پھر دائیں بائیں دیکھنے سے کچھ بھی حاصل نہ ہو گا - اس وقت اس اعدی الاعداء کا مقابلہ مفید - پھر افسوس بے سُود ؎

۷۵ - الصَّمَدُ

جس کی ذات سے کوئی شے نہیں نکلتی ؎ مخلوقات کی حاجات کا مرجع ؎ مقصود اصلی ؎ جس سے بڑھ کر

کوئی دوسرا نہیں + تمام حاجات سے مستغنی + وُہی ہے جسے کوئی شے مغلوب نہیں کر سکتی + کامل ذات اور کامل صفات والا ۔ السیّد + انسان کبھی دل تنگ نہ ہو مایوس نہ ہو ۔ کسی شے سے مغلوب نہ ہو ۔ مانگنے میں سوال کا دائرہ تنگ نہ کرے ۔ کیونکہ اُس سیّد کی ذات اور اُس کے خزانے اپنے اندر لامحدود وسعت رکھتے ہیں ۔ اور اُن کا کمال اپنے انتہائی درجہ تک پہنچا ہُوا ہے ۔ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق مشہور ہے کہ یدطی ولا یخشی الفقر ۔ پھر اس حقیقی آقا کی وسعتِ انفاق کا اندازہ لگا لو ۔ کہ کب سے دنیا ہے اور کتنا خرچ ہے جو اُس کے خزانوں سے رات دن ہو رہا ہے اور انسانی فطرت کو اُس کے تقاضے سے حظّ وافر مل رہا ہے اور پھر بھی ہر ایک چیز انسان کے ضروریات کو اُس کے انتہائی حظّ تک حصّہ دے رہی ہے اور ختم ہونے کا نام نہیں لیتی ۔

دُنیا میں محمد صلے اللہ علیہ وسلم وما انزل علیہ کی اتباع انسان کے لئے ضروری اور واجب ۔ ورنہ یہ جا رہنے کی نہیں انسان کا دائمی گھر آگے ہے ۔ اس کو اس منزل کی طرح سمجھے جو مسافر کی منزلِ مقصود سے پہلے کوئی درمیانی منزل ہے ۔ پس چاہئے کہ اپنے اعمال میں ہر سبیل کی طرح رہے ۔ عارضی منزل کی تیاری جس حد کی ہے اُس سے تجاوز نہ کرے ورنہ جو اس جہان

کا ہے وُہ یہیں رہ جائے گا ساتھ صرف وُہی جائیگا۔ جو اگلے جہان کے لئے تیار کیا گیا ہے انسان مرے گا تو اُونٹ گاڑیاں ساتھ نہ جائیں گی۔ ہاں خالی ہاتھ روانگی ہوگی +

۷۶۔ اَلْقَادِرُ۔ اَلْقَدِیْرُ

ہر ایک شے کے لئے سبب پیدا کرنے والا + ہر ایک شے کا موزون اندازہ رکھنے والا + پس تُو اُس کی وسیع ذیل سے سدا آویزاں رہا کر۔ تاکہ تیری تمام ضروریات کے کُل سامان ہمیشہ وُہی پُورا کرتا رہے جہاں تو ہر ایک چیز کے اِتمام کے لئے صحیح اندازوں کا محتاج ہے وہاں اس بات سے بھی نہ چُوک کہ ہر ایک امر ایک خاص وقت سے وابستہ ہو چُکا ہے نہ تو وُہ تیری جلد بازی سے قبل از وقت تکمیل پا سکتا ہے اَور نہ ہی وُہ اپنے وقت پر پیچھے پڑ سکتا ہے۔ اس راہ میں ذرا صبر درکار ہے ورنہ بہت ہیں جو قریب آکر کہیں کے کہیں نکل گئے اَور اپنے بے وقت کی جلدی بازی سے اُنہوں نے وُہ گھاٹا اَور نقصان اُٹھایا جس کے لئے وُہ بالکل تیار نہ تھے۔ خَلَقَ کُلَّ شَیْءٍ فَقَدَّرَہٗ تَقْدِیْرًا۔ تدبیر کے لئے کافی آگاہی ہے۔

پیدا کرنے والے نے پیدا کیا ہے کسی کو رسول

پیغمبر نبی بنایا - اور کوئی عام مخلوق سے ایک خلق ہے
پیدا کرنا پھر برگزیدہ کرنا چُن لینا یہ صرف اُسی کا کام
کسی امیر کی امارت پر حسد نہ کھاؤ - فضل کے طالب ہو
تو اُسی سے مانگو اُس کا وعدہ ہے وہ تمہیں ضرور دیگا
اپنے اعمال کو ناحق حسد کی آگ سے نہ جلاؤ - یہ بُری
طرح اعمال کو بھسم کر دیا کرتی ہے - الحذر - الحذر ۔

۷۷ - المقتدرُ

پُوری قدرت والا ۔ وہ انسان جس کو ایک حد تک
کچھ اقتدار دِیا گیا ہے انتظام کے لئے ضروری ہے - کہ
وُہ اس کو استعمال میں بھی لائے ورنہ وُہ حُکام جو اپنے
جائز اقتدار سے کام نہیں لیتے اُن کے انتظامی امُور
نہایت ہی ناقص درجہ میں پڑے رہتے ہیں اور وُہ حُسن و
خُوبی جو اس طاقت کے استعمال سے اُن میں پیدا ہو
سکتی تھی کبھی بھی پیدا نہیں ہوتی - العاقل تکفیہ الاشارۃُ
اپنے سلوک کو آہستہ آہستہ اُسی طرح پکّا کرو -
جس طرح گرم راکھ میں روٹی کو پکایا جاتا ہے یہاں
بدظنی کسی کام کی چیز نہیں - جلد بازی بھی بُری - پھر
ظلم کی نسبت اپنے حقیقی آقا کی طرف تو نہایت ہی
خطرناک مہلک ہے یہ کبھی خیال نہ کرو کہ باوجود حسنات
کرلے اور اعمال صالح کرنے کے پھر بھی کامیابی اپنا چہرہ

کیوں چھپا رہی ہے اس میں مصالح ضرور ہیں - ہر کام حکمت پر مبنی ہے پھر ہر ایک کام کا ایک وقت ہوتا ہے - تمہارے اندازے ادھورے ہیں تمہارے علم کی ہستی بہت ہی محدود ہے - تم نہیں جانتے جو وہ جانتا ہے پس صبر سے کام لو - استقامت دکھاؤ - وفا کیش بنو - تکبّر سے الگ ہو جاؤ - جب وقت آئیگا تمہارا دامن تمہاری مُراد سے بالضرور پُر ہو جائے گا - نیکی کو بڑھانا شاکر صفت ہونا صرف اُسی کے صفات حسنہ سے ہے - پھر گھبراہٹ کیوں ہے +

۷۸ - المقدّمُ

کسی شئے کو آگے بڑھانے والا + انابت میں لفظی معنے میں آگے کرنے والا + معصیّت سے ہٹانے والا + گناہ سے معصیّت سے بچاؤ رکھے - رجوع الی اللہ - اور تقویٰ اس کا شعار ہو اپنے اہل کا احباء کا اپنی قوم کے افراد کا بھی خیال رکھے - تاکہ اُس کو آگے بڑھایا جاوے - مقام محمود تک اس کی رسائی ہو دو دن برابر نہ گزرنے پائیں ورنہ تقدم کے خلاف ہوگا اور اس المقدم کیطرف سے بھی حجاب ہوگا - مستقدم انسان بابرکت ہوتا ہے اور پیچھے ہٹنے والا خائب اور خسران کا مالک -

دُعا مانگیں اللہ تعالیٰ وعدہ فرماتا ہے کہ میں پکارنے

والے کی پُکار سُنتا ہُوں ۔ مگر ساتھ شرط یہ ہے ۔کہ خدا تعالیٰ پر ایمان ہو اور اُس کا کہا مانا جائے ۔ ہو بہو دوستانہ طرز معلوم ہوتا ہے مانتا بھی ہے اور منواتا بھی ۔ بعض ادعیہ کی قبولیت چونکہ انسان کے لئے بالآخر مضر ہوتی ہے ۔جس کو انسان پہلے نہیں سمجھ سکتا۔ اس لئے وُہ ارحم الراحمین قبول نہیں فرماتا مگر پھر بھی اس کی محنت کا اجر اس کے لئے بطور ذخیرے کے رکھتا ہے ۔ مطلق محنت کو ضائع نہیں کرتا کیونکہ وہ الرحیم ہے محنت کا پھل دینا ضرور ہے ۔ بچے کو دیکھو ایک نادان کی خواہشات کو دیکھو کیا ایک سمجھدار ہوشیار مربّی اُس کی ساری کی ساری خواہشات کو جیسا کہ وُہ چاہتا ہے پُورا کر دیا کرتا ہے ۔ ہرگز نہیں اگر وُہ بہ سبب نادانی کے چراغ کی چمکتی ہُوئی بتی کی طرف ہاتھ بڑھائے گا تو ضرور اُس کا ہاتھ روک لیا جائیگا ۔ فتدبّر ۔

۷۹ ۔ المؤخّرُ

پیچھے کر دینے والا ۔ نا اہل کو غیر کی طرف ہٹانے والا ۔ نہایت ہی مخوّف اور سُست اور کاہل کے لئے نہایت ہی خطرناک اثر کنندہ ۔ خدا تعالیٰ کے حقوق میں تفریط اور تأخر کتنا حسرت اور افسوس کو سامنے لا کھڑا کرتا ہے بعض وقت کی سُستی پھر ہزاروں حسرتوں کا

وارث بنا دیا کرتی ہے - اسی واسطے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْکَسَلِ ہر نماز میں پڑھنا سیّد المرسلین کی بھی سنت تھی بیداری اور ہوشیاری کا مقام ہے اور اس صفت کو ہر وقت نصب العین رکھنا ہر مومن کا فرض -

وَ مِنْھُمْ مَنْ یَّعْبُدُ اللّٰہَ عَلٰی حَرْفٍ خدا تعالیٰ کی عبادت اُس کی اطاعت اس طرز پر نہ کرو کہ تم الگ کے الگ ہی ہو آرام آسائش ہو تو اطمینان رکھو - ذرا گڑ بڑ ہو منشا کے خلاف ہو رفتار موافق نہ پڑے - تو جھٹ مُنہ پھیر لو - خدا تعالیٰ کے ساتھ اس قسم کا تعلق بجز خسران کے اور کچھ فائدہ نہیں دیتا - وفا کیش بنو مطلب پرستی کے معبود اور دیوتا کی اپنے اندر تصویر نہ پیدا ہونے دو - اُس کی راہ میں وُہی ادا اختیار کرو جو وُہ پسند فرماتا ہے - تم اور تمہارا مال اور تمہارا سب کا سب اثاثہ اللہ تعالیٰ کے لئے ہو جائے ہر ایک چیز پر تم اس کو مقدّم کرو - تب حقیقی عبادت کہلائے گی - آدھا تیتر آدھا بٹیر بننا یہاں کام نہیں آئے گا -

۸۰ - الاوّلُ - ۸۱ - الاٰخِرُ

جس کے پہلے کوئی شے نہ تھی - جس کے بعد کوئی شے ہو - مگر وُہ نہ ہو یہ ناممکن - ہر شے سے اوّل اور ہر شے کا آخر اگر ہے تو صرف وہی اکیلا لم یزل اور

لایزال ہے ۔ جس امر کو شروع کرو اُس کو اول دل میں جگہ دو اور کام کا انجام بھی اُسی کے نام پر اختتام پذیر ہو۔ اپنے کام کے ارادے کی ابتداء میں اُس کے سہارے کو پہلے جگہ دو ۔ اور خوب سمجھ لو۔ اُسی کے نام پر یہ تمام ہوگا تو اپنے آخری نتیجہ میں بابرکت اور نیک انجام ہوگا عجیب سرّ ہے ۔ اسلام میں پہلی صدا اسی کے نام کی بچے کے کانوں میں پھونکی جاتی ہے اور انجام میں بھی اسی کے نام کی تلقین کی جاتی ہے ۔

اللہ تعالیٰ کے اوامر و نواہی کو احترام کی نظر سے دیکھو ۔ جرأت اور دلیری کے بجائے یہاں خشیت درکار ہے مومن وہی ہے جس کا خدا تعالیٰ کے ذکر کے وقت دل کانپ جاتا ہے اور خدا تعالیٰ کی تعلیم اس کے ایمان کے ازدیاد کا موجب بنتی ہے لاپرواہی اور انانیت کی قدر یہاں کچھ بھی نہیں حضرت انسان ہیں تو کمزور کیڑے اور اکھڑتے ہیں خدا تعالیٰ کے سامنے اس کے احکام کے سامنے ۔ مگر تا بکے ۔ اپنے ساتھیوں کا انجام دیکھ کر بھی عبرت حاصل نہیں کرتے ۔ واعجبا ۔

استحقار کسی مومن بھائی کا طبیعت میں مرکوز نہ ہونے دیں ۔ اس عادت سے بچنے کی کوشش سر سے لے کر پاؤں تک کرنی لابدی ہے ۔ یہ بھی بڑے سے بڑا گناہ

ہے۔ کبھی اس کا اثر ایسا خطرناک طور سے ایمان پر پڑتا کہ پھر شیطان کا ہی ساتھ دینا پڑتا ہے خلق میں عقل میں تجربہ کاری اور ناتجربہ کاری میں کمی بیشی ہوا ہی کرتی ہے غلطیاں کسی سے کم ہوتی ہیں کسی سے زیادہ کوئی لغزشوں سے خالی نہیں پھر غریبی امیری بھی دو عارضی صفتیں ہیں جو انسان کے ساتھ لگی رہتی ہیں پس بھائی کی حقارت کیا اس لئے ہے کہ ہم پر اُس مولیٰ کا زیادہ احسان ہے اور اس دُوسرے پر بہت ہی کم ہے یہ تو تشکر کا مقام ہے نہ کہ اس کی تحقیر اور تذلیل کا۔ مَنْ ضَحَكَ ضُحِكَ صاف بتا رہا ہے کہ خدا تعالیٰ غیرت اور انتقام لینے کی صفت بالضرور جوش میں آتی ہیں اور بدلا لئے بغیر نہیں چھوڑتیں۔ پھر اس چاشنی چکھنے کا مزا کیا بہت ہی لذیذ ہے جو چکھے بغیر رہا نہیں جاتا۔

۸۲-الظّاھِرُ

جس کے فوق کوئی شے نہیں۔ جو اپنے آثار اور آیات کے باعث ظاہر و عیاں ہے۔ مومن کا چال چلن اس کا ظاہر و باطن بالکل صاف صاف ہونا چاہیئے۔ اندر کچھ باہر کچھ یہ نفاق مومن کی بیّنہ آیات و آثار سے نہیں ہے اس میں کیا شک ہے کہ جس طرح مجرم الگ تھلگ نظر آتا ہے۔ اسی طرح ایک مومن

بھی ایک فرد ہوتا ہے۔ جو لوگوں میں بالکل ممیّز و ممتاز ہوا کرتا ہے۔ اس کے لئے شہادات ہوتی ہیں جن کو شجر و حجر تک بھی ادا کرنے میں مضائقہ نہیں کیا کرتے۔

تفرقہ قوموں کو برباد کر دیتا ہے۔ جتھے بندی کا شیرازہ بکھر جاتا ہے اور سطوت اور شوکت قوم کی بالکل نیست و نابود ہو جاتی ہے۔ گھر ویران ہو جاتے ہیں اور خدا تعالیٰ کی نصرت اپنا منہ پھیر لیتی ہے۔ بچپن سے اپنے افرادِ قوم کے اخلاق کی تربیت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کے مطابق کی جائے۔ تاکہ رحمت کا مادہ بڑھے اور غلظت اور تشدد اخلاق کے قیمتی حصہ سے بالکل الگ ہو جائیں اور مودت اور اخوت اپنا دامن عطوفت پھیلا کر امن و آسائش کو بڑھا سکیں۔ وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ۔ صبر اور غفر سے یہاں جتنا بھی کام لیا جائے گا۔ اتنا ہی تھوڑا ہے اور یہی اخوت اور مودّت کو بڑھانے والا دو زبردست سے زبردست گُر ہیں۔ یعنی دُکھ پر صبر کرنا اور بجائے انتقام کے بخش دینا۔ اب دیکھیں لڑائی کس طرح ہوتی ہے۔

۸۳- الباطن

جس کے سوا کسی شے کو وجود نہیں۔ جس کے

سامنے ہر ایک شے مع حقیقت کے ہے۔ کیفیت سے منزہ اور محسوسات سے نہاں پس تو ہوشیاری سے اُس کے سامنے اس طرح زندگی بسر کر کہ گویا وُہ تجھ سے تیری ساری حقیقت کے ساتھ دیکھ رہا ہے۔ اپنے امُور میں ہمیشہ گہری نظر سے کام لیا کر۔ ورنہ وُہ بالضرور ادھورے رہیں گے۔ اور تو کما حقہا اُن سے فائدہ حاصل نکر سکیگا کمال تک پہنچنے کے لیئے اس گُر سے کام لے۔ ورنہ اُمور اور اشیاء پر اگر گہری نظر نہ ہو گی۔ تو بالضرور مطلوبہ کامیابی اور فلاح میں بالضرور بڑی کوتاہی رہیگی۔

مَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ۔ تجھے جو کچھ بھی دیا گیا۔ اس پر عمل کر کے کوئی دیکھ لے وُہ رحمت ہی رحمت ہوگا۔ تعدّد ازدواج قوم بڑھانے کے لیئے ایک رحمت سے بھرا ہوُا نسخہ تھا جو مُسلمانوں کے لیئے ذلّت سے بچانے اور کثرت سے جو شیریں اور لذیذ پھل پیدا ہو سکتے ہیں اُن کے لیئے جلد تر متمتع کرنے کا ایک سنہری قاعدہ یا رُول تھا۔ مگر افسوس قوم نے اس کو بجائے رحمت کے زحمت سمجھا اور وہی دِن دیکھے جو اس پر عمل نہ کرنے سے دیکھنے چاہیئے تھے بے شک ایک عظیم الشان مجاہدہ ہے جس میں اسلام کی ایک گونہ زندگی تھی۔ مگر پھر افسوس ہے کہ اس آسمانی رحمت کو کیسا بُری طرح سے ایک قسم کی لعنت سمجھ

لیا گیا ہے ۔ رازق تو اللہ تعالیٰ ہے رہا اخلاقی برتاؤ سو اسلامی اصولوں پر چلنے سے بخدا ثم تا للہ اس رسم کے زندہ کرنے میں کوئی بھی دقت لاحق نہیں ہوتی ۔ اگر غرض صرف ایک ہی ہو اور وُہ اسلام کی زندگی تو پھر وُہی خدا تعالیٰ جو اس قاعدے کا انفاذ اور اجرا پسند فرماتا ہے ضرور ہی ہر مومن مُسلمان کا اس معاملہ میں حافظ و ناصر رہیگا ۔ حضرت محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی عین خوشی ہے کہ آپ اپنی امت کی کثرت پر فخر فرما سکیں عدل نہ کر سکو یعنی ظالم طبع جو ہے وُہ بیشک اس فعل کے قریب نہ جائے کیونکہ اُسے بُرے نمونے سے دُوسروں میں بے شک بد دلی پیدا ہوگی اور بجائے فائدہ کے قوم کو نقصان پہنچے گا خدا تعالےٰ کی رحمت ہو اُس شخص پر جو نیت نیک رکھتے ہُوئے اس مردہ رسم کو اسلام میں پھر زندہ کر دکھائے +

۸۴ - المتعال

تمام صفات ناقصہ سے برتر + اپنی منزلت میں اعلیٰ اور ارفع + جب انسان خدا تعالیٰ کے ان تمام صفات سے تمثلی صورت اپنے اندر پیدا کرے گا تو یقیناً یقیناً تمام صفات ناقصہ سے برتر ہو سکے گا پس کسی گندی صفت کی نقل بھی نہ کی جائے ۔ کیونکہ یہ بھی اثر چھوڑے

بغیر نہیں رہ سکتی۔ کیا ہی خوش قسمت ہے وُہ انسان
جو اُس المتعال ہستی کی طرف تمام آلائشوں سے ہلکا پُھلکا
ہو کر بسہولت بلند پروازی کرتے ہوئے اُوپر اُوپر اُونچے
سے اُونچے مقام پر پہنچ جاتے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ
وسلم کا وُہ مقام تھا۔ جہاں حضرت جبریل علیہ السلام بھی
نہ پہنچ سکتے تھے کیا تُو اُن کے متبعین سے نہیں۔
نماز کو سنوار کر سمجھ کر سکوں۔ اور خشیت دل
میں لے کر پڑھنا بے شک مومن کے لئے عروج
کرنے کا آلہ ہے خدا تعالیٰ کی حمد کرنا شکریہ کرنا
اُس سے گویا بالمشافہ گفتگو کرنا اس سے استعانت چاہنا
اور بے شک اس کی کما حقہا ادائگی بڑی بات ہے
مگر یہاں زیادہ تر متنبہ اس بات پر کرنا ہے۔ کہ
ویلٌ للمصلّین بھی وعید آچکی ہے۔ پس ہوشیار ہو
کر نماز کے لوازمات پر نظر کی جائے۔ تاکہ پانچ وقت
بجائے عروج کے انسان جہنم کی طرف نیچے کو نہ
چلا جائے۔ کیا ہی خوش قسمت انسان ہے وُہ جو اپنی
نماز میں نماز کے رنگ کو بُھلا نہیں دیتا۔ اور فی
الواقعہ یہ اس کے عروج کا پانچوں وقت کا حقیقی آلہ
ہی ہے نہ کہ کچھ اور۔

۸۵۔ اَلْبَرُّ

بندوں کے لئے سہولت پسند۔ نیکی کا معاوضہ کئی

گُنا بڑھ کر دینے والا + اعلیٰ درجہ کا مُحسن + عصیان کے سبب احسان قطع نہ کرنے والا ۔ تجھ میں بھی ان تمام خوبیوں کا عکس ضرور ہے کہ پیدا ہو سہولت پہنچاؤ ۔ احسان میں بڑھا کر دینے کے عادی بنو ۔ ہر حالت میں احسان کی فیض رسانی سے نہ رُکو خدا تعالیٰ کی ایک ہی صفت پر تصنع سے عمل کرنا بعض وقت بڑے بڑے انعاموں کا جالب ہو جایا کرتا ہے ۔ ہاں نقل کا اثر بھی دل پر پڑتا ہے پس تکلف سے بھی صفاتِ الٰہیّہ پر اپنی رفتار کی طرز اختیار کرو ۔ تا اصلیّت کا کبھی نہ کبھی مُنہ دیکھنا نصیب ہو ۔ کرنے سے ہی کچھ ہوگا ۔

جو اپنی شرم گاہ اور اپنی زبان کو سنبھال کر رکھتا ہے وُہ بالضرور جنت میں جائیگا ۔ کیونکہ ان دونوں کے بے محل استعمال سے خُونریزیاں اور جنگ و جدال ہوتی ہے جور و ستم اور ظلم اور حق تلفی اور زیادتی کرنے کا دروازہ کھل جاتا ہے اور فسادِ کبیر تک نوبت پہنچتی ہے جو بالضرور جہنم کو لے جاتا ہے ۔ خاموشی اور عفت بے شک ہزاروں بدکاریوں اور فسقوں سے بطور حرز کے ہو جاتی ہیں اور ان کو اختیار کرنے والا بالضرور وارث جنت کیا جاتا ہے +

۸۶ - اَلْعَفُوُّ

بدی کو محو کر دینے والا۔ بدی کو نیکی سے بدل دینے والا۔ یہی ایک صفت ہے جو انسان کے لئے اُس کی غلطیوں کے ہونے کے بعد بطور ڈھارس اور سہارے کے ہے۔ جس کا علم محدود ہو۔ پھر جس کی قدرت بھی محدود ہو۔ جو غیب کے حالات سے بالکل بے بہرہ اور لا علم ہو۔ جس کی خلق میں ضعف ہو۔ اس کے متعلق نہایت ہی پختہ یقین سے کہ سکتے ہیں کہ یقیناً یقیناً اُس سے لغزشیں خطائیں اور ہزاروں قسم کی غلط کاریاں اور کوتاہیاں سرزد ہو سکتی ہیں۔ ایسی صورت میں اگر اس کی تربیت کا خیال عفو اور در گذر سے نہ کیا جائے تو سراسر اس کی حق تلفی اور اس کی کا حقہ تربیت میں لاریب بڑی سے بڑی کوتاہی ہوگی۔ لہذا ایسی ہستی کا ہونا ہمارے لئے نہایت ہی ضروری اور لابدی ہے۔ تاکہ ہماری تربیت تکمیل کے درجہ تک پہنچے اور احسن صورت میں اپنا وجود لے سکے بھلا جن خادموں کے آقا چڑچڑے بد مزاج خونخوار اور پکڑ دھکڑ کے لئے ہر وقت رہنے والے ہوں۔ اُن بے کسوں بیچارے بے بسوں کی زندگی کیا خاک ہے وہ تو در اصل جیتے ہی نہیں۔

بلکہ مُردوں سے بھی بدتر ہیں۔ ایسے آقا کو کوئی کیا کرے۔ جو بجز مار دھاڑ کے اور کچھ جانتا ہی نہ ہو۔ خواہ کیسے ہی عجز اور انکسار سے کوئی اُسے ٹھنڈا کرنا چاہے پر وُہ ٹھنڈا ہونے میں نہیں آتا اس کی شان میں غضب اور انتقام اس حد تک شعلہ زن رہتا ہے کہ عفو اور رحمت کی نمی اور تری اُس میں کبھی بھی کمی پیدا نہیں کر سکتی۔ طالب اور مطلوب کے حال پر افسوس۔ پر حد افسوس۔

اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ۔

خدا تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے سے راہ ہدایت عطا کیا جاتا ہے اور دینِ اللہ کی نصرت کرنے سے خدا تعالیٰ نصرت عطا فرماتا ہے دین پر قدم مضبوط اور استوار کیے جاتے ہیں۔ دِل میں ثبات و اطمینان بھر دیا جاتا ہے اور انجام محمود و بخیریت اسلام پر ہوتا ہے درجاتِ اُخروی میں مراتب اعلےٰ ملتے ہیں۔ اور ہمیں وقت پر نصرت دروازہ پر آکر کھڑی رہتی ہے۔

۸۷۔ اَلرَّؤُفُ

نرمی کرنے والا + محدود زمانے کی اطاعت کے بدلے غیر منقطع احسان اور دائمی فضل اور انعام و اکرام کرنے والا + یہ صفت نہ ہوتی تو جنتِ خلد

میں آرام و چین کہاں ملتا ۔ بلا معاوضہ فضل وجود کے علاوہ اس صفت کے بغیر بھی حقیقی مربی میں صفات کاملہ کا ہونا غیر مکمل تھا ۔ کیونکہ انسان کی تربیت اور اس کے مدارج کی تکمیل جب تک مالک کون و مکان میں نرمی اور رأفت نہ ہو بالکل ہی ناممکن اور محال ہے ۔ پس زمین پر سہولت پسندی اور یُسر کے عادی دوسروں کی نسبت زیادہ تر حکومت کے اہل ہیں کیونکہ وہ اصل کا ظل ہونے کی وجہ سے بیشک اس امانت کو سنبھالنے کے قابل ہیں ۔ اور وہ اس لائق ہیں کہ اُن کو بہت مقدور اور طاقت عطا کی جائے ۔ یسّروا ولا تعسّروا اسی لئے ارشاد ہے ۔ وَ اِنَّ الْاَرْضَ یَرِثُھَا عِبَادِیَ الصَّالِحُوْنَ ۔ بھی اسی بات کی طرف اشارہ فرماتا ہے ۔ حکومت کے دیر پا رکھنے کا راز ہے اور دلوں کو ٹھنڈک پہنچانے کا قوی تر باعث اور موجب بھی یہی صفت ہے ۔ خوش نصیب انسان ہے وہ جس میں اس صفت کا زیادہ تخلق ہے اور پھر اس کے مطابق عمل بھی ہے ۔

لواطت ۔ انسان کسی انسان سے شہوت رانی کرے تو اس کو قرآن شریف میں اِنَّکُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَھْوَۃً (تم انسانوں سے جماع کرتے ہو) کے مفہوم سے تعبیر کیا گیا ہے ۔ فی الحقیقت یہ نہایت ہی

گندہ اور بے حقیقت اور عبث فعل ہے گندہ تو اس لئے کہ نہایت ہی بدبو دار مقام ہے جس کے خیال سے بھی رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں اور متلّی پیدا ہوتی ہے۔ عبث اور بے حقیقت اس لئے کہ خواہ مخواہ بجز کسی نتیجہ اور ثمر کے اپنے قوٰے کو برباد کیا جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی خلق کو جو خاص اس غرض کے لئے پیدا کی گئی ہے اور اُسے کھیتی کی طرح پیدا کرنے والی شے قرار دیا گیا ہے۔ اس کو عبث ٹھیرایا جاتا ہے۔ حدّ مقرّرہ سے تجاوز کیا جاتا ہے۔ اور ناشائستہ اور مکروہ حرکت کی جاتی ہے کہ خدا تعالیٰ نے ایسے اقوام کو بالکل ہی زیر و زبر اور بالکل ہی نیست و نابود کر دیا ہے۔ میرے خیال میں مُسلمانوں میں یہ قبیح حرکت بالکل نہیں ہوگی۔ کیونکہ قرآن شریف نے سات جگہوں میں اس مردود فعل کا ذکر کیا ہے۔ اور مختلف پیراؤں اور تنبیہ اور سرزنش سے بار بار تہدید کی ہے اور ہے بھی ٹھیک جس قوم کو بھلا چار تک ازداج مطہّرہ کرنے کا حکم ہے وُہ بلا وجہ اس فعل شنیع کے قریب کیوں آ سکتے ہیں۔ جب کہ حقیقی محسن اور مربّی اس امر کو نہایت ہی خطرناک اور قابل عذاب قرار دیتا ہے +

۸۸ - اَلمُقسِطُ

عدل و انصاف والا + اس صفت کا انسان میں ہونا نہ صرف بنی نوع انسان ہی کی بہبودی کے لئے ازحد ضروری ہے - بلکہ تمام دیگر جانداروں کا قیام بھی انسان میں اس صفت کے مفقود ہونے سے مشکل نظر آتا ہے - یہ عدل و انصاف سے زندگی بسر کرے - تو سب اپنے بسیروں میں امن سے رہ سکتے ہیں - ورنہ یہ حدِّ اعتدال سے آگے بڑھے تو وہ بھی اس کے ساتھ ہی بے چینی اور رگید سے حصّہ لیتے ہیں بالخصوص آج کل جبکہ توپوں کی آواز دور دور تک شیشوں کو توڑتی اور کانوں کو بہرہ کر دیتی ہے - لیکن انصاف اپنی پسندیدہ شکل میں تب ہی نظر آ سکتا ہے جبکہ الانصاف من نفسک کا خیال ہو ورنہ مشکل -

بدوں حقیقی جماع کے جو منکوحہ بیوی سے جائز ہے - باقی تمام طریق منی کو خارج کرنے کے قرآن شریف نے منع کئے ہیں اور ایسے لوگوں کو عَادُوْنَ کے لفظ سے موسوم کیا ہے یعنی زیادتی کرنے والے حد معیّنہ سے بڑھ جانے والے فی الاصل انسانی قویٰ کو آب اور چمک پھر نمو اور طاقت دینے والی

بالخصوص دِل و دماغ کی مقوی شے ہے تو یہی ہے جس کے زیادہ خرچ کرنے سے جو امراض پیدا ہوتے ہیں۔ وُہ ذرا قابلِ غور ہیں۔ طبیعت متوحش۔ مغموم۔ ہمت پست۔ کام کو دل نہ کرنا لوگوں سے نفرت جسم کمزور۔ رنگ زرد۔ ہاتھ پاؤں سرد۔ قوتِ بصارت کم۔ ہاضمہ خراب۔ حافظہ کمزور بلکہ دماغی تمام قوے کمزور۔ سر درد۔ سر چکرانا۔ مرگی۔ رعشہ۔ جنون نیز ایسے لوگوں کے مزاج میں متانت بالکل نہیں ہوتی۔ استقلال اور ثبات بھی مفقود ہوتے ہیں۔ زنانہ طرز کا سا حیا پیدا ہو جاتا ہے۔ ایسے لوگ بالکل ہشّاش بشّاش اور طرارے بھرتے کبھی نہیں دیکھے جاتے۔ اعضاء رئیسہ کو بالخصوص صدمہ پہنچتا ہے۔ اب انصاف سے بتائیں اس ناحق کے اسراف اور اس فضول بیجا حرکت کے نتائج کیا کم مضر ہیں۔ علاوہ ازیں نہایت ہی مزے دار فطرتی عیش سے یہ لوگ ہمیشہ کے لیئے ہی بالکل بے بہرہ کر دِئے جاتے ہیں۔ شادی تو ہو جاتی ہے مگر وُہ بجائے خوشی کے ماتم کدہ بنا دیتی ہے۔ ساری عمر ایسی بدمزہ ہو جاتی ہے۔ کہ کٹے نہیں کٹتی۔ اگر جوانی کے چند دِن ادویات اور ضمادوں اور بلستروں سے مر پیٹ کر نکل جاتے ہیں۔ تو پچھلی عمر تو پھر مُردے کو سہارا دے کر کھڑا

کرنے سے بھی بدتر ہوتی ہے۔ فی زمانہ اس اسراف میں دن دُگنی اور رات چوگنی ترقی ہو رہی ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ قوئی روز بروز گھٹتے جا رہے ہیں۔ چونکہ طبائع میں بشاشت اور وُسعت روز بروز کم ہو رہی ہے۔ اس لئے عفو اور در گزر کے بجائے دنگا فساد اور جنگ و جدال بھی روز بروز بڑھ رہا ہے خدا تعالیٰ ہی اپنا رحم فرمائے۔ ماں باپ اپنی اولاد کے لئے خوب چوکس رہیں۔ اور نوجوان پھول سے بچے بھی ان حرکات سے اجتناب کریں۔ ورنہ بہت جلد مُرجھا کر پرو بال جھاڑ بیٹھیں گے ہمارے کہے کی قدر اُس کو ہوگی۔ جو ہمارے کہے پر عمل کر دکھائے گا۔ زندگی خوش مزہ گزرے گی۔ اور یہ ناصح بار بار یاد آئے گا۔ خدا تعالیٰ حافظ ہو۔ اور وُہی بدکاریوں سے بچائے +

۸۹- اَلْجَامِعُ

اکٹھا کرنے والا + تمام فضائل اور مکارم کو اپنے میں رکھنے والا + مکارم اور فضائل کا اپنے اندر جمع کرنا ضروری۔ نیز قوئی میں جمعیت اور استادگی کا ہونا بھی بعض امور کے لئے ضروری۔ تشتّت اور پراگندگی تو فضائل اور مکارم کے جمع کرنے میں

بڑی سے بڑی روک ہیں اور کمال کے حصول کے لئے سخت تر مانع۔

بُری تدبیر یا بد اندیشی اپنے بھائی کے لئے یا کسی غیر کے لئے بھی نہ اختیار کرو۔ کیونکہ اس کا بد نتیجہ ضرور ہی بُرا اثر دِئے بغیر نہیں رہے گا چاہ کُن را چاہ در پیش۔ جیسا کروگے ویسا بھروگے یہ سب کا سب چھوٹا بڑا سب جانتا ہے قرآن شریف میں بھی فرمایا گیا ہے۔ لَا يَحِيقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ إِلَّا بِأَهْلِهِ بد اندیشی بد اندیش ہی کو گھیر لیتی ہے۔ اولیاء اللہ کا یہی شیوہ رہا ہے کہ وہ اپنے نفس کے لئے کبھی بھی بدلا نہیں لیتے تھے۔ حتے المقدور عفو سے کام لیتے تھے۔ ہاں خدا تعالےٰ کے حقوق میں وہ بیشک کوتاہی نہیں دیکھ سکتے۔ اور پھر جان تک دریغ بھی اس راہ میں نہیں کرتے ٭

۹۰- اَلْمُغْنِی

غنی کرنے والا ٭ حاجات کو دُور کرنے والا ٭ لَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ کا خیال رکھ کر کسی کے فقر کو کھونا۔ حاجتمند کی حاجت اور ضرورت کو دُور کرنا تیرا بھی شیوہ ہونا چاہیئے۔ اور یہاں تک کہ دوسرا غنی تک پہنچ جائے۔ ورنہ تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰهِ

کے خلاف ہوگا - اور ہوتے ہوئے ایسا نہ دینا بھی کچھ مزے کا دینا نہیں -

غیرت اور حمیت لدین اللہ - لوجہ اللہ ولرسولہ وللمومنین - دیوثی - نفاق - مداہنت - بے غیرتی - دین میں یہ سب کی سب صفات نہایت ہی مکروہ ہیں - خدا تعالیٰ کا دین ذلیل ہو - خدا تعالیٰ کے حقوق میں ظلم کیا جاتا ہے اُس کے رسول کی ہتک ہو رہی ہو - کسی مومن کو ذلیل کیا جا رہا ہو اور یہ خاموش رہے اس کے خُون میں جوش نہ آئے - اِس کی رگِ حمیّت کا دورانِ خُون سُست ہو تو یہ جان لے کہ مَیں ایماندار نہیں مُجھ میں بے ایمانی کا شعبہ ہے - خدا تعالیٰ کی رضا مندی کا حصول مجھ سے کوسوں دُور ہے اور مَیں حقیقی نجات کا وارث نہیں ہو سکتا - ایسے ایمان پر یہ جتنا بھی ماتم کرے - اُتنا ہی کم ہے اور ایسی کہ مایۂ متاع جتنی بھی جلدی اس کے ہاتھ سے نکل جائے اُس کے لئے کوئی افسوس نہیں +

۹۱ - اَلْغَنِیُّ

بے پرواہ + کسی کی نیکی اور بدی جس کی ذات میں کچھ بڑھا گھٹا نہیں سکتی + انسان میں در اصل جب تک غنیٰ ذاتی نہ ہو تب تک اس کی آنکھوں کو

اور اس کے نفسانی خواہشات کو کوئی چیز بھی سیر نہیں کر سکتی - بدوں اس کے انسان اپنے نفس میں جلتی ہوئی آگ کو محسوس کرتا ہے اور یہ زندگی نہیں گزرتی اور یہ حظّ جب تک اس کے منہ کے سوا اور کوئی چیز اس کو مرغوب رہے گی - تب تک حاصل نہ ہوگا اگر غنےٰ نفس میں ہے تو یہ اسی دنیا میں جنت میں ہے ورنہ یقینا جہنّم میں - کیا ہی سچ ہے ؎ گفت چشمِ تنگ دُنیا دار را + یا قناعت پُر کند یا خاکِ گور -

جو اپنے لئے پسند کرتے ہو وُہی دُوسرے کے لئے پسند کرو - یہ ایمان سے ہے اس پر عمل نہ ہو تو ایمان ناقص رہے گا - اپنے لئے عدل و انصاف چاہتے ہو - اپنی ہتک پسند نہیں کرتے ہو - تمہاری پیٹھ کے پیچھے تمہاری کوئی بد گوئی کرے یہ تمہیں اچھا نہیں لگتا - تمہیں کوئی ذلیل کرے گالی دے تم سے اعراض کرے یہ بھی تمہیں دِل سے ناپسند ہے - تمہاری حق تلفی کوئی نہ کرنے پائے - اس کے لئے بھی تم ہمہ تن کوشاں رہتے ہو وغیرہ وغیرہ تو پھر تم دُوسرے بھائی کے لئے بھی ایسا ہی عمل کرکے دِکھاؤ - کسی رنگ میں بھی بھائی کے ساتھ بُرا برتاؤ نہ کرو - ورنہ واللہ تم مومن نہیں - حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے قسم کھا کر ہی ایسا بیان فرمایا ہے پس خوف اور ہوشیاری

کا مقام ہے۔ معمولی سی بات نہیں۔ نوکر۔ غربا۔ زیردست بے بس اور بے کس مخلوق انسان کے سامنے ہوں۔ تو ظلم کی صفت اپنے پورے جوبن پر ہوتی ہے اُس وقت اس کے ناز نخروں اور اس کی ٹیڑھی چالوں سے بہت ہی ہوشیاری سے بچنا ضروری ہے نہیں تو شکار کمزور ہے اور شکاری چُست پھر بھلا خیر کیسی *

۹۲۔ اَلْمَانِعُ

روکنے والا * ہر ایک شے سے اُس کے مفاسد کو روکنے والا * حسنات سے روکنے والے اعمال سے رُکو۔ چنانچہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں حسد اعمال کو اسی طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑیوں کو۔ اسی طرح خدا تعالےٰ کے افعال جاریہ اس کے مقادیر معینہ اس کی قضاءِ مرضیہ۔ نیز اس کے متعلق بدظنی سلسلۂ الٰہیات میں نہایت ہی خطرناک امور ہیں جو انسان کے حسنات کو بالکل ملیا میٹ کر دیتے ہیں۔ اور اس کو پھر اُٹھنے کے قابل نہیں رہنے دیتے یہ تم سے دُور رہیں۔ اور تم ان سے دُور رہو۔

حصول علم کے لئے دِل و جان سے کوشش کرو۔ اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمَاءُ۔ خدا تعالیٰ کی خشیت کو دینی علم ہی بڑھاتا ہے جاہل انسان شیطان

کا نہایت ہی کمزور شکار ہوتا ہے - رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا
جتنا بھی انسان مانگے اُتنا ہی کم ہے کیونکہ معرفت
الٰہی کے سیکھنے کے حاصل نہیں ہو سکتی - اپنے اہل
اور اپنی اولاد کی تربیت میں اس معاملے میں ذرا سی
کوتاہی بھی نہ دِکھاؤ - ورنہ تم سے پُوچھا جائیگا تم
قابلِ مواخذہ ہو +

۹۳ - اَلضَّآرُّ - ۹۴ - اَلنَّافِعُ

مصائب جو لوگوں پر آتے ہیں اُن کی تہ میں کوئی
نہ کوئی خیر رکھنے والا + نفع پہنچانے والا + انسان کی
کمائی انسان کے ناہموار اعمال جو اس پر آفات لاتے
ہیں - اُن کے ضرر سے محفوظ رکھنا بھی ربّ العالمین
کی حمد میں بہت کچھ اضافہ کرتا ہے ورنہ انسان کبھی
کا یہاں سے صف لپیٹ کر چل دیتا - ضرر آئے تو آتا
بھی اسی کے اذن سے ہے مگر ہوتی انسان کی
اپنے ہاتھوں کی کمائی - ہے وَلَنُذِيقَنَّهُمْ مِّنَ الْعَذَابِ
الْأَدْنٰى دُوْنَ الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۝ اس
پر کافی شہادت ہے اور اس میں بھی انسان کا نفع عظیم
ہے کہ وُہ اس طرح آنکھیں بند کر کے اپنی انمول زندگی
کے ایام ایک طرح ہی کے نہیں گزار دیتا بلکہ بعض
تکالیف اس لئے عفو کی ذیل میں نہیں لائی جائیں - تا

انسان بڑی آفت سے جس کا یہ پیش خیمہ تھیں۔
ہوشیار ہو کر بچ جاؤ اسی لحاظ سے وہ الغفّار ہے۔
ورنہ انسان کو پکڑنا ناحق دُکھ اس کی صفت نہیں ہے
اِنَّ اللہَ لَیْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِیْدُ حضرت موسےٰؑ نے کس
طرح ذرا اپنے بھائیؑ کو تکلیف دے کر بڑے غضب
کے اثرات سے بچا لیا۔ تدبّر۔ تفلح۔
صحبتِ بد سے بچو۔ لَا تَرْکَنُوْا اِلَی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا
فَتَمَسَّکُمُ النَّارُ۔ ظالموں کی طرف نہ جھکو ورنہ تم کو
بھی آگ چھو جائے گی۔ صاف اور عیاں بات ہے۔
انبیاء کو بھی اسی لئے تکالیف آتی ہیں۔ بھلا کسی کو
کوئی آگ سے نکالنا چاہے۔ تو سُوکھا کس طرح رہ
سکتا ہے۔ کچھ نہ کچھ تاؤ آہی لگتا ہے ڈوبتے کو
نکالیں تو کوئی نہ کوئی غوطہ کھانا ہی پڑتا ہے بچّوں
کی تربیت میں دُکھ اُٹھانا بھی لازمی ہے۔ پس جب
ایسی نیت والے بھی مصیبت سے خالی نہیں تو پھر
ان کا کیا حال ہوگا۔ جو بدوں کے ساتھ رہ کر بد
ہو جاتے ہیں۔ اور جو اُسی انجام کے لئے انتظار
کرتے ہیں۔ جو اعداء اللہ کا ہُوا کرتا ہے۔ صحبت
کا اثر مسلّم ہے گند سے ہمیشہ گندہ ہی اثر ہوگا۔
آگ کی صحبت ایک نہ ایک دن ضرور چرکہ لگائیگی
اور سانپ کے ساتھ کھیلنے سے زہر بھی ضرور ہی چڑھ

کر رہے گا۔

اپنی ترقی اور عروج کے ایام میں۔ سُکھ اور آرام کی گھڑیوں میں۔ زمانہ کی ہوا کی موافقت کے وقت جبکہ سامان ہر طرف سے فراہم ہوں۔ اُس وقت جبکہ اقبال چمکتا ہُوا نظر آ رہا ہو۔ اپنی کسی طاقت اپنے علم اپنی کسی ہوشیاری اور دانائی اور معاملہ فہمی۔ پھر اپنے کسی کسب اور لیاقت پر گھمنڈ کرتے ہُوئے یہ خیال کبھی نہ کرو کہ یہ ہماری فلاں کوشش اور سعی کا نتیجہ ہے اس میں ہمارا وُہ علم کام آیا اور فلاں دانائی بھی بڑی ہی کار آمد ہُوئی بلکہ یہ خدا تعالےٰ کے فضل سے ہُوا اس کے رحم سے ہُوا پھر محض اُسی کی غریب نوازی اور اُسی کی بڑی نوازش اور اُسی کے وسیع کرم سے ہُوا۔ جو کچھ بھی ہُوا۔ نہیں تو اس کفر کی سزا کے لئے بھی تیار رہو۔ اور نعمت کے زوال کے بھی بالکل ہی منتظر۔ انسان ایک کمزور کیڑا ہے جو پہلے اِن آنکھوں سے بھی نظر نہیں آتا تھا۔ اور نہ ہی یہ قابل ذکر کوئی شے تھا اب جبکہ اُس کی ربوبیّت سے کچھ ہوش آئی تو بجائے شکریّہ کے کفر کی طرف کو ترجیح اور پسند کرنا شروع کر دیا اور وُہ نسبت ربوبیّت کی جو اُس کے حقیقی حقدار کی بھی چھین کر اپنی طرف منسوب کرنے

لگ گیا - وَکَانَ الْاِنْسَانُ اَکْثَرَ شَیْءٍ جَدَلًا - انسان بھی عجیب ہی اُجڈ جھگڑالو ہے +

۹۵- اَلنُّوْرُ

باعثِ نور زمین و آسمان + جس سے زمین و آسمان اور تمام مخلوقات درستی لے رہی ہے + روحانی سورج اور جسمانی سورج نہ ہوں تو انسان کے دونوں حصے ظلمات میں رہیں - اسی کے فیض سے یہ منور ہیں - اور وُہی ان کی دُرستی کے سامان بہم پہنچانے والا ہے - یُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمَاتِ اِلَى النُّوْرِ - اسی کی رحمت سے ہو رہا ہے ورنہ انسان بے بضاعت کب ظلمات سے نکل سکتا تھا - شیاطین اور اُن کے قبائل سے بچنا انسان کا سعی کا جزو لازم ہونا چاہیئے اور اس النُّوْر سے اس کے لئے دائمی خشوع بھری استدعا ہونی چاہیئے تا یہ طواغیت کی دستبرد سے بچ سکے ورنہ وہی شیاطین اس کے ساتھی ہونگے اور یہ ان کا کمزور سے کمزور شکار ہوگا اسی کے نور کا عکس قرآن شریف ہے جس پر عمل در آمد ظلمات سے نکالتا ہے اور صراط مستقیم کی طرف رہنمائی کرتا ہے پھر محمد صلے اللہ علیہ وسلم سراج منیر ہیں جو روحانی بینائی کے لئے چمکتے ہوئے سورج ہیں ان کی

معیت ضروری تا مسالک میں صاف روشنی کی چمک آسکے اور قدم نہ ڈگمگا سکیں۔

مَنْ اَحَبَّ شَیْئًا اَکْثَرَ ذِکْرَہٗ۔ جس چیز سے محبت ہو بے شک اُس کا ذکر بار بار ہو ہی جاتا ہے۔ محبت ایسی شے نہیں جو چھپی رہ سکے۔ ورنہ کامل محبت نہ ہوگی۔ ناقص ہوگی۔ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَالذَّاکِرِیْنَ اللّٰہَ کَثِیْرًا۔ مومن انسان کی نشانیوں سے ہے کہ وُہ اللہ تعالیٰ کو بہت ہی یاد کرتا ہے۔ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم سوتے وقت جاگتے بھی کھانے سے پہلے اور کھا کر بھی اللہ تعالیٰ کا نام لیتے اور اُس کی حمد کے گیت گاتے تھے۔ بچہ پیدا ہو یا کسی کی موت وُہ بھی اللہ تعالیٰ کی یاد کا وقت تھا۔ بیوی کے ساتھ خلا ملا ہو عین فراموش کرنے والی گھڑی ہو تو وُہ بھی اپنے مولا کی یاد سے خالی نہ جاتی تھی۔ گھر سے نکلتے وقت اور گھر میں داخل ہو کر بھی اس کی یاد سے غافل نہ ہوتے تھے۔ بلندی پر ہوں پاؤں نشیب کی طرف جا رہے ہوں۔ وُہ وقت بھی اُس کی یاد سے خالی نہ ہوتا۔ سفر کا اوّل اور اُس کا آخر بھی اس کی رفاقت اور اُس کی یاد سے بالضرور بہرہ اندوز رہتا۔ دن رات میں فرائض اور نوافل کی کثرت بھی آپ کی عاشقانہ ادا کا صاف اظہار

کر رہی ہے - حد درجہ کی خوشی ہو - یا حد درجہ کا نقصان اس وقت بھی آپ اپنے الحکیم آقا کی رضا جوئی کے لئے ضرور ہی اُس کے ذکر سے رطب اللسان ہو جاتے - حتیٰ قَالُوا عَشِقَ مُحَمَّد رَبَّہٗ یہاں تک کہ لوگ کہہ اُٹھے محمدؐ تو اپنے ربّ پر عاشق ہو گئے ہیں +

۹۶- اَلْهَادِیُ

فطرتِ سلیم عطا کرنے والا + ہر رُوح کو اُس کے مناسب حال رہنمائی کرنے والا + اپنی معرفت سے آگاہ کرنے والا + ہر حالت میں اُس سے ہدائت کا طلب کرنا ضروری - اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ پر خاص توجّہ اور الحاح سے تکرار واجب اور لازم - دُوسروں کی رہنمائی کے لئے سعی کرنا از حد ضروری گمراہ کرنا - دین میں اکراہ کو روا رکھنا گویا صریح طور سے خدا تعالیٰ کی اس صفت کے مخالف اور مغائر - اُس کی ذات کاملہ سے آگاہ کرنا ازبس لازم اور ایسا دائمی شیوہ بنانا انسانی صحیح فطرت کے عین موافق اور اعمال میں سب سے افضل اور نیک کام صلحاء اور اُن کی رفاقت انسان کے دوست ہوتے ہیں وہ بھی ایک محب انسان کے محب ہی ہوتے

بہرحال
رہنمائی
مخالف

ہیں۔ کوئی نہیں پسند کرتا کہ ایک عزیز کے دوست کو ذلیل کیا جائے اُس کو بُرے حال میں دیکھا جائے یہ فطرت اسی محسن نے دی ہے۔ جو صلحاء کے ساتھ تعلق رکھنے والوں کو ذلیل اور کس مپرسی کی حالت میں نہیں پھینک سکتا۔ وُہ ان کا ساتھ دیتا ہے۔ اور وہی برکات حسب اعمال ایک صالح انسان کے رفقاء پر بھی اترتے ہیں۔ جو بکثرت ایک نیک دِل انسان کے لئے مقدر کر دِئے جاتے ہیں۔ گو وُہ اپنے ساتھیوں کے لئے دُعا نہ بھی کرے۔ تاہم اُس غیّور ہستی کو اُن کا پاس ضرور ہی ہوتا ہے فی زمانہ اس پر عمل نہیں کیا جاتا جو فی الاصل بڑا گھاٹا دینے والی شے ہے۔ اور دنیا و آخرت سے خواہ مخواہ نعماء الٰہیّہ کو اس معل کو ترک کرنے سے رَد کر دِیا جاتا ہے۔

۹۷- اَلْبَدِیْعُ

بدوں مثالِ سابقہ عجیب صنعت کا اظہار کرنے والا۔ صفات کاملہ کا اکتساب انسان کے لئے اسی صفت کے ماتحت باعث شرف اور موجب اکرام۔ ایام زندگانی اکارت کھونا بے ہنر رہنا یقیناً ذلت اور رسوائی کا باعث، تنزّل اور ادبار کی نشانی۔

ہاں اتنا انہماک نہ ہو کہ ضَلَّ سَعْیُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا کا مصداق بن جاؤ۔ اگر دُنیا کی حالت سنوارنے کی فکر میں لگو تو دِین کو پہلے قلوب میں محل و مرتبہ دے لو۔ اور ہر حالت میں اس کو دُنیا پر مقدّم رکھو۔ تا تمہیں ابد الآباد کے لئے زینت کے مقامات کا وارث کیا جائے۔ جَزَآءً وِّفَاقًا۔

اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ۔ اعمال کا پھل احسن رنگ میں نیتوں پر ہی موقوف ہے۔ خدا تعالیٰ کی اطاعت میں جو کام بھی کرو۔ پہلے نیّت کو صاف کر لو۔ اگر اُس میں کچھ ملونی غیر کے لئے بھی ہوگی تو اجر باطل ہو جائے گا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ سب شرکاء سے غنی تر ہے۔ شراکت اُسے پسند نہیں۔ وَاعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ اللہ تعالیٰ کی اطاعت خالص اُسی کے لئے غیر کی شرکت سے پاک رکھ کر کرو۔

۹۸۔ اَلْبَاقِیُ

دائمی بقا والا۔ اُس کے مُنہ کی خاطر جو نیکی بھی ہو اور اوّل اور ابتداء میں اُسی کے لئے ہو تو انسان کو دائمی بقا مل سکتا ہے۔ ورنہ فنا ہونے والی اشیاء کی خاطر جو کام بھی ہونگے۔ وُہ

ضرور فنا پذیر ہونگے - اور اُن کا انجام دائمی بقا
کبھی نہ ہوگا - پس اپنی زندگی کے ایّام کی قدر
کرتے ہوئے اُن کو رائگان نہ جانے دو - خوب
یاد رکھو - جو منٹ گذر گیا وُہ اب تمہارے ہاتھ
نہیں آ سکتا اُس کا تدارک اُس کے گزرنے
کے پہلے کر لو - اور حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ کے مصداق کہف ۱۶
نہ بنو -

يَا عِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا زمر ۴۴
مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا وَاَنِيْبُوْا
اِلٰى رَبِّكُمْ وَاَسْلِمُوْا لَهٗ مِنْ قَبْلُ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ
ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ - میرے وُہ بندے جو اسراف
کر چکے ہیں اپنی جانوں پر - میری رحمت سے مایوس
نہ ہوں - میں سارے ہی گناہ معاف کر دیتا ہوں
ہاں شرط یہ ہے کہ اپنے رب کی طرف مائل ہو
جاؤ - اور اُس کی اطاعت عذاب آنے سے پہلے
پہلے شروع کر دو - عذاب آنے پر تم نے ایسا
کیا - تو پھر ہماری نصرت نہیں آئے گی - مَوت
کا اعتبار نہیں نہ بُوڑھے کو نہ جوان کو چھوٹے
یا بڑے کو کسی کو بھی اگلی آئندہ آن کی خبر
نہیں - پس فرمان برداری اور انابت کے لئے فوراً
ہی تیار ہو جاؤ - پہلی خطائیں اور اُن کی سزاؤں

سے دَر گذر کا وعدہ تم اصدق الصادقین احکم الحاکمین سے دیکھ رہے ہو۔ پھر دیر کیوں ہے +

۹۹ - اَلْوَارِثُ

ہر ایک شے کا اصل مالک + سب کے بعد باقی رہنے والا + مَا عِنْدَکُمْ یَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰہِ بَاقٍ - یعنے جو تمہارے پاس ہے وُہ ختم ہو جاتا ہے - اَور جو اللہ تعالےٰ کے پاس ہے وہ باقی رہنے والا ہے - لہذا اپنی نیکیوں کا ذخیرہ اُس کے پاس جمع کر دو - اور یہ تب ہی ہو سکے گا - جبکہ تم سب کچھ اُسی کے لئے خالص کر دوگے تمہارے اعمال ہیں ملوّنی کا شائبہ اگر زید و بکر کے لئے ہے تو حقیقتًا بے سُود ہے کیونکہ وارث حقیقی کوئی اَور ہے نہ کہ فلاں اَور فلاں - جو اُس کے پاس ہے وُہ تمہارا ہے اَور جو اُس کے غیروں کے لئے ہے وُہ فی الواقعہ اغیار کا - پس سوچ لو - اَور فکر سے کام لو -

نحل ۱۲ ع ۱۹

اسلام ہو استغفار ہو - اعمال صالح ہوں - صدقہ و خیرات ہو - اضطرار کی حالت میں دُعا ہو ساتھ وفا کیشی اَور صبر و استقامت ہو پھر اقبال

الی اللہ اور اُس کی طرف قدم اٹھایا جائے۔ تو بالضرور اس کی رحمت مافات کا تدارک کرتی ہے اور تباہ ہونے سے بچا لیتی ہے

۱۰۰- اَلرَّشِیْدُ

راہ راست سے آگاہ کرنے والا۔ جس کے افعال عبث اور بطلان سے منزّہ ہیں۔ جس کے تدابیر سہو سے اور جس کی مقادیر لہو سے منزّہ ہیں۔ ترکِ عبث اندازوں اور تدابیر کی دُرستی کا تردّد ایک مومن کے لئے کتنا ضروری ہے۔ اکثر لوگ تاش۔ گنجفہ اور دیگر غفلت پیدا کرنے والے اُمور سے اجتناب نہیں کرتے۔ یہ رشد کے سراسر خلاف ہے۔ افعال میں بطلان کا ہونا۔ عبث اور لہو میں مشغلہ رکھنا راہِ راست کو مسلک نہ بنانا گویا اس صفت کے ظلّ سے بالکل مغائر رہنا ہے۔ پھر بھلا رشد اور ہدایت کہاں۔

وَاتَّقُوا اللّٰہَ وَ یُعَلِّمُکُمُ اللّٰہُ خدا تعالیٰ کا ڈر دِل میں ہو تو وُہ اپنی راہیں ضرور ہی دِکھا عین وقت پر ہاتھ پکڑ لیتا ہے۔ ایسے شخص کے تمام امور میں یسر رکھ دیا جاتا ہے۔ اور ایسی جگہ سے رزق دیا جاتا ہے۔کہ جو اُس کے وہم وگمان البقر ۳

سے بھی بالا تر ہوتا ہے - سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمُ کیسی عنایت ہے +

۱۰۱ - اَلصَّبُوْرُ

عذاب میں جلدی نہ کرنے والا + باوجود قدرت کے انتقام لینے کے وقت آہستگی سے کام لینے والا + جلد بازی سے اکثر حقوق العباد تلف ہو جاتے ہیں - ناحق ظلم و تعدی ہو جانا قرین قیاس ہے - اس لئے عجلت سے بچنا چاہیئے - اور انتقام کے وقت تو بالخصوص آہستگی کا قدم درکار ہے لوجہ اللہ تمام مسالک میں تأنی اور صبر درکار ہے - قَالَ اللّٰہُ تعالیٰ
رعد ۱۳ وَالَّذِیْنَ صَبَرُوا ابْتِغَاءَ وَجْہِ رَبِّہِمْ - وَجَعَلْنَا مِنْہُمْ
سجدہ ۲۱ اَئِمَّۃً یَّھْدُوْنَ بِاَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوْا پس صبر سیکھو تأنی سے کام کرو اور عجلت سے جو شیطانی حرکت ہے بچتے رہو -

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ کے تکرار سے اعمال کا وزن بڑھتا ہے اور لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ - جنت کی کلید ہے - جس کا دل مسجد کی طرف اللہ تعالےٰ کے فرائض کی ادائیگی کے لئے

لگا رہتا ہے ۔ وُہ اُس وقت عرش کے سایہ
نیچے راحت حاصل کریگا ۔ جب کہ اور کسی جگہ
سایہ نہ ملے گا ۔ خشیت اللہ سے اشک گرا
ہُوا دوزخ کی آگ کو خوب طرح سے بجھا دیگا ۔

تمام ہُوئی

المشتہران
حافظ مبین الحق محمد یامین تاجران کتب قادیان پنجاب

کاتب ملک خوشنویس محمد [illegible]

مذکور م ۲ ۴۴

۳۱/۴۲	المعز	۷۹/۸۶	المؤخر
۳۲/۳۷	المذل	۸۴/۹۵	المتعال
۳۴/۴۹	المقیت	۸۸/۹۹	المقسط
۴۹/۵۳	المجیب	۹۰/۱۰۲	المغنی
۵۳/۵۷	المجید	۹۲/۱۰۵	المانع
۶۰/۶۴	المتین		
۶۳/۶۷	المولی	۹۴/۱۰۶	النافع (ن ۲۵)
۶۵/۶۹	المحصی	۹۵/۱۰۹	النور
۶۶/۷۰	المبدی	۳۳/۳۱	الوهّاب (و ۲۶)
۶۷/۷۲	المعید	۵۰/۵۲	الواسع
۶۸/۷۳	المحیی	۵۲/۵۶	الودود
۷۲/۸۰	الماجد	۵۷/۶۱	الوکیل
۷۷/۸۲	المقتدر	۶۱/۶۵	الولیّ
۷۸/۸۵	المقدم	۶۲/۶۶	الوالی
		۶۹/۷۲	الواحد
		۷۳/۷۹	الواجد

مذکور و ۹۹/۱۱۵ الوارث

ھ ۲۷ ۹۶ ... ۱۱۸ الہادی

ک

ت

ی ۲۸ + +

مروان مالک

۱۰۱

محمد الدین عفی اللہ عنہ

جمعہ ۸ اکتوبر سنہ ۱۹۴۲ء

= ۸ ماہ شوال ۱۳۶۱ھ

معتکف مسجد مبارک قادیان

بروز پنجشنبہ ۲۶ ماہ رمضان سنہ ۱۳۶۱